

U63896

P 216-1209

Title - DABISTAN - E-MANUSCRIPT.

Author - Firdosi Jahan Tans.

Publisher - Mulla, Amree (Lucknow)

Date - 1877.

Pages - 155

Subjects - Tarkia, Aisi Masch; Islam - Tasawwufi

Islam - Akhlaqiyyat; Islam - Taleemat;

Islam - Aqaid-o-Jinan

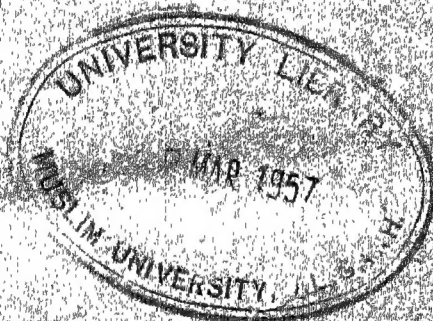
بفضل این کتب و این مکان

و این کتب و این مکان



و این کتب و این مکان

بطنین هر سخن که نو بگوید و این کتب و این مکان



CHECKED-2002

فہرست مضامین و بستان معرفت

صفحہ	مضامین	۲۹۷
۲۰۱	URDU STACKS	۲۹۷
۱۲۰۳	پہلا سبق معرفت الہی کے بیان میں	
۲۷-۱۲	دوسرا سبق توبہ کے بیان میں	
۲۸-۲۸	سیرا سبق اس امر کے بیان میں کہ فرشتہ توبہ کرنے والوں کے حال پر خوش تھی	
۵۲-۳۸	چوتھا سبق ایمان کے بیان میں	
۴۴-۵۳	پانچواں سبق حفاظت الہی کے بیان میں	
۷۸-۶۵	چھٹا سبق یسوع مسیح کے بیان میں	
۹۰-۷۸	ساتواں سبق شفاعت کے بیان میں	
۱۰۱-۹۱	اٹھواں سبق حساب روز قیامت کے بیان میں	
۱۱۱-۱۰۲	نواں سبق اس امر کے بیان میں کہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر شکر و تائب پیدا ہوتا ہے	
۱۲۶-۱۱۲	دسواں سبق اس امر کے بیان میں کہ سچی مومن چیز کو ضائع کرنا چاہیے	
۱۳۸-۱۲۴	گیارہواں سبق سبت کے پاک رکھنے کے بیان میں	
۱۵۵-۱۳۹	بارہواں سبق قبر کی فتح کھود ڈالنے کے بیان میں	

۷۳۸۹۶



M.A. LIBRARY, A.M.U.



U63896

1 SEP

ایب

1 SEP 1973

حال یہ ہے کہ مدت سے ایک ایسی کتاب کی ضرورت تھی جو سڈے
 اسکولوں میں ہندوستانی لڑکوں کے لائق تسلیم ہوگا ہے کہ ہمارے ملک
 کے زبان میں اس قسم کے اسباب کم ہیں اور اسی جہت سے بسا اوقات
 تعلیم و تعلم میں وقتیں چند در چند پیش آیا کرتی ہیں۔ انگریزی زبان میں کہ
 جامع علوم و فنون ہے ہر قسم کی کتاب ہر طبیعت کی مناسب موجود ہے۔
 مگر ہندوستان کے لوگ خصوصاً غریبوں کے لئے کہ اس عمر تک کسی ہندوستانی
 کو اچھی طرح انگریزی آتی ہی نہیں ہے ایسی کتابوں کے نفع سے محروم
 رہتے ہیں۔ اس واسطے خاکسار نے مناسب جانا کہ اس قسم کی کوئی کتاب
 اردو میں ترجمہ کیجاوے۔ بعد تلاش کامل کے ڈاکٹر ٹاٹو صاحب کی کتاب کو

نمائت مفید پایا صاحب موصوف کے خیالات نہایت عمدہ اور واضح اور مستجاب
 طبیعت لڑکوں کی بہن۔ کوئی بات ایسی نہیں بیان کی ہے جسکو طرح طرح کی
 مثالوں سے نہ سمجھایا ہو گو یا کہ یہ کہنا چاہیے کہ ہر بات کی ایک صورت بنا کر
 کثری کر دی ہے۔

غرض کہ ایسی نادر کتاب کو اس خاکسار نے بڑی جانفشانی سے عشر
 قلیل میں بجا بارت اردو سلیس اور عام فہم ترجمہ کیا اور نام اوسکا دبستان
 معرفت رکھا۔ امید ہے کہ مقبول طبائع اہل بیان کیٹی ہو اور ناطقین
 باتمکین اس سے نفع اوشاویں *

المرقوم
 ۱۲۔ اکتوبر ۱۹۷۷ء
 مقام بریلی

پوری جان ٹامس
 مدرس مدرسہ علم الہی بریلی *

دبستان معرفت

پہلا سبق

ہمنے کیونکر جاننا کہ کوئی خدا ہے

(خدا کو کسی نے کبھی نہ دیکھا یوحنا ۱۔ باب ۹ آیت)

خدا لفظ فارسی ہے عربی میں اوسکو اللہ اور عبرانی میں الہ اور لاطینی میں ڈی آیس اور یونانی میں تیماس کہتے ہیں مگر چونکہ اردو زبان میں لفظ خدا کثیر الاستعمال ہے اسواسطے اسی کے اصل معنی اور ترکیب کا ذکر اس مقام پر مناسب معلوم ہوتا ہے۔

واضح ہو کہ لفظ خدا مرکب ہے خود اور آ سے خود کے معنی فارسی میں آپ کے ہیں اور آ امر کا صیغہ مصدر آمدن سے ہے ہمارے بزرگوں نے یہ نام اسواسطے مقرر کیا تھا کہ وہ جانتے تھے کہ اوسکی ذات قدیمی ہے۔

ایسے ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ تک رہے گا۔ اپنی ذات میں دوسرے کا محتاج نہیں ہے۔ اور اسکی ذات پاک جمیع صفات کمالات کو مستغنی ہے اور یہی غنی واجب الوجود کے ہیں۔ لیکن اسے لڑکوں میں تم سے پوچھتا ہوں کہ تم کیسے جانتے ہو کہ کوئی خدا ہے۔ کیا تم نے کبھی خدا کو دیکھا ہے۔ نہیں۔ خدا کو کبھی کسی نے نہیں دیکھا۔

تم جانتے ہو کہ دنیا میں ایسی بھی چیزیں ہیں جن کو تم نے کبھی نہ دیکھا ہو۔
 ان بستیہری چیزیں ہیں تم نے پیرس یا روم کو کبھی نہیں دیکھا ہو بہرہی جانتے ہو کہ اس نام کے دو شہر ہیں۔ اس واسطے کہ تم نے اور لوگوں سے جو وہاں ہو آئے ہیں اور دیکھ آئے ہیں سنا ہے۔ اب فرض کرو اگر وہاں کوئی نہ گیا ہوتا نہ کسی نے دیکھا ہوتا تو تمہیں معلوم ہوتا کہ ایسے دو شہر ہیں۔ ہرگز نہیں۔ اسطرح ہم تم سے اب یہ پوچھتے ہیں کہ یہ تم کیسے جانتے ہو کہ کوئی خدا ہے۔ اس سبب سے کہ جن لوگوں نے یہ سبیل کو لکھا ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک خدا ہے۔ لیکن انہوں نے خدا ہونا کیونکر جانتا کہ یہی انہوں نے اسے دیکھا نہیں تمہیں یقین آتا ہے کہ ایسی بھی کوئی چیز ہے جسکو کبھی کسی نے نہ دیکھا ہو۔ ہاں ایسی بہت چیزیں ہیں۔ ماگ پوس کے جاڑون اور بسیاکھ جیٹھ کی گرمیوں میں ڈالیاں جھکھک جاتی ہیں اور پتھر اور دھراوڑے پھرتے ہیں اسکا کیا سبب ہے۔ کوئی تم میں بتا سکتا

ہے۔ ہاں تم سب جانتے ہو کہ وہ ہوا ہے جو درخون کو ہلاتی ہے لیکن وہ ہوا بھی نہیں دکھلائی دیتی ہے۔ نہیں۔ پھر بھی ہر شخص جانتا ہے کہ ہوا ایک چیز ہے۔ تم کبھی بیمار ہوئے ہو اور دوا کھائی ہے اور تکلیف پائی۔ میں جانتا ہوں کہ شاید تم سب پر یہ نوبت گذری ہو۔ لیکن تم ان کو ن میں کسی نے کبھی تکلیف کو دیکھا یا سنا یا سونگھا ہے۔ نہیں پھر بھی جانتی ہو کہ ایک چیز تکلیف ہے۔ تم سب جانتے ہو کہ ایسی ایک چیز ہے جس کو ٹھوک کہتے ہیں۔ لیکن کیسے جانتے ہو۔ تم نے کبھی دیکھا نہیں سنا نہیں سونگھا نہیں لیکن معلوم کیا ہے۔ اب فرض کرو میں کتنے لگوں کہ دنیا میں محبت کوئی چیز نہیں تو یہ کہنا صحیح ہوگا۔ ہرگز نہیں۔ کیونکہ نہیں۔ تم نے کبھی محبت کو دیکھا نہیں ہے نے شک اگرچہ دیکھا نہیں لیکن ہاں باپ سے محبت کرتے ہو اور ولین جانتے ہو کہ محبت کیا چیز ہے فرض کرو تم میں سے کسی کی آنکھیں جاتی رہیں اور بالکل اندھا ہو جاوے اور سوت ہی اسکے ولین اس قسم کا خیال آوے گا کہ میرا گھر ایسا چور اور میرے باپ کی صورت ایسی ہے اس طرح فرض کرو اگر اس کو سننے کی کچھ طاقت ہی نہ رہے یہاں تک کہ بالکل بہرا ہو جاوے اور اس حالت میں بھی یہ جانے لگا کہ میرے باپ کی آواز ایسی تھی اس طرح اگر زبان کا فرہ بھی بگڑ جاوے یہاں تک کہ قوت ذائقہ بالکل نہ رہے اور کٹٹی میٹھی کو مطلق نہ پہچان سکی۔

اوس صورت میں بھی خیال کر گیا کہ فلاں چیز اور پہل کا یہ مزہ تھا اور فلاں چیز
 مجھ کو مرغوب تھی۔ پھر فرض کر دیا اوسکی قوت اسے بھی ایسی بگڑ جاوے کہ محض
 نے حس اور ٹھنڈا ہو جاوے تو بھی خیال کرے گا کہ چیزیں کیسی معلوم ہوتی
 تھیں نارنگی گول اور نرم اور کتاب سطح معلوم ہوتی تھی بلکہ دیکھنے اور
 سننے اور چکھنے اور چسپ کرنے اور سونگھنے کی سب طاقتیں یکبارگی جاتی
 رہیں اوسوقت بھی وہ لڑکا ساری کیفیتیں جو اس سے محسوس ہوئے
 کے قابل ہیں بتلا سکے گا چاند و سورج ایسا چمکتا تھا۔ گلاب بیلا چیلی ایسا
 خوشبودار تھا۔ بانسلی کی آواز دلپند تھی۔ شہد میٹھا تھا۔ پالا ٹھنڈا تھا۔ پھ
 سب کیفیتیں بتلاوے گا اب بتلاؤ وہ کون چیز ہے جو سوچتی ہے۔ وہ روح
 ہے تم میں جو سوچتی ہے۔ ہلا تم یہ کیسے جانتے ہو کہ گھڑی ڈبیا میں گھڑی ہے۔
 اس واسطے کہ تم سننے ہو کہ اوس میں کٹ کٹ آواز نکلتے ہی اور دیکھتے ہو کہ سوئیاں
 ہلتی ہیں۔ اسی طرح تمہارا بدن گویا ایک ڈبیا ہے جس میں ایک روح ہے جو
 تمہارے ہاتھوں اور آنکھوں کو ایسی حرکت دیتی ہے جیسے گھڑی سوئیاں کو
 چلاتی ہے لیکن روح کو آج تک کسی نے دیکھا نہیں تپس رہی جانتے ہو کہ ہم
 میں ایک روح ہے کیونکہ اوسکے کام تو دیکھتے ہیں۔ جب خوشی ہوتی ہے
 تو چہرہ پر خوشی کے آثار ظاہر ہوتے ہیں یہاں تک کہ ہنسنے لگتے ہو اور جب روح پر

رنج ہوتا تو چہرہ پرمردہ بلکہ رونی چلانے کی نوبت آجاتی ہے۔ اگر شریر ہو تو کبھی
 آجاتی ہے بڑی بڑی باتیں بکتے ہو مان باب اور خدا کا کتنا نہیں مانتی ہو
 ٹھیک اسطور پر مہنے خدا کو بھی جانا آب کان لگا کر سنو کہ خدا کا ہونا بھی اس کے
 کاموں سے ثابت ہے چنانچہ میں اسکو بیان کرتا ہوں اب تم اس مکان کو دیکھو
 کہ طرح طرح کی چیزیں اوسمیں رکھی ہیں اور ہر چیز کسی خاص کام کے واسطے ہو
 اب تم اس ممبری پر نظر کرو کہ اوسمیں سیٹھ بیان لگی ہیں اور ایک بیٹھک بھی ہے
 یہ کس واسطے ہیں۔ بیٹھک اس واسطے ہے کہ مناد اوسپر بیٹھے اور سیٹھ بیان اس پر
 بنائی ہیں کہ مناد بیٹھک پر پہنچ سکے اور جگہ جگہ جان میں کٹرا ہوں اتنی اونچائی
 اس واسطے کی گئی کہ جو لوگ بیان ہوں سب اسکو دیکھ سکیں۔ اور بیٹھک میں جو
 ہیں وہ اس واسطے ہیں کہ وعظ کے ستنے والے اونپر کڑ بیٹھیں اور ہر بیٹھک پر پھر
 اسلئے لگے ہیں کہ ہر شخص اپنی اپنی جگہ پہنچ کر بیٹھ جائے کہڑ کیا روشن اور
 ہوا کے آنے کو دروازہ آدمیوں کی آمد و رفت کے لئے اب یہ دیکھو کہ کوئی تھلا
 کھیلنے کی چیز بھی بیان ہے؟ نہیں کوئی چیز نہیں کیونکہ جگہ گھر کھیلنے کے واسطے
 نہیں۔ اچھا کوئی سونے کی جگہ چار پائی یا بستر ہے۔ نہیں کوئی نہیں دیگر
 سونے کے لئے نہیں بنا ہے بلکہ خدا کی بندگی و نماز کے واسطے ہے اب
 فرض کرو میں کہنے لگوں کہ یہ گھر کسی شخص نے نہیں بنایا اتفاق سے خود بخود

جیسا ہے ویسا ہی ہو گیا۔ دیوار کی اینٹیں اوپر کی چپت نمبر ٹھیکین کٹر کیاں
 دروازے اور جو چیزیں اس میں ہیں ابھی آپ اتفاقاً آگئی ہیں تو تم یقین کر دو
 نہیں ہرگز یقین نہ آوے گا بلکہ یہ کہو گے کہ ضرور کسی نہ کسی نے اسی بنایا ہے
 لیکن یہ بتلاؤ کہ تم نے کہاں اوس آدمی کو بھی دیکھا ہے جس نے اوس مکان
 کی اینٹیں اور دیواریں بنائیں۔ نہیں۔ اچھا تم نے اوس بڑی کو بھی دیکھا ہے
 جس نے یہ کرسیاں اور ممبر اور دروازے اور کٹر کیاں بنائی ہیں۔ نہیں۔
 اچھا تم نے کہاں اوس شیشہ بنانے والے کو دیکھا کہ جس نے رتی پگلا کر یہ شیشہ
 بنایا۔ نہیں۔ اچھا تم نے اوس جو اسے کو جس نے ان ٹکڑوں کی غلاف کا سامان
 طیار کیا یا اوس خاص آدمی کو جس نے لوہے کو گڑھا اور کیلین وغیرہ بنائیں دیکھا
 ہے۔ نہیں۔ تم نے کہاں نہ دیکھا ہو گا تیسرے ہی جانتے ہو کہ ایسے ایسے شخص ضرور
 گذرے ہیں کیونکہ ان کے کام تمہارے سامنے موجود ہیں جو بہت اچھا
 ثبوت ان کے وجود کا ہے۔ ٹھیک اس طور سے ہنسنے یہ بھی جان لیا ہے کہ
 کوئی خدا ہے کیونکہ اس نے مٹی بنائی ہے جسکی صورت بدل کر یہ بٹھیک
 وغیرہ چیزیں بنے بنائی ہیں۔ اسی نے یہ لوہا بھی پیدا کیا جسکو گلا کر آدمی
 طرح طرح کی چیزیں بناتا ہے۔ یہ رتیہ جو اس نے پیدا کیا ہے اوسکی صرف
 پگھلانے سے شیشہ بنا ہے۔ اسی نے دھکڑا جس سے ریشم پیدا ہوتا ہے

اور بھٹیرین جنگی اُون سے بھتہ نکیہ بنا ہے بنایا۔ اوسے نے یہ روشنی کو پیدا کیا جو کٹر کی کے راہ سے آتی ہے اور آنکھیں بنائی ہیں جو اوسے اندر آتے دیکھتی ہیں اور ہمارے کان بنائے ہیں جو آواز اور شور و غل کو سنتے ہیں اوسے نے تمکو وہ دل عطا کیا ہے جو میری اسوقت کی باتوں کو سمجھتا ہے اور قوتِ حافظہ بخشی ہے جس سے تم اسوقت کی باتوں کو یاد رکھتی ہو اور گھر جا کر پھر سناؤ ہو مینے ایک مرتبہ چند تصویریں ایک تو بطخ کی اور باقی اور بڑے بڑے پرندوں کی دیکھیں وہ تصویریں بعینہ ایسی تھیں جیسے سچ کی بطخ اور پرند ہوتے ہیں یہاں تک کہ ایک چھوٹا سا گٹا لگا اور سچ کی جانکر چاہا کہ اُون کو کپڑے اب تھلاؤ سیکو اوس نقاش کے وجود میں جسے وہ صورتیں بنائیں شک ہوگا۔ نہیں۔ اسطرح اس میں بھی کسی شک نہیں کہ کوئی خدا ہے جسے یہ جانور پیدا کیئے ہیں۔ ایک مصوّر نے انج کی پو لہ کی ایک تصویر ایک نان پُر کی پہچان کے لئے بنائی ایک گائے آئی اور اوسے سچ کا پو لہ جانکر اسکو کہانا چاہا اسطرح ایک نقاش نے ایک تصویر ایسی بنائی کہ دوسرا گٹو آ یا۔ اور اوسے دیکھ کر ہنسانے لگا۔ فرض کرو تم وہ تصویریں دیکھتے اور اسوقت کوئی آدمی بھی وہاں موجود نہ ہوتا تو تم فوراً یہ نہ کہتے ضرور کسی شخص نے یہ تصویریں بنائی ہیں۔ نے شک۔ اور جب تم کمیتوں میں انج اور کٹر کو

میں گھوڑے دیکھتے ہو تو کیا یہ نہیں جانتے کہ کسی نے اونہیں بنایا ہے اور جسے اونہیں بنایا ہو وہی خدا ہے۔ اسکا کیا سبب ہے کہ نبی اور عجیب کمائی سننا تمہیں پسند آتا ہے۔ کیا تمہارے کان خوش ہوتے ہیں نہیں کانوں کو کچھ خوشی نہیں معلوم ہوتی ہے۔ کیا سبب ہے کہ تمہیں عجیب و غریب چیز دیکھنے کا شوق رہتا ہے۔ کیا تمہاری آنکھیں خوش ہوتی ہیں نہیں۔ آنکھ کو کچھ بھی خوشی نہیں معلوم ہوتی بلکہ وہ دل ہے جو خوش ہوتا ہے۔ جب کوئی اچھی اچھی کمائی یا شیریں آواز سنتے یا عجیب و غریب چیز دیکھتے ہو تو دل خوش ہوتا ہے لیکن وہ دل تمہیں کمان سے آیا کیا اتفاقاً گیا ہے۔ نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ جیسے اس مکان کو کس نے بنایا ہے ایسی ہی یہ دل بھی کسی کا بنایا ہوا ہے تمہارا جسم گویا ایک گھر ہے اور آدمین رہنے والی ایک روح ہے اور خدا نے کان اسلئے بنائے ہیں کہ روح کو آواز میں سمجھا دین اور آنکھیں روح کو روشنی پہنچانے کی راہ ہیں ہیں جیسی کٹر کیان گھر میں روشنی پہنچانے کو۔ زبان اسلئے بنی ہے کہ روح باتیں کر سکے اور جو کچھ اسے معلوم ہو اسکی اور دیکھنے دیکھے پانوں چلنے کو اور ہاتھ رو حکا کام و خدمت کر نیکو جو کر جائیے بنائی گئی ہیں آپریہو میو کہ جسم کو احتیاج کھانسی جو سو خدا نے اسے پکانیو لگا اور اسکو کھانسیو دانت بنائی میں جسم کو پیسے کی احتیاج ہوتی ہے سو اسکے رفع کرنے کو پانی بنایا اور گناہ

بنائی جو دودھ دیتی ہے جسم ہمارا ہی ہو جاتا ہے سوا اسکے علاج کے واسطے
دوا میں پیدا کی ہیں۔ کپڑوں کی بھی ضرورت ہوتی ہے سوا اسکے لئے روڑ
زمین سے اور چمڑا بیل سے اور اون بہیڑ سے اور ریشم کیڑ سے نکلتا ہے
کام کاج کے لئے اوزار کی بھی ضرورت ہوتی ہے اوسکے واسطے لوہا۔
سیسہ۔ چاندی۔ سونا۔ لکڑی بنائی جسم کو گرمی کی ضرورت ہے جسکے واسطے سورج
بنکر نکلا یا ہے گو یا کہ وہ ایک تودہ آتش ہے کہ روشنی اور گرمی پہونچاتا ہے۔
پس پھر دنیا خدا کے کاموں سے بھری ہے جدھر دیکھو اوسی کی کار گیری نظر
آتی ہے۔ تم دیکھتے ہو کہ میرے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی کتاب ہے جو ورقوں
اور نقشوں اور حروف سے بھری ہے یہ ایک عہد نامہ ہے۔ اس میں بابوں
اور آیتوں کے نشان خوب صفائی اور صحت سے بنی ہیں۔ ہر لفظ اور ہر حرف
اسکا صحیح ہے لیکن تم نے اوس آدمی کو جس نے اسکا کاغذ بنایا ہے کہی نہ دیکھا
ہو گا نہ حرف کے بنانے والے کو نہ اوسکو جس نے حروف کاغذ پر ایسی درست
سے جاتی تھی نہ جس نے ایسی ایسی چکنی صاف چمڑے کی جلد باندھی ہے دیکھا
ہو گا پہر ہی جانتے ہو کہ ایسا کوئی گذرا ہے جس نے یہ کام بنائے ہیں چاہئے ان
آدمیوں کو کہی نہ دیکھو لیکن جانتے ہو کہ وہ موجود ہیں یا کسی وقت میں موجود تھے
اسی طرح تم جانتے ہو کہ خدا ہی موجود ہے کیونکہ اوسنے کپاس پیدا کی ہے

جس سے یہ کاغذ بنا ہے اُسے پھیر کی کمال بنائی جسکے جانے اور رکنے سے ایسی
 عمدہ نثری نثری جس سے کتابوں کی بلدین بنائی جاتی ہیں خدا جانتا تھا کہ تمہیں
 روشنی کا دیکھنا پسند ہوگا اسلئے اوسنے چاند و سورج بناؤ۔ وہ جانتا تھا
 کہ تمہیں اچھی خوبصورت چیزیں پسند آئیں گی چنانچہ اوسنے بادلوں میں دھنک
 بنائی اور ہری گھاس زمین پر پھیلائی اور پھول بوٹے درخت پہل پہلاری
 پیدا کیے کسی مین سیب کسی مین انگور کسی مین آم کوئی نارنگیوں اور انار
 سے لہلہا رہا ہے۔ خدا نے جانتا کہ تمہیں شیریں آواز پسند آئیگی سو اُس نے تمہارے
 ماں باپ کو خوش آوازی عطا کی اور خوش الحان چھپے کرنے والے پرندے
 بنائے اوسنے جانتا کہ تمہیں گہرے مین آگ کی ضرورت ہوگی اس واسطے اُس نے
 لکڑی جلائے اور شیشی اینٹیں گہرے بنائے کو دی خدا نے جانتا کہ تمہاری عقل
 اوس لایح نہوگی کہ بہشت تک پہنچا سکے اسلئے اوسنے پہل عطا کی۔ وہ جانتا
 تھا کہ تمہارے کام خراب ہوں گے سو اوسکے رفع کرنے اور نیک بنانے کے
 واسطے اوسنے سبب کا دن اور صبح اور روح القدس بھیجی اوسنے جانتا کہ
 تمہیں حیات ابدی کی خواہش ہوگی اس واسطے اوسنے بہشت بنائی جہاں
 تم ہمیشہ رہو گے اور کبھی موت نہ آوے گی بشرطیکہ مسیح پر ایمان لاؤ اور نیک
 اور پاک ہو۔ کون نہیں جانتا ہے کہ یہ دنیا خدا کی کاریگریوں سے بھری ہو

اگر کوئی چھوٹا لڑکا دونوں آنکھیں کھولے میری طرف تکتا ہو تو مجھے اوسکی بنیا
ہونے میں کچھ شک نہ رہے گا اسطرح خدا کے ہونے میں بھی اوسکی کارگیریان دیکھ کر
کچھ شک و شبہ نہ رہے گا۔ ہنلا مجھے اس بات میں کیا شک ہوگا کہ ان لڑکوں کی
روحیں میں حالانکہ کسی کی روح نہیں مینے دیکھی ہے۔ لیکن حال یہ ہے کہ ہاتھ
پاؤں آنکھیں وغیرہ جو روح کے خادموں میں اوں کو تو حرکت کرتے دیکھا ہے۔
اسے پیارے لڑکے تو تم دیکھتے ہو کہ مینے خوب ثابت کر دکھایا کہ ایک بہت بڑا
اور بزرگ صاحب تمہارے آس پاس موجود ہے جس کا نام خدا ہے
سچ ہے **مضمون** عہ ہر سنگ میں شرار ہے اوس کے طور کا *
لڑکوں کو خدا کا دھیان رکھنا چاہیئے جب رات کو بستر پر جاؤ تو
خدا کے احسانوں کا اور اس بات کا کہ اوس نے دن بھر
تمہیں صحیح اور سالم رکھا یاد کر کے اوسکا دل سے شکر ادا کرنا چاہیئے۔ جب صبح کو
اٹھو اوس کا شکر ادا کرو کہ اوس نے رات بھر تمہیں غماست کی اور صبح کو بخیریت اٹھایا
اور سورج کو تپ کر چکایا۔ اور دعا کرو کہ تمہیں دن بھر کے گناہ سے بچا دے۔
جب تم اپنے مہربان ماں باپ کی آواز سنو تو خوش ہو کہ اوس نے تمہیں ایسی
اچھی نعمت اور ماں باپ بخشے۔ جب چین میں ہو اوسکی یاد کرو کہ چین کا دنیا والا
وہی ہے۔ جب گناہ کر دیا کرنے پر آمادہ ہو تو خیال کرو کہ وہ تمہیں دیکھتا ہو۔

جب ہمیار ہوا وہی طرف رجوع کرو کیونکہ اسکا دور کرنے والا اور تمہارا اچھا کرنے والا وہی ہے۔ سبب کا وہ بیان رکھو کہ اوسی نے وہ دن تمہیں اسلئے دیا کہ اوسکی بندگی کر کے بہشت کے لائق ہو جاؤ۔ ہر نعمت جو تمہارے پاس ہو یا آئندہ ہو اوسکی ہے اوسی نے اپنا پیارا بیٹا ہماری خاطر مرے کو دیا *

دوسرا سبق

گناہوں سے توبہ کرنا

اے لڑکوا بچہ! میں ایک لفظ اور اس کے معنی بیان کیا چاہتا ہوں۔ وہ لفظ شرابیہ ہے میں تم کو اسکا مطلب نہایت آسان طریقہ سے بتاتا ہوں نہض کرو کوئی جھوٹی لڑائی جو مدرسہ کو جا یا کرتی ہو اپنی مان سے نئی کتاب مانگو۔ اوسکی مان کہے اچھا مریم۔ اگر تمہارے سبب سبق نہ پڑھتا ہوں اور دو ہفتہ برابر کوئی شونہی شرارت کرتے نہ دیکھوں تو کتاب مول لے دو گئی یہ شرط ہوئی۔ کوئی لڑکا اپنے باپ سے کہے کہ مجھے فلا فی جگہ کی سیر کرالو باپ کہے اس شرط پر لیچلو گھا کہ نراج کو سمالو اور کوئی شونہی و شرارت دن بہر نہ کرو۔ اس طرح اس دنیا میں ہر رچتی چیز کے ساتھ کوئی نہ کوئی شرط لگی ہوتی ہے اور

ہر شے کی طلب میں کچھ نہ کچھ کرنا پڑتا ہے۔ اس جگہ میں صرف چار چیزوں کا ذکر کرتا ہوں جنکے ساتھ ایسی شرط لگی ہے۔ خدا کی طرف سے مقرر ہے کہ جو لڑکے اپنے ماں باپوں اور استادوں کی تابعداری کرتے اور مہربانی سے انکو ساتھ پیش آتی ہیں اور ہر شخص سے محبت رکھتی ہیں انکی محبت اور ابر و لوگوں میں بڑھتی جاوے گی ۲ جو آدمی پڑھنے اور مطالعہ دیکھنے میں کوشش کرے گا عالم ہو جاوے گا۔ ۳ و داجیہار کو اکثر نفع بخشے گی بشرطیکہ نہایت احتیاط سے استعمال کیاوے۔

۴۔ جو شخص سچے دل سے پیل کو پڑھے اور خدا سے روح القدس کا طالب ہو اور ہر کام میں اوسکی فرمانبرداری کرے تو اوسکو خدا اور بہشت ملے گی۔ یہی حال ہر چیز کا ہے اگر کوئی گیسان متوقع ناز کے پیدا ہونے کا ہو تو اوسکے واسطے یہ شرط لگی ہے کہ زمین کو خوب کھودے جو تو اور مناسب وقت پر اچھا بیج ڈالے۔ وہ چھوٹا لڑکا جو بیٹھا ہے اپنا ٹونین گھوما سکتا تا وقتیکہ کوئی فصل ایسا نہ کرے جس سے وہ گھومنے لگے اور یہ قوت فاعلی از خود نہیں آگئی بلکہ عطیہ الہی ہے وہ چھوٹی لڑکی جسے اسی بات چیت شروع کی ہے ایک حرف نہیں سیکھ سکتی نہ ایک ٹاکھا سوئی کا مار سکتی ہے تا وقتیکہ اوسکو سکھنے کا قصد نہ کرے میں کہتا ہوں کہ ایک بہار دار پھول یا ایک ذریعی کلی

تو نہ چاہو تو اسکی شرط لگی ہے۔ آپ دیکھو سب سے بڑی نعمت جو خدا تعالیٰ
 نے ہمیں بخشی ہے ہمیشہ کی زندگی ہے جسکو مسیح نے اپنے خون سے ہمارے
 واسطے خریدا۔ کوئی آدمی کسی وقت میں بغیر اسے شرط گناہ سے پاک نہیں
 ہوا اور وہ خدا ہی کی ذات پاک ہے جس نے آدمی کی ہدایت کی اور اسے
 لایق کیا کہ شرط کو پورا کرے۔ کوئی آدمی بغیر توبہ کے کسی بہشت میں نہیں گیا۔
 نہ ایوب نہ داؤد نہ پطرس نہ پولوس نہ یوحنا کسی سے ایسا نہ ہو سکا نہ وہ بڑا
 گروہ جو اب بہشت میں ہے بغیر توبہ کے وہاں داخل ہوا۔ مسیح نے توبہ کی
 سنائی کی اور رسولوں نے ویسا ہی کیا اسی طرح ہر ایک سچا مناد جب سچ
 ویسا ہی کرتا ہے۔ نہ کوئی اس گھر میں نہ کوئی اس دنیا میں ایسا ہے جو بغیر
 توبہ کے بہشت میں پھونچا ہوا اگر چہ جان لیا کہ امتوں نے گناہ سے توبہ کی
 ہے تو جان لینا چاہیے کہ اتنے ہی بہشت میں جاؤ نیلے۔ توبہ سب کے
 واسطے ضرور ہے مسیح فرماتا ہے کہ اگر تم توبہ نہ کرو تو تم سب ہلاک ہو جاؤ گے
 یوحنا مقدس کا قول ہے کہ خدا تمام آدمیوں کو جہان کمین ہوں توبہ
 کا حکم کرتا ہے۔ اب شک نہیں کر سکتے کہ کسکو توبہ کرنا چاہیے سب کو ضرور
 ہے ہر شخص کو چاہیے۔

بیان یہ ایک بڑا سوال پیدا ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ توبہ کس چیز سے کرنا چاہیے

تم سب جانتے ہو کہ تقدی و تقسم کی ہوتی ہے کمزری اور کھوٹی ممکن ہے کہ کسی آدمی کا سارا گھر کھوٹی تقدی ہو جاوے پہر ہی کوئی نہ کہیگا کہ اوسکے پاس کچھ تقدی ہو ایسوی ہی تو یہ بھی دو طرح کی ہے ایک پٹھے دل کی توبہ اور ایک نام کی توبہ دونوں قسموں کی توبہ میں بظاہر کچھ فرق نہیں معلوم ہوتا جیسے دو روپیہ ایک کھوٹا ایک کھر کہ دیکھنے میں بظاہر ایک سے ہوتے ہیں مگر ایک ایسا ہوتا ہے کہ کچھ سودا اوس سے خرید سکتے ہیں اور ایک محض بیکار ہوتا ہے۔ یا جیسے دو درخت کہ دیکھنے میں دونوں بہار دار ہوں مگر ایک بار آور اور ایک مین سواے پتوں وغیرہ کے کچھ نہ ہو۔ لیکن تم یہ جاننا چاہتے ہو کہ توبہ کرنا کسی کتے ہیں سو میں تمہیں سمجھاتا ہوں ایک خادم دین نے مجھ سے ایک مقدمہ نقل کیا جو اس وقت میں تمکو سناتا ہوں اور خاص اس غرض سے کہ توبہ کی اصلیت معلوم ہو جاوے وہ یہ ہے وجہ میرا نہایت مہربان اور نیک باپ زندہ تھا اور میں ذرا سا چٹہ برس کا لڑکا تھا تو وہ مجھے اپنے ساتھ لگھوڑے پر سوار کر کے اسکول کو لیجا یا کرتا اور ہمیشہ یہی چاہتا تھا کہ مجھے خوش کرے اور میں دیکھتا تھا کہ اس سے زیادہ خوشی اوسکو اور کسی بات سے نہ ہوتی تھی کہ مجھے خوش رکھے۔ میں چٹہ برس کا تھا جو اکیسا بار باپ بہت بیمار ہو کر آیا مان کی طبیعت بھی نا ساز تھی اور گھر بھر میں سواے

دو بہنوں کے اور کوئی نہ تھا جو باپ کی خبر گیری کرتا۔ چند روز میں بیماری اور
 بھی زیادہ ہو گئی اور سب اس پاس کے طبیب علاج کے واسطے بلائے گئے
 دوسرے سبت کے صبح کو فجر کے وقت بہت بُرا حال ہو گیا۔ مین جو اس وقت
 اس کمرہ میں گیا تو اس نے میری طرف ہاتھ بڑھا کے کہا۔ بیٹا میں بہت
 بیمار ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ نسخہ جو رکھا ہے لیکر مسٹر کارٹر کی دکان پر
 جاؤ اور جو کچھ دوا دسہین لکھی ہے میرے واسطے لے آؤ۔ مین وہ نسخہ لیکر
 سیدہ عطار کی دکان پر پہنچا اور اکثر پہلے ہی وہاں سے دوا لایا تھا۔
 دکان گھر سے کوئی پاد کو س دور ہو گی جب مین وہاں پہنچا تو دکان بند
 پائی اور چونکہ مسٹر کارٹر کا مکان وہاں سے کوئی پاد میل دور تھا دل نے
 نچا ہا کہ اونکے گھر جاؤں اس واسطے گھر کو لوٹا اور راہ میں ایک نہانہ سوچ لیا
 مین جانتا تھا کہ جھوٹ بولنا بہت بُرا ہے مگر ایک گناہ کے ساتھ دوسرا
 ہمیشہ لگا ہوتا ہے۔ غرض جب مین باپ پاس پہنچا اور دیکھا کہ بہت
 تکلیف میں ہے۔ اور پیشانی پر اس تکلیف کے باعث سے پسینے کی
 بوندیں نظر آتی تھیں اس وقت مین بہت غمگین ہوا اور سوچا کہ ناحق عطا
 کے یہاں نہ گیا آخر شش باپ نے کہا کہ بیٹا مجھے یقین ہے کہ تم وہ دوا لائے
 ہو گے مجھے پراسوقت بہت شدت ہے۔ میں نے سیر نچا کر کے ہلکی سی کہا کہ بڑا دلو

اوسوقت بڑی ہشتیاں ہوتی تھیں۔ زمین صاحب۔ مسٹر کارٹر نے کہا کہ میرے
 پاس کوئی دو انہین ہے۔ کوئی انہین ہے ایسا ہو سکتا ہے۔ پھر اسنے میری
 طرف تیز نگاہ کی اور دیکھا کہ میں سر ڈالے ہوئے ہوں اور غالباً اوسکو خیال گذرا
 ہوگا کہ میں جھوٹھہ کہتا ہوں تو اسنے نہایت ملائمت اور میٹھی آواز سے کہا اے
 بیٹا اوس دو اکے نمونے سے تم اپنے باپکواسی تکلیف میں مبتلا دیکھ سکو گے
 یہ سنستے ہی میں اکیلا گھر سے باہر نکل گیا اور چلا چلا کر روتا تھا۔ مگر جلد مجھے
 بتالایا۔ میرے بہائی آمو جو دھوئے تھے سب لڑکی لڑکے باپ کے بستر کے آس
 پاس کھڑے تھے اور باپ بیکس بان کو اونکے سپرد کرتا اور آخری وصیت
 کرتا تھا۔ میں سب میں چھوٹا تھا اور جب باپ نے میرے ہاتھ پر ہاتھ
 رکھ کے کہا کہ اب تھوڑی دیر میں تمہارا باپ نہ رہے گا اور دو ایک روز
 میں قبر میں پھونچے گا۔ اب تمہیں چاہیے کہ خدا کو اپنا باپ جانو اور اوسکی
 محبت رکھو اور ہمیشہ نیکی کرو اور سچ بولو کیونکہ خدا ہمیشہ تمہیں دیکھتا ہے تو
 اوسوقت میرے دل میں آیا کہ ڈوب مروں اور جب باپ نے میرے
 سر پر پھر ہاتھ رکھا اور خدا سے میرے واسطے یہ برکت مانگی کہ اب تھوڑی
 دیر میں نے باپ کا ہو جاوے گا اسپر اپنی رحمت کا سایہ ڈالے۔ تو اوسوقت
 میں اپنے قصور پر بہت ناام ہوا اور سکریان لیتا باپ پاس سے چلا گیا

اور سوچا کہ میں مرجاتا تو اچھا ہو جاتا۔ اتنے میں میں نے سنا کہ باپ کی زبان پہی بند ہوئی
 اور سوقت میرے دل نے بہت چاہا کہ باپ سے جا کر کمزور کہ میں اور سوقت
 جھوٹھ بولا تھا اور کہوں کہ ایک دفعہ اور میرے سر پر ہاتھ رکھے اور قصور معاف
 کرے۔ ایک دفعہ پھر اندر جا کر میں رویا اور سنا کہ خادم دین دعا مانگ رہا ہے
 اور سوقت میرا دل بہت دکھا اور ٹوپی سر سے کھسٹ کر عطار کے گھر دوڑا
 گیا اور دو والی جتنا جلدی ہو سکا اپنے گھر دوڑ آیا اور باپ پاس پہنچ کر
 چاہا کہ اپنے قصور کا اقرار کر دوں اور اتنا ہی کہنے پایا کہ او باپ بھیہ لیجئے کہ لوگوں
 نے چپا دیا میں نے اور سوقت دیکھا کہ اوسکا رنگ پیلا پڑ گیا تھا اور سب لوگ
 کمرہ میں رو رہے تھے۔ میرا غریب باپ مڑچکا تھا میرا آخری کلام اوس سے
 بھی جھوٹھ تھا میں ایسی بسکیان لیتا تھا کہ گویا کہ دل ٹوٹا جاتا تھا۔ کیونکہ باپ
 کی مہربانی اور ملائم نگاہیں اور اپنا قصور یاد آتا تھا اور جب میں اوسکی ٹھنڈی
 زرد چہرہ کو دیکھتا اور دیکھتا تھا کہ آنکھیں اور لب بند ہیں تو اور سوقت میرا دل سُک
 آخری باتیں کہ اسے بیٹا اوس دوا کے منور نے سے تم اپنے باپ کو ایسی تکلیف
 میں مبتلا دیکھ سکے گے خیال کر کے بسیاختہ دل بھر بھر کرتا تھا میں یہی جانتا
 تھا کہ شاید دوا کے نہ ملنے سے باپ مر گیا دو ایک روز میں لوگوں نے دفن
 بھی کر دیا۔ چند خادم الدین بھی مدفن پر موجود تھے ہر شخص مجھ سے پیار سے بات

چہیت کرتا اور مجھے تسلی دیتا تھا لیکن افسوس وہ لوگ اس بات سے آگاہ نہ تھے کہ میرے دلپر غم کا بوجھ کس قدر ہے۔ وہ مجھے تسلی نہیں دے سکتی تھی غرض باپ کو گاڑ دیا اور لڑکی لڑکے ادھر ادھر چلے گئے کیونکہ ان میں اتنی طاقت نہ تھی کہ اونکی خبر گیران ہوتی۔ بارہ برس کے بعد جب میں دارالتعلیم میں تھا ایک روز تنہا باپ کی قبر پر گیا۔ ڈھونڈتے ڈھونڈتے پتہ پایا۔ میں اوسپر جا کھڑا ہوا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا اوسکے پاس وہی پلاچہرہ دیکھنے اور آواز سننے کو کھڑا ہوں مگر افسوس کہ اوسی قصور اور شرارت کا خیال میرے دلپر اثر کر گیا (اور ایسا معلوم ہوا کہ اگر سارا جہان جمع ہو جاوے اور میں حد سے زیادہ چلاؤں تو بھی یقین نہیں کہ کوئی مجھے معافی دے سکے) لیکن یہ سب لا حاصل تھا باپ کو انتقال کئے ہوئے بارہ برسین ہو چکی تھیں اور مجھ کو سوائے اسکے کہ عمر بھر اپنے اوس جھوٹے پر روتے روتے مر جاؤں اور کچھ چارہ نہ تھا اور اب خدا سے تمنا ہے کہ معاف کرے۔

اب دو تین باتیں لڑکے کے توبہ کی بابت کہنا چاہتا ہوں۔

۱۔ یہ تم دیکھتے ہو کہ بعض لڑکا شریر ہوتا ہے اور ایک ہی وقت میں باپ کا اور خدا کا یعنی دونوں کا قصور وار ہو سکتا ہے خدا کا حکم ہے کہ ان بچوں کی نرا مبرا داری کر دو اور سچ بولو مگر وہ لڑکا کچھ نہیں مانتا۔

(۲) تم یہ بھی جانتے ہو کہ کوئی لڑکا ایسا ناجائز نہیں ہوتا کہ اپنے قصور کو باپ کے مقابلہ میں نہ پہچان سکے یا توبہ نہ کر سکے۔ بعض کی یہ بھی رائے ہے کہ لڑکا توبہ کر نیلے لائق نہیں ہوتا ہو۔ لیکن یہ بڑی غلط فہمی ہے اگر لڑکا بچہ بلکہ دنیاوی باپ کے اپنے قصور سے توبہ کر سکتا ہے تو آسمانی باپ کو قصور لیو گناہ سے کیونکر توبہ نہیں کر سکتا۔

(۳) تم جانتے ہو کہ خدا سے صدق دل سے توبہ کرنا کسے کہتے ہیں۔ سچے دل سے توبہ اسے کہتے ہیں کہ دل سے رنج و غم کرنا کہ ہم خدا کے گنہگار ہیں جیسا کہ اوس لڑکے نے جبکہ قصہ ابھی سنا چکا ہوں کیا تھا کیونکہ اوس نے مرتے وقت باپ کے ساتھ قصور کیا تھا۔ مگر اوس لڑکے نے اپنے قصور کا رنج اس لیے نہیں کیا کہ سزا پانے سے ڈرتا تھا بلکہ اس لیے کہ باپ تو اوس کے ساتھ ایسی نیکی کرتا تھا اور اوس نے اوس کے ساتھ شہادت کی۔ اس طرح اگر وہ اپنے ہر گناہ پر جو اوس نے خدا کی جناب میں کیا ہوا ایسا رنج و غم کرتا جیسے ایک قصور پر بچہ بلکہ آدمی کے نادوم ہوا تھا تو وہی صدق دل کی توبہ کہلائے۔

(۴) تم جانتے ہو کہ اگر ہم خدا سے ادنیٰ محبت رکھیں جتنی دنیاوی ماں باپ کی ہوتی ہے تو ہمیں نہایت گریہ و زاری سے اوسکی جناب میں توبہ کرنا بھی ضرور چاہیے کیونکہ اوسکی رحمتیں اور مہربانیاں ہزاروں ہیں اور

وہ ہر روز مہربانی کرتا رہتا ہے اور چونکہ ہمارے گناہ خدا کے حضور میں بمقابلہ
اُس چھوٹے لڑکے کے گناہ کے ہزار ہا درجہ زیادہ ہیں اس واسطے اوس لڑکے
کی نسبت بدرجہا زیادہ ہم کو شغفل ہونا چاہیے۔

ایک شیر لڑکے نے ایک مرتبہ بھیہ ارادہ کیا کہ گھر سے نکل کر سمندر کی سیڑ
کرنے جاؤں اوسکے مہربان باپ نے ہر چند سمجھایا کہ نہ جاوے مگر وہ باز نہ آیا
سبب اسکا یہ تھا کہ اوسنے سوچا کہ جب باپ سے علیحدہ ہو جاوے گا تو
کوئی مانع مزاحم نہ ہوگا خوب شوخی و شرارت کروں گا غرض وہ چلنے لگا تو اوس
عمگین باپ نے ایک میل اوسکے ہاتھ میں ہی اور منت کی کہ اسکو پڑھنا۔
لڑکا دھان سے چل دیا اور شوخی اور شرارت اختیار کی۔ خدا اوسے
دیکھتا تھا۔ سمندر پر بڑا طوفان آیا جہاز ٹھہر نہیں سکا۔ اندھیری رات میں
اوس جہاز نے چٹانوں سے ایسی ٹکرائی کہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا وہ وقت
بڑی مصیبت کا تھا کپتان جہاز کا شور و غل کر رہا تھا۔ کہ ایسا کرو اور ایسا کرو
طوفان کا جوش و خروش جدا تھا بچا پرے ملاں اور مسافر جلدی چٹان
پر پڑے ہر گھڑی یہی معلوم ہوتا تھا کہ اب ڈوبے اب ڈوبے۔ اوسوقت
شیر لڑکے نے گھر جانا چاہا۔ مگر چند ہی لمحہ کے بعد اسقدر تلاطم ہوا کہ جہاز
بہت اونچا اٹھ گیا اور پھر یکبارگی ایک چٹان سے ایسی ٹکرائی کہ ہزاروں

ٹکڑے ہو گئے۔ جتنے لوگ جہاز پر تھے سب ڈوب گئے صرف شریر ایوانچ گیا خدا کے فضل سے اوسکا تختہ بہتے بہتے ایک چٹان کے کنارے جا لگا۔ لڑکا تباہی کا مارا کہ مثل مردہ کے ہو گیا تھا آہستہ آہستہ تختہ سے اوتر کر چٹان جا بیٹھا۔ صبح کو لوگوں نے اوسے کتاب ہاتھ میں لیئے اوس چٹان پر بیٹھے دیکھا۔ وہ کتاب بیل تھی سوائے اوسکی جان کے فقط وہی ایک چیز تھی جو ڈوبنے سے بچ رہی تھی۔ لڑکے نے کتاب کھولی اور پہلو ورق پر اپنے باپ کے ہاتھ کا لکھا ہوا پایا۔ اوسوقت باپ کی نیکی اور مہربانی اور اپنی ناشکری اور شرارت یاد آئی اور غوب رو یا بھراونے کتاب کھولی اور اپنے آسمانی باپ کی دست قدرت کا نوشتہ پایا اور پھر اپنے گناہ یاد کر کے رو یا اور شامت اعمال پر بہت افسوس کیا اوسوقت سے آج تک وہ شخص مسیحانہ زندگی بسر کرتا ہے۔ بالفعل وہ ایک بڑے جہاز کا کپتان ہے اور یسوع مسیح کی عبادت کو فرض جانتا ہے۔ اسی کو صدق دل کی توبہ کہتے ہیں لیکن اب مجھے بعبارت مختصر تم کو بھیہ سمجھانا چاہیئے کہ ہر شخص کو گناہ سے توبہ کرنا کسواسطے ضرور ہے۔

(۱) اسلئے کہ سب نے گناہ کیا ہے اور اسکے بتانے کی کچھ ضرورت نہیں کہ کہتے مرتبہ گناہ کیئے ہیں جیسے یہ چوٹا لڑکا جو دروازے کے پاس کھڑا ہے

اور بات کرتے وقت مجھ کو کلامی دیتا ہوا اسکے سر پہ پھنے بال ہیں اور کنگنا کچھ ضرور
 نہیں ویسے ہی معلوم ہیں کہ اسکے بال بکثرت ہیں ایسی کنگنا بھی بکثرت ہیں۔
 ہم سب اپنے مان باب کے قصور وار ہیں کہ اذکا کنگنا نہیں مانا اور ان پر
 مہربانی نہیں کی۔ ہمنے یہ بھی کنگنا کیا کہ سبت کے روز کو نہیں مانا اور یہ بھی
 کنگنا ہوا کہ بیل کو غریزہ جانا اور باؤسکے حکمون پر عمل نہ کیا۔ ادھیہ چو ہمارے دل
 کے پاس واسطے محفط کے کھڑی رہتی ہی اور جب ہم کنگنا کرتے ہیں فوراً تہنہ
 کرتی ہے اور کنگنا بھی ہمے سر زد ہوتا ہے۔ اور روح القدس چو ہمارے
 کنگنا ہون کو جاتی رہتی ہے اور کنگنا نہ ماننا بھی کنگنا ہے اور خدا کا کنگنا بھیہ
 ہوتا ہے کہ اسکے احکام بجا نہیں لاتے افسوس کہ ابر کنگنا چھایا ہوا جو تھنے
 آندھ ہی کے دنوں میں گرد اور ریت کی گھٹا دیکھی ہوگی۔ مٹی یا ریت کے ذروں کو جو
 اوس میں ہوتے ہیں تم گن سکتے ہو۔ ہرگز نہیں۔ بعینہ یہی حال ہمارے کنگنا ہوگا

۴۰

(۲) کنگنا تا وقتیکہ توبہ نہ کیا جو چھوٹا نہیں ہے ممکن ہے کہ قید کرنے سے
 کسی کو چوری سے باز رکھو گراس سے چوری کی خواہش جو اسکے دل میں ہے
 نہیں دور ہوتی اور خدا کے نظرمیں وہ خواہش ہی کنگنا ہے۔ اب ان لڑکی
 لڑکوں میں سے شاید کسی کی زبان کٹ جاوے اور بالکل بولانا نہ جاوے

ہیجان تک کہ جھوٹھ بولنے کی قدرت نہ رہی لیکن اوسکے دل میں جھوٹھ کا خیال
 رہتا ہے تو وہ بیشک گناہ ہے۔ اور زبان کے کاٹنے سے کچھ گناہ دور نہیں ہوتا
 عرصہ چند سال سے امریکہ کے قدیم باشندوں نے اپنے لوگوں کے گناہ کے روکو
 کیواسطے یہ طریقہ نکالا ہے کہ سخت قی اور دوا جس سے آدمی بہت بیمار ہو جاتا ہے
 اسلئے دیتے ہیں کہ گناہ مٹنے کی راہ نکل جاوے مگر اوس سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا
 انہیں میں کا ایک شخص جو دوا سے مذکورہ کا استعمال کر چکا تھا ایک مرتبہ شہر ٹیک
 کو آیا تاکہ کچھ نرم شراب خرید کر اپنے اور لوگوں کے ہاتھ نیچے جب وہ ان سے ملتا تو
 راہ میں مریوین پاؤزیوں کو انخیل کی خوشخبری سناتے دیکھا اور اپنی گنہ گاری
 اور پریشان حالی کا اسوقت ایسا یقین اوسکو ہوا کہ یک لحنت اپنے طرز
 معاشرت کو بدل دینا چاہا۔ فوراً پٹرز برگ کو شراب دالے کی دوکان پر گیا اور
 کہا کہ میں آئندہ کو نہ کوئی نشہ پیوں گا نہ بیچوں گا کیونکہ یہ امر میری ضمیر کے خلاف
 ہے۔ اور دوکاندار کی منت کی کہ اب اپنی شراب پھیر لیجئے اور کہا کہ اگر آپ
 یہ نہ پھیرنگی تو میں اسے دریا میں بہا دوں گا دوکاندار اور گورے آدمی جو وہاں
 موجود تھے یہ باتیں اوسکی سنکر بہت متعجب ہوئے اور اوس سے کہا کہ اول
 مرتبہ تجھی کو یہ کام کرتے دیکھا تجھ سے پہلے تیری قوم میں کسی نے ایسا نہیں کیا
 اور اسوقت بغیر حثت و تکرار کے اوسکی شراب پھیر لی۔

سوائے توبہ کے اور کوئی چیز نہ تھی جسے اوس امر کیہ والے کو شراب کے ترک کرنے پر آمادہ کیا ہوا اور فقط یہ توبہ ہی آدمی کو گناہ سے باز رکھ سکتی ہے۔

(۳۳) جب تک آدمی گناہ سے توبہ نہیں کرتا خدا کی بندگی نہیں کرتا۔ مسیح فرماتا ہے کہ کوئی آدمی دو آقاؤں کی خدمت نہیں کر سکتا قرض کر دیکسی لڑکے کے دونوں ہاتھ میں دو بڑے بڑے سیب ہوں اب وہ چاہے کہ دو بڑی نانگیں بھی ہاتھ میں لے تو کیسے کر سکتا ہے کیونکہ اوسکے دونوں ہاتھ رکے ہیں۔

یہی حال دل کا ہے کہ جب گناہ سے آلودہ ہوتا ہے تو خدا کی محبت کی جگہ نہیں نہیں رہتی۔ اسی غریزہ لڑکوں اگر تم گناہ چھوڑنا چاہتے ہو تو توبہ کرو اگر تمہیں خدا کی بندگی کرنا اور اوسو باپ اپنا اور دوست جانتا منظور ہو تو توبہ کرو لیکن یاد رکھو کہ خواہ لڑکے کا دل ہو یا بزرگ کا دل کو گناہ سے پھیرنا روح القدس کا کام ہے خداوند تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے کہ جو کوئی مجھ سے روح القدس کی مدد چاہے گا میں اوسو عنایت کروں گا۔ جب تم اپنے مان باپ کو رنج پہونچاتے ہو تو بیشک تمہیں رنج ہوتا ہے تم خدا سے دعا مانگ سکتے ہو کہ توبہ کی توفیق دے اور جب کہیں کوئی فعل خلالت مرنفی شافع کر وقوع میں آوے تو پشیمان کرے۔ اسوقت تم خدا سے گذشتہ گناہوں پر توبہ کرنے کے واسطے مدد طلب کرنے میں ایک لمحہ دیر مت کرو کیونکہ اگر توبہ نہ کرو گے تو تمہارے گناہ روز بروز بڑھتے جاؤ گے اور گنہگار کہلاؤ گے اور ہمیشہ کیواسطے

خدا کی لعنت کے مستوجب ہوگی۔ خدا کرے کہ تم یسوع مسیح کے وسیلہ سے ایسی خرابی سے باز رہو۔ آمین *

تیسرا سبق

گنہگاروں کی توبہ پر فرشتوں کا خوش ہونا

لوقا ۱۱ باب ۱۰ آیت

اَن لوگوں میں کسی نے کبھی کوئی فرشتہ دیکھا۔ نہیں۔ اچھا بتلاؤ میں نے کبھی کوئی فرشتہ دیکھا۔ نہیں۔ اچھا کسی نے بھی دیکھا۔ ہاں بہت لوگوں نے دیکھا۔ ابراہیم نے دیکھا۔ لوط نے دیکھا۔ داؤد نے دیکھا۔ پطرس اور یوحنا نے دیکھا۔ اور بتیئیر اور گڈرس ہیں جنکا ذکر یہیل میں نمے پڑا ہوگا کہ انہوں نے فرشتوں کو دیکھا اگرچہ تم نے کسی فرشتہ کو نہیں دیکھا مگر تم سب جانتے ہو کہ وہ کیا چیز ہے۔ مے نیک روحین ہیں جو اس قدر خدا سے محبت رکھتی ہیں کہ اتنی نہ آپس میں کسی سے نہ کسی اور چیز سے اونکو الفت ہے۔ اونکی جاے سکونت بہشت ہے لیکن تم جانتے ہو کہ وہ وہاں کیا کیا کرتی ہیں۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ وہ بیکار بی رہتی ہیں۔ نہیں وہ ایک لمحہ بھی بیکار نہیں رہتی کبھی خدا انہیں کسی کام پر بھیجتا ہے جیسے تمہارے ماں باپ تمہیں بھیجتے ہیں۔ کبھی فرشتے اس

دنیا میں نیک لوگوں کے ساتھ نیکی کرنے کو آتے ہیں۔ جب نیک آدمی مرتے ہیں تو فرشتے ان کے بستر پاس کھڑے ہوتے ہیں اور ان کی روح کو بہشت میں پہنچاتے ہیں۔ جیسے تمہیں جب راہ نہیں معلوم ہوتی ہے تو راہ میں ہاتھ کا نشان جو بنا ہوتا ہے اس سے پہچان لیتے ہو۔ اگرچہ فرشتے دکھائی نہیں دیتی مگر میں جانتا ہوں کہ بعض فرشتے اس وقت یہاں موجود ہیں اور مجھے تمہیں دیکھتے ہیں اور منتظر اس امر کی ہیں کہ آیا میرے باتیں کچھ نفع پہنچاتی ہیں یا نہیں۔ لیکن میں تم سے یہ پوچھتا ہوں کہ کچھ اور کام بھی کرتے ہیں۔ ان جب کوئی کام رسالت کا نہیں ہوتا ہے تو وہ خدا کی تعریفیں گاتے ہیں اور ادھکاراگ ہمارے راگوں سے ہزاروں درجہ زیادہ شیریں ہے۔ آسمان میں فرشتوں کی اس قدر کثرت ہے کہ اگر اس ترتیب سے جیسے تم بیٹھے ہو ٹھکائے جاوین تو نہ اس جگہ میں نہ ایسی لاکھوں کروڑوں جگہوں میں سما سکیں۔ وہ ہمیشہ خوش رہتے ہیں اس واسطے کوئی حرکت بجا ان سے سرزد نہیں ہوتی ہے نہ کہی کوئی ٹیڑھی بات یا شرارت کا کلمہ بولتے ہیں۔ کوئی فرشتہ نہ کہی جو ٹھہرتا نہ گناہ کرتا نہ اون کو کسی طرح کی تکلیف پہنچتی ہے اور بڑے تعجب کی بات یہ ہے کہ اون کو ہم سے بھی محبت ہے وہ یہاں آتے ہیں اور جب کوئی توبہ کرتا ہے تو وہ بہشت میں اس کی خبر پہنچاتے ہیں اور سب فرشتے شکر شادمانی کرتے ہیں۔ اب اس

دو پچھپ ایت کو پہر پڑھو یعنی میں تمہیں کہتا ہوں کہ خدا کے فرشتوں کے آگے ایک گنہگار کے لیو جو توبہ کرتا ہے خوشی ہوتی ہے اگر بغیر کلام الہی میں دیکھی ہوئی یہ بات میں تم سے کہتا تو شاید تمہیں یقین نہ آتا۔ لیکن اب ہم جانتے ہیں کہ ضرور ایسا ہی ہو گا کیونکہ مسیح کا فرمودہ ہے۔ اور وہ کہتا ہے کہ ”آسمان اور زمین ٹل جاؤ گئے پر میری باتیں ہرگز نہ ٹلین گی“ آخر میرے پیارے لڑکوں اب میں چاہتا ہوں کہ تمہیں یہ بتاؤں کہ فرشتے ہر گنہگار کے لیے جو توبہ کرتا ہے کیون خوشی کرتے ہیں اسکی بہت سی جہین ہیں میں بتلا سکتا ہوں لیکن اندیشہ یہ ہے کہ یاد نہ رہیں گی۔

(۱) آدمی کی توبہ پراونکی خوش ہونے کی وجہ یہ ہے کہ وہ بہشت اور دوزخ کی حقیقت کو خوب جانتے ہیں فرض کرو کہ میں نے تم میں سے کیکو پہلے نہ دیکھا ہوتا اور میں تمہارے گھر کا حال پوچھتا تو تم سب بتلا سکتے کہ کمان کمانا کمانے ہو اور کمان سولہ اور کمان کیلئے ہو۔ جاڑوں میں کیا بند و بست تمہارے گرم رکھنے کا ہو اور مان باب تمہاری کیسی خبر داری کرتے ہیں اور تم کس اسکول میں جاتے ہو اور تمہارے چین و آرام کے واسطے کیا ہے۔ غرض تم ساری کیفیت اپنے گھر کی اور باغ کی اور جو چاہی اچھی چیزیں وہاں ہیں اونکی بتلا سکتے ہو کیونکہ ہمیشہ سے تم وہاں رہتے ہو۔ یہی حال فرشتوں کا ہے کہ ہمیشہ سے بہشت میں رہتے ہیں اور خوب جانتے ہیں کہ وہ کچھ ہنگامہ ہے اور جب کہ انکو توبہ آئے تو وہ جہان لیتے ہیں

کہ وہ بھی بہشت کو جاوے گا اور ہماری طرح خوشخبری حاصل کرے گا فرشتوں نے نوح نبی کو خبر دی تھی کہ ایک طوفان آوے گا جس میں شریر لوگ غرق ہو جائیں گے اور تم بزرگِ کشتی کے اس آفت سے محفوظ رہو گے۔ فرشتوں نے ابراہیم اور یوسف اور داؤد اور یونس سے اور جو نیک لوگ بہشت میں ہیں اور ان سب سے بات چیت کی ہے جتنے خوش لوگ ہیں سب کو فرشتے جانتے ہیں اور اس سبب سے جو کوئی بہشت کی تیاری کرتا ہے اس سے دے خوش ہوتے ہیں۔

فرض کرو اگر تم کسی غریب پریشان حال سردی کے مارے خانہ بدوش لڑکے کو جسکے پاس نہ کچھ پیسنے کو نہ کچھ کھانے کو نہ بچانے کو نہ کوئی دوست خبر گیری کو ہو دیکھو تو کیا تمہارا دل بچا ہے گا کہ کوئی اوسپر رحم کرے اور رہنے کو تمہارے مانند گھر دے۔ بیشک میں جانتا ہوں کہ تمہارا دل ضرور چاہے گا کیونکہ تم جانتے ہو کہ گھر سے کیسی خوشی ہوتی ہے بعینہ ایسا ہی حال مبارک فرشتوں کا بھی ہوتا ہے جب کوئی توبہ کرتا ہے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ خدا بہشت میں اوس جگہ دے گا۔ اسے لڑکے ایسی کوئی چیز ہے جسکے لئے تم یہ گوارا کرو کہ کوئی تمہاری اونگلی کٹاری سے کچل ڈالے۔ ایک روپیہ کے لئے ایسا کرو گے۔ نہیں ہرگز نہیں آچھا ایک اشرفی کی خاطر ایسا کرو گے۔ ہرگز نہیں آچھا ایسی کوئی چیز ہے جسکی خاطر اپنے ہاتھ کٹوانا قبول کرو

سوا عشر فی کے عوض یہ جبر گوارا کر دو گے۔ نہیں اچھا دنیا میں لو کون کے کیسلنے کی جتنی چیزیں اوتنے عوض یہ جبر گوارا کر سکو گے۔ نہیں۔ ایسی کتنی نعمتیں ہیں جنکی عوض تم عقل سے ہاتھ دھونا اور مجنون ہونا قبول کر لو گے۔ ایسی کوئی نعمت دنیا میں ہو نہیں جاتا ہوں کہ تم ہرگز پسند نہ کرو گے ایسی کتنی چیزیں ہیں جنکے بدلہ میں تم یہ منظور کر لو کہ تمہاری آنکھیں نکال جاؤنگی بیان تک کہ تم اپنے دوستوں کو نہ دیکھ سکو نہ سورج کی روشنی تم تک پہنچے نہ تمام دنیا میں کوئی چیز تمہیں نظر آوے۔ لیکن یہ جو عزیز لڑکوں کو کوئی بسبب تو بہ نہ کر سیکے دوزخ میں جانا قبول کرے اوسکا حال اس سے بھی بدتر ہے کہ اوسکے ہاتھ یا آنکھیں جاتی ہیں۔ بلکہ عقل کا جانا رہنا اگ میں دن رات بلکہ سال بھر بلکہ ہزاروں برس جلتا رہتا اس سے بہتر ہے کہ دوزخ میں جلے کیونکہ دوزخی اپنی روح سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہونہ آسمان پر نہ کہیں پہر کوئی اوسکا مونس ہوتا ہو۔ اور ٹہری خرابی یہ ہے کہ پہر کبھی کوئی اوسکا غمخوار نہیں ہوگا ہمیشہ کے واسطے شرم و ذلت دامگیر ہوگی۔ فرشتے اس سبب کیفیت سے واقف ہیں۔ اس سبب سے جو کوئی دوزخ کے عذاب سے بچے اور گناہوں سے تائب ہو تو فرشتے بہت خوش ہوتے ہیں۔

یہ پہلی وجہ نہیں بیان کی تم اسکو یاد رکھ سکتے ہو۔

(۲) وجہ اس امر کی کہ فرشتے آدمی کی توبہ کرنے پر خوش ہوتے ہیں یہ ہے۔
 کہ تا وقتیکہ کوئی توبہ نہ کرے یقین نہیں ہوتا کہ کبھی توبہ کرے یا نہ کرے۔ اگر تم میں کوئی
 بیمار ہو اور چار پائی سے لگ جاوے اور مرض استقدر طول پکڑے کہ جینے یا
 مرنے کا یقین نہ ہو تو تمہاری ماں باپ اور یار دوست بہت متروہ ہونگے۔
 تمہاری چار پائی پاس آئیگی اور ضعیف سر کو اٹھا کر تمہاری تکلیف کا حال
 پرچہ میں گے طبیب کو بلائیگی اور تمام رات تمہارے پاس بیٹھے ہین گے۔ بلکہ
 جب تک تمہاری صحت اور عدم صحت کا یقین نہ ہو جاوی سارے گھر سے زیادہ
 تمہاری فکر کھینگی۔ اب سوئیل ۱۲ باب ۲۔ آیت پر خیال کرو اور دیکھو تو داؤد کا
 کیا حال تھا۔ جب تک اسے اپنے بچہ کے جینے مرنے کا یقین نہ ہوا اس وقت
 تک زمین پر پڑا رہا اور روزی رکھتا اور دعا مانگتا تھا۔ اس تذبذب نے اُسے
 بڑے تر و دین ڈال دیا تھا۔ فرض کرو کوئی تمہارا چوٹا بھائی دریا میں
 گر پڑے اور گہرے پانی میں ڈوب جاوے اور قبل نکالی جانے سے ٹھنڈا اور
 بیلا پڑ جاوی اور مردہ سا معلوم ہو۔ تمہارا باپ کندھوں پر ڈال کر گھر لجاوے
 اور گرم کپڑوں میں لپیٹ کر بستر پر لٹاوی۔ طبیب آوے اور تمہاری ماں باپ
 کے پاس جا کر دیکھے کہ اگر ممکن ہو تو اس لڑکے کی جان بچاوے۔ طبیب
 کہے کہ سوا عی مان باپ کے کوئی اس لڑکے میں جہان لڑکا ہو نہ آنے پاوے

یہ شکرانہ باب اندر گھسکر کر بند کر لیں اور چند لمحہ کے بعد یہ دریافت کیا جاوے
 کہ لڑکا جی سکتا ہے یا نہیں تو تم کیسی جلدی سے آہستہ آہستہ دروازہ پاس جاؤ گے
 اور خوب کان لگا کر سنو گے کہ آیا وہ عزیز لڑکا جیتا ہے۔ اور جب تم کن سٹوئیاں
 لے رہے ہو کیا ایک دروازہ کھلے اور ان باہر نکلے اور آنکھوں میں اوسکے آنسو
 ہوں اوسوقت کوئی ہلکوسے پوچھے کیا مر گیا۔ تو جواب یہ ملے کہ نہیں نہیں وہ
 زندہ ہے اور صحت پا جاوے گا۔ تو اوسوقت کیسی خوشی کا ولولہ اٹھے گا خوشی کے
 سبب سے کیسی کود کود بھاؤ گے ایسی ہی خوشی بہشت میں اوس گنہگار کے
 حال پر ہوتی ہے جو توبہ کرتا ہے۔ گنہگار بمنزلہ بیمار کے ہوا اور انجیل اوسکا علاج
 ہے جس سے وہ ہمیشہ کی زندگی پاتا ہے۔ کیا تم فرشتوں کے اس بات سے
 خوش ہونے پر تعجب کرتے ہو۔ اب تم گنتی کی ۱۲ باب کو دیکھو اور اون لوگوں کو
 چنگے ہونے کا حال پڑھو جنکو زہر دار سانپوں نے کاٹا تھا اگر تم اس زمانہ میں
 وہاں موجود ہوتے تو مان باؤں کو اور اپنے اون چوٹے چوٹے بچوں کو
 جنہیں سانپوں نے کاٹا تھا اور قریب بھرگ ہو گئے تھے وہاں لیجاتے اور
 دیکھتے کہ تمام جسم میں زہر پھیلتا جاتا اور مرنے میں تھوڑی ہی کسر تھی۔ مان
 بیماری اپنے بچے کو پیتل کے سانپ پر رکھتی تھی۔ اوسوقت مان کیسی گھبراتی
 ہوگی کہ ایسا نہ ہو کہ بچہ میں نظر اٹھائے کی طاقت نہ رہی ہو اور پیتل کو سانپ

کے سامنے بچہ کو کر کے کسی نرمی سے اوسکے چہرے کو دیکھتی ہوگی اور منتظر ہوگی کہ کسی طرح آنکھیں کھولے اور کسی خوش ہوتی ہوگی۔ جب وہ نظر اٹھاتا اور جی جاتا ہوگا۔ ایسے ہی خدا کی فرشتوں کے سامنے ایک گنگار کے حال پر جو توبہ کرتا ہے خوشی ہوتی ہے۔ اسکو بھولنا بچا ہے کہ جب کوئی گنگار گناہ سے تائب ہوتا ہے تو اوسپر ظاہر ہو جاتا ہے کہ ہمارا بھائی کیسا معاصد۔ جلال اور اچھا تھا کہ ہماری خاطر جان دی اور صلوب ہوا اور یہ کہ گنگاروں کو تائب ہونا اور معافی مانگنا چاہیے۔ جب لوگ سچ کا جلال دیکھتے ہیں تو فرشتے خوش ہوتے ہیں۔

آب میں تھمیں تین باتیں اور سنایا چاہتا ہوں +

(۱) بہتیری آدمی پاک فرشتوں کے مانند نہیں ہیں۔ فرشتوں کے مانند ہونے سے میری مراد یہ نہیں ہے کہ بہت سے اونکی مانند نہیں معلوم ہوتی ہیں بلکہ میرا مطلب یہ ہے کہ اونکو فرشتوں کی مانند حس نہیں ہے۔ تم آدمیوں کو ہر روز بات چیت کرتے سنتے ہو اور کیا باتیں کرتے دیکھتے ہو۔ باتیں کیا۔ یہی موسم کی اپنی تندرستی اپنی مویشی اور کھیت پات کی اور اپنی پڑوسیوں کی باتیں کیا کرتے ہیں لیکن ایسے بہت تھوڑے ہیں جو گنگاروں کی بابت بات چیت کرتے ہیں۔ فرض کرو تم میں سے کوئی توبہ کرے تو میں خوش ہوں گا

اور بعض اور لوگ بھی خوش ہونگے لیکن بہت لوگ شہر میں ایسے ہونگے کہ اونکو کچھ خبر بھی نہ ہوگی اور خبر بھی ہو تو کچھ خیال نہ کریں گے۔ فرشتوں کا حال ایسا نہیں ہے وہ سب خوش ہونگے اور سب کو خبر ہوگی۔ فرض کرو کوئی تم میں گھر کو جاتے ہوئے اتنی بڑی اینٹ سونے کی پاؤں کہ تمہارے ہاتھ سے بھی بڑی ہو تو کیا تعجب ہوگا تمام شہر کو خبر ہو جاوے گی سب اسی کا ذکر کریں گے اور تمہیں خوش نصیب لڑکا کہیں گے لیکن فرشتے اسکی کچھ پروا نہیں کریں گے بلکہ اگر تم اس قدر سونا پاؤ کہ یہ گھر بھر جاوے تو بھی فرشتے کچھ پروا نہ کریں *

(۲) دوسری بات یہ ہے کہ بغیر گناہ سے توبہ کیے ہم کیسے بہشت میں نہیں جاسکتے اگر آدمی بغیر توبہ کے بہشت میں جاسکے تو کسی کو کچھ ضرورت توبہ کی نہ رہی اور اگر کوئی توبہ کرے ہی تو وہ ایسا فعل ہوگا جسکی کچھ ضرورت نہ تھی یعنی عبت ہوگا اور اس صورت میں فرشتوں کی خوشی بھی گویا کہ فعل عبت پر ہوگی۔ فرض کرو میں تمہیں آج کہوں کہ بہت کے روز خدا سے میل کرنے اور برکت پانے کو لئے تمام رات سوچو کہ بیگے ہو یا ٹھٹھری یا بیمار یا اچھے شب بیداری کرو اور تم ایسا ہی کرو تو میں بہت خوش ہوں گا۔ لیکن اگر تمہیں شغل خدا سے برکت پانے کے واسطے ضرور نہ تھا تو میری بڑی بے رحمی ہوگی کہ ایسا فعل کرنا یہ تم جانتے ہو کہ جب تم بیماری کی حالت میں کڑوی دوا بشرطیکہ بغیر اوس دوا کے

آرام نہو خوشی سے استعمال کرو گے تو تمہارے نام باب کیسے خوش ہو گئے اور جو
 بغیر دوائی پیئے اچھے ہو جاؤ تو نام باب کی خوشی نہ ہوگی کہ دوا پیو۔ ایسا ہی حال
 توبہ کا ہے کہ وہ شل کر دے دوا کے ناپسند معلوم ہوتی ہے پس اگر بغیر توبہ بہشت
 میں پہنچنا ممکن ہوتا تو فرشتے توبہ سے ہرگز خوش نہ ہوتے۔ فرض کرو آج گھر تجھے
 میں تمہارے ہاتھ ایسے ٹوٹ جاویں کہ سو اچھے اسکے کہ وہ کاٹ ڈالے جاویں اور
 کوئی صورت تمہارے اچھے ہونے اور جینے کی نہ ہو اور کل میں جا کر دیکھوں کہ
 ایک جناح چاقو آری لئے ہاتھ کاٹنے کو آمادہ بٹھا ہو تو مجھے بیشک خوشی ہوگی
 ۔ کیون ہوگی۔ اسے میرے غریب کو وہ خوشی کچھ اس سبب سے ہوگی کہ میں
 تمہیں تکلیف میں دیکھنا پسند کرتا ہوں میں چاہتا ہوں کہ تمہاری باندہ جاتی
 رہے بلکہ خوشی اس سبب سے ہوگی کہ اوس سے تمہاری جان بچے گی
 اسے طرح تم جانتے ہو کہ فرشتے اوس شخص کے حال پر جو توبہ کرتا ہے کیون
 خوش ہوتے ہیں۔ اسکا سبب یہی ہے کہ بغیر توبہ کے کوئی بہشت میں داخل
 نہیں ہو سکتا ہے۔

(۴) تیسری بات یہ ہے کہ اگر تم اس وقت توبہ نہ کرو تو بڑی شرارت کی بات
 ہے۔ کیونکہ تم سب گنہگار ہو اور میں مسیح کا کلام ہی تمہیں سناتا ہوں کہ فرشتے
 توبہ سے کیسے اور کیون خوش ہوتے ہیں ایسا کوئی بھی نہیں جیکو گناہ کرنا

جائز ہے اور اس سے صاف ظاہر ہے کہ ایسا ہی کوئی نہیں ہے کہ توبہ کرنے کے لائق نہ ہو۔ تم لوگ بچے ہی اگر توبہ نہ کرو تو بہشت میں نہیں جاسکتے۔ اگر خدا نے زندہ رکھا تو تم کھیلو گے۔ بڑے ہو گے۔ علم سیکھو گے۔ امیر ہو گے۔ غرض سب کام بغیر توبہ کر سکو گے لیکن بہشت میں بغیر اس کے نہیں جاسکتے جب تک نیا دل نہ حاصل ہو یہ امر ممکن نہیں۔ اب جس صورت میں کہ تم گھر کو جاتے ہو اور یہ امر نہیں جانتے کہ ابکی سبت تک جیتے رہو گے یا نہیں یا جبکہ آفتاب غروب ہوتے ہوئے دیکھتے ہو اور یہ نہیں جانتے کہ اس کا نکلنے دیکھنا پھر نصیب ہو گا یا جبکہ آج رات ہوتے وقت یہ نہیں جانتے کہ کل اس دنیا میں تمہاری آنکھیں کھلیں گی یا نہیں یعنی جبکہ تمہاری ہستی ایسی ناپائیدار ہے تو میرا کہا یاد نہ کرو گے اور خدا کے حضور توبہ نہ کرو گے کا شکے تم میرا کہا مانو تو بہشت میں تمہارے حال پر بڑی خوشی ہوگی کہ

چوتھا سبق

ایمان کسے کہتے ہیں اور اس سے فائدہ کیا ہے اور بغیر ایمان کو اوسکو راضی کرنا ممکن نہیں وغیرہ عبرانیوں اور یونانیوں میں اس سبق کو نہایت آسان کیا چاہتا ہوں اور امید

ہے کہ لڑکوں کو اس سے بہت نفع پہونچے گا۔
تبت طرح کے ایمان اور عقیدے آدمیوں میں پائے جاتے ہیں لیکن صحیح
ایمان صرف ایک ہی ہے بغیر جسکے ہم خدا کی نظر میں مقبول نہیں ہو سکتے جیسا کہ
بعد ازین اسکی تفصیل کی جاوے گی۔ ایک چوٹی سی لڑکی ایک مرتبہ اپنے باپ کے
ساتھ سیر کر رہی تھی۔ دونوں میں سخاوت کا ذکر چلا باپ نے لڑکی سے کہا کہ
سخاوت کے معنی یہ ہیں کہ جو چیز کسی کے کام آوے اسکے دینے میں دیر نہ کرنا
چاہئے۔ آپ خالی ہاتھ رہ جاوے اور باپ نے یہ بھی اوس سے کہا کہ سخاوت
کا دل بھی خوش رہتا ہے اس واسطے کہ بغیر دل کی خوشی کے یہ امر نہیں ہو سکتا
ہے کہ دوسروں کو اپنی چیز دیدے اور آپ نہ لے پس کسی سخی کا سخاوت سے
کچھ نقصان نہیں ہوتا خدا اوسے ایسا اجر دیتا ہے کہ باپ نے لڑکی سے
پوچھا کہ تو نے ان باتوں کو سچ جانا۔ لڑکی نے کہا ہاں باپ میں سچ جانتی ہوں
اسی اثنا میں چلتے چلتے ایک دوکان پر پہونچی۔ لڑکی نے باپ سے کہا کہ
میرا دل ان نئی کتابوں میں سے ایک کتاب لینے کو بہت چاہتا ہے باپ نے
کہا کہ میرا ہی دل چاہتا ہے لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ دونوں ایک ایک
کتاب خریدیں۔ دام میرے پاس موجود ہیں جیسا چاہو کرو خواہ تم ایک
کتاب مول لیکر مجھے باپ کو دیدو اور آپ مت لو یا ایسا کرو کہ انہیں واسطے

مولے کو اور مجھے نہ دو۔ یہ شکر لڑکی نے تامل کیا اور کتابوں کی طرف
دیکھنے لگی لیکن اوس وقت باپ کا کتنا سخاوت کی بابت یاد جو آگیا تو فوراً
کہنے لگی کہ میں نہیں لوں گی اسے باپ تمہیں یہ مجبوری غرض باپ نے مولے کی
اور لڑکی خوش ہوئی کیونکہ اوسنے باپ کا کتنا ماننا تھا اور سخاوت کا کام کیا تھا
کتابوں والا یہ سب باتیں سن رہا تھا اور لڑکی کا ایمان اور سخاوت دیکھ کر
ایسا خوشی ہوا کہ ویسی ہی ایک اچھی سی کتاب اوسکو دیا۔ یہ باپ کی
باتوں پر ایمان رکھنا کہلا یا لیکن یہ ایمان اوس قسم کا نہیں ہے جسکا پہل
میں مذکور ہے کیونکہ ایسا ہوتا ہے کہ لڑکا باپ کا کتنا ماننا اوسپر کامل عقدا
رکھتا ہے مگر خدا کی نظر میں شریر اور بڑا گنہ گار ہوتا ہے۔ مسٹر سیل صاحب
نے جس طریق سے ایک لڑکی کو ایمان کے معنی بتائے ہیں اوسکا تھوڑا
سا ذکر کرنا اس مقام پر مناسب ہے وہ قصہ یہ ہے کہ دو ایک روز میری
لڑکی چند خوبصورت ہاروں سے اس شوق سے کھیلتی تھی کہ ہمہ تن سون
موتی مینے اوس سے کہا غریبین کیا تمہارے پاس اچھے اچھے ہار ہیں
اوسنے جواب دیا ہاں ہاں۔ میں نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ تمہیں یہ ہار
بہت پسند ہیں۔ ہاں ہاں۔ اچھا اب تم انہیں جوڑے میں ڈال دو۔ پھر
شکر لڑکی آنسو بہا لائی اور میری طرف تکتی رہی گو یہ معلوم کرنا چاہتی تھی

کہ بیوجہ میں ایسا کیوں کہا۔ میں نے کہا بیٹی جو چاہو کرو مگر تم جانتی ہو کہ میں تم سے
 یہ کہی نہیں کہا کہ میں تمہارے لیو وہ امر کرونگا جو میری نزدیک تمہارے حق میں
 اچھا نہیں ہے۔ یہ سنکر تھوڑی دیر تک چپکی کٹری تکتی رہی لیکن آخر کار دل کو
 مضبوط کر کے ہارون کو آگ میں پھینک دیا۔ میں نے کہا اچھا کیا اب آگ میں پڑا
 رہنے دو اور پھر کہی اونکا نام منت لیجیو۔ چند روزوں کے بعد میں نے ایک صندوق
 جسمین بڑے بڑے بار اور طرح طرح کے کپڑوں کے لباس بھرے تھو اسکے دستے
 خریدا۔ جب گہرا آیا تو میں نے صندوق کھول کر سب چیزیں اس کے سامنے رکھ دیں۔
 اون چیزوں کے دیکھتے ہی خوشی کے مارے اس کے آنسو نکل پڑے۔ میں نے کہا اے
 لڑکی یہ سب چیزیں میں تمہارے لیو لایا ہوں۔ جب میں نے تم سے کہا تھا کہ انکو
 آگ میں پھینک دو تو تمہارے حق میں بہتر ہو گا تو غصے اور سیوقت میرا کتنا
 مانا اور میری بات کو یقین جانا تھا اس کے بدلے میں آج میں ایسی اچھی اچھی
 چیزیں دیتا ہوں یہ تمہارے میرے کہنی پر ایمان رکھنے نے ایسی اچھی چیزیں
 تمہیں دلائیں مٹی اب تم یاد رکھنا کہ ایمان کسکو کہتے ہیں۔ جب میں نے حکم
 کیا تھے فوراً ہاں پھینک دیئے کیونکہ میرے کہنی پر ایمان رکھتی تھیں اور
 جانتی تھیں کہ میں تمہاری بہتری کے واسطے نصیحت کرتا ہوں ایسی ہی
 خدا پر بھی بہرہ دسا رکھو جو کچھ اس کے کلام میں لکھا ہے اسے یقین جانا

خواہ خدا کی کوئی بات تمہاری سمجھ میں آوے یا نہ آوے مگر یہ خوب جان لو کہ وہ بہتری چاہتا ہے۔ اس لڑکی نے اپنے باپ کا کہنا جو مانا یہ باپ پر ایمان لانا کہلا یا کافر کی لڑکی ہی ایسا کر سکتی ہے یہ وہ ایمان نہیں تھا جو بیل میں مطلوب ہے کیونکہ وہ ایمان خدا پر نہ تھا۔ اب میں تمہیں یہ بتلاتا ہوں کہ خدا کی نظر میں ایمان کیا ہے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک عورت مع پڑی خاوند کے کسی جہاز کے تختہ پر کٹری تھی اور جہاز اس وقت سخت طوفان میں اگیا تھا۔ ہوائیں بڑی زور و شور سے چل رہی تھیں اور جہاز موجوں کے صدمہ سے پر کے مانند اوڑ رہا تھا۔ عورت نے اس تختہ کو خوب کسک کر تمام لیا تھا کہ گرنے سے محفوظ رہے مگر نہایت خوف زدہ تھی اور اپنے خاوند سے یہ پوچھتی تھی کہ تمہیں تو ایسا خوف نہیں معلوم ہوتا ہے۔ اوسنے ہکا کچھ جواب دیا بلکہ فوراً ایک تلوار نکلی کر کے اوسکے سینہ پر رکھ دی اور پوچھا کہ تمہیں ڈر معلوم ہوتا ہے۔ عورت نے کہا نہیں۔ خاوند نے پوچھا کیوں نہیں۔ حالانکہ ایک اچھ اوسکی لوک تمہارے سینہ میں ہے۔ عورت نے جواب دیا کہ ہاں مجھے کچھ ڈر نہیں کیونکہ میں جانتی ہوں کہ خاوند کے ہاتھ میں تلوار ہے وہ مجھے ہرگز نہیں مارے گا۔ خاوند نے کہا ہاں اس طرح یہ طوفان اور ہوا اور موجیں ہمارے آسمانی باپ کے ہاتھ میں ہیں ہر کون

ہمیں خوف کرنا چاہیے یعنی ہرگز ڈرنا نہیں چاہیے خدا کے نزدیک یہ ایمان
 تھا اور وہ اوس سے بہت خوش ہوا۔ اب بتاؤ کہ خاوند انہی عورت سے
 اس وقت یہ خیال کر کے کیسا خوش ہوا ہو گا کہ حالانکہ سینے اور نچے سینہ پر لوار
 بھی رکھ دی مگر اوس سے میری محبت پر ایسا اعتماد ہے کہ مطلق خوف نہیں کہاتی
 ہے۔ ایسا ہی خدا بھی اوس شخص کو دیکھ کر خوش ہوا ہو گا کہ باوجودیکہ
 طوفان کا یہ زور ہے اور جہاز تباہی میں ہے مگر یہ شخص اس وقت میری
 رحمت سے مایوس نہیں۔ بیل میں لکھا ہے کہ تم اپنی ردلی پانی میں
 ڈال دو اور بہت روزوں کے بعد اوسے پاؤ گے۔ اب اس آیت کا
 مطلب میں تمہیں بتاؤں۔ حال یہ ہے کہ شرقی ملکوں میں علی الخصوص مصر
 میں آج تک لوگ چاول بہت کماتے ہیں ہر سال جب پہاڑ کا برف پگھلتا
 ہے تو دریائے نیل کا پانی بہت بڑھ جاتا ہے بیان تک کہ تمام گرد و دروہ
 کی زمین میں پانی ہی پانی ہو جاتا ہے۔ کیا ان لوگ پانی آنے سے پہلے انہی
 کشتیوں کے آس پاس باڑیں لگا دیتے ہیں جب دریائے نیل طغیان
 آتی ہیں اور تمام زمین پانی سے ڈھک جاتی ہے لوگ اپنی اپنی ڈونگیوں پر
 سوار ہو کر پانی میں وہاں ڈال دیتے ہیں جو زمین کی تلی میں بچھ رہتا
 ہے جب پانی کشتیوں کا سٹو کھ جاتا ہے تو لوگ وہاں ان کے کھیت کٹری

پاتے ہین پس روٹی کو پانی میں ڈالنے اور بہت روزوں کے بعد اسے پانی کی یہ معنی ہوئی۔ اسمین بھی ایک طرح کا ایمان ہے یعنی جو شخص وہاں پانی میں ڈالتا ہے اسکو یقین ہوتا ہے کہ تلو بیٹھ رہے گا اور بوقت مناسب پانی سوکھ جاوے گا اور وہاں اوگین گے یہ خدا کی نشان رزاقی پر ایمان رکھنا کہلاتا ہے۔ لیکن تم جانتے ہو کہ یہ وہ ایمان نہیں ہے جو پیل میں مقصود ہے کیونکہ ایسا ایمان تو نہایت گنہ گار اور خراب آدمی بھی رکھتا ہے کہ اگر میں بوڈوگا تو اناج پیدا ہوگا گو اس بات کو وہ بھی بھول گیا ہو کہ ہر ہر تیکہ اناج کا خدا ہی بڑھاتا ہے عرض ایسا ایمان تو ہزاروں رکھتے ہین لیکن اس سے وحی نیک اور پاک نہیں ہو سکتے۔ اب میں تمہیں یہ بتلاؤں کہ خدا پر ایمان لانا یعنی خدا جس سے خوش ہو کیسے کہتے ہین۔ ایک زمانہ میں ایک شخص ایسا گندرا ہے جس سے خدا نے فرمایا کہ اپنے گھر اور وطن اور شہر اور ملک کو چھوڑ کر ایک اجنبی ملک کو چلا جاوے اور غیمہ میں سکونت اختیار کرے اور پھر کبھی اپنے گھر کو نہ آوے اس مرد خدا نے بیچون و چرا خدا کا حکم مانا۔ بعد ازاں اس کے ایک لڑکا پیدا ہوا جو اسکا ایلوٹا تھا۔

خدا نے اسے خبر دی کہ یہ لڑکا جیے گا اور بڑھے گا اور بڑھی قوموں کا اور کڑوڑوں لوگوں کا باپ ہوگا۔ لیکن بعد اس کے پھر خدا نے یہ حکم

کیا کہ میری راہ میں اس قرآن کرے یعنی اوسے فوج کرے اور اوسکے جسم کو لگ
 سے جلاوے لیکن خدا نے کوئی وجہ اس ہدایت کی نہیں بتلائی بغرض وہ
 نیک آدمی خدا کا یہ حکم فوراً بجالایا۔ لکڑیوں کے گٹھے غریبی کی لاش جلائے
 کے واسطے جمع کئے اور اوسکے ہاتھ پاؤں باندھ کر اپنا ہتھ بڑا دیا اور چاہا
 کہ فوج کر ڈالے لیکن خدا نے اوسے روک دیا اور کہا کہ ایسا نہ کرے بلکہ ایک
 بڑے کو جسے اپنے پاس ہی یاد یگانہ فوج کرے اسکو خدا پر ایمان رکھنا کہتے ہیں
 اوس شخص کا نام آبراہیم تھا کتاب سیدائش کی ۲۲ باب میں اوس کا
 سارا حال لکھا ہے وہ خدا کا حکم بجالاگو کہ وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ ایسا حکم
 خدا کیوں دیا ہے مگر اوسکو خداے تعالیٰ کی دانائی اور قدوسیت کا
 یقین تھا غرض کرو کہ تم اوس زمانہ میں زندہ تھے جبکہ بنی اسرائیل مصر
 میں رہتے تھے اور فرض کرو کسی بہار کے دن شام کے قریب دریا کو
 پاس تم ہو چکے اور تمہارے سامنے اونچے اونچے درختو کا باغ ہے
 اور درختوں کے نیچے ایک جھوٹا ہے جس میں غریب لوگ رہتے ہیں۔
 دیکھو چوٹا سا گھر ہے نہ اوس میں کچھ نقش و نگار ہے نہ کوئی کٹر کی ہر کیسیطہ کا
 سامان معشت ہے یہ غلاموں کا گھر ہے مرد و عورت سب بچارے غلام
 ہیں۔ لیکن دیکھو تو وہ عورت کیا کرتی ہے۔ دریا کے کنارے سے

جہاں لائی ہے اور روتی جاتی ہے اور ٹوکری بنائی جاتی ہے اور اس کے لبوں کی حرکت سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دعا مانگتی ہی اب ٹوکری بنا چکی تم دیکھتے ہو۔ کہ گھر کے کونے میں جا کر گھٹنے ٹیک کر ایک چوٹی خوبصورت لڑکے کے واسطے روتی اور دعا مانگ رہی ہے اور پیار کرتی اور چستی ہے پھر اوس بچہ کو اوس ٹوکیں رکھ کر انہی چھوٹی لڑکی کو بھارتی ہے اور کہتی ہے کہ اوس ٹوکری کو جس نے تمہارا بھائی ہے دریا کے کنارے رکھ کر بہا دے پھر وہ اپنے پیارے بچہ کو دیکھتی اور گھر میں جا کر زار زار روتی ہے اور خدا کی جانب دعا کے واسطے رجوع ہوتی ہے۔ اور بہن اوس پیارے بھائی کو لے جاتی اور دریا کے کنارے چوڑے دیتی ہے۔ دیکھئے بچہ کا کیا حال ہوتا ہے۔ کیا کسی ناکام نکل لگایا اور طرح طرح کے آبی جانور و مین سے جو دریا میں بہن یا جو اس کے کنارے کثرت سے چپے ہوئے ہیں کوئی کہا جاویگا۔ یا پانی بھالیا ویگا اور غرق کر دیگا۔ نہین ہرگز نہین۔ اور سکی غریب مان خدا پر ہر دوسرے رکھتی ہے اس سبب سے خدا اس کے بیٹے کی خبر لگے گا۔ بادشاہ کی لڑکی اس سے پا کر پالے گی۔ اور وہ بچہ بوسنی بنی اسرائیل کا ہادی خدا کا بنی بسیل کے بہت نوشتون کا لکھنے والا ہوگا خدا پر سچے دل سے ایمان لانا اس کو کہتے ہیں یسوع مسیح پر ایمان لانا

اسکو کہتے ہیں کہ نہایت پختگی سے اس پر اعتقاد رکھنا چکا اعتقاد رکھنے سے ہم اسکو
 احکام بجا لاسکیں گے۔ ہم یقین کرتے ہیں کہ ایک زمانہ میں اس دنیا پر
 مسیح جب ایک شخص تھا۔ اسنے معجزہ دکھلائے جنکا بیان ہم عہد نامہ میں پڑھتے
 ہیں۔ وہ پاک تھا۔ جو جو باتیں اور نصیحتیں اسنے ہمارے واسطے کی ہیں وہ سب
 عہد نامہ میں لکھی ہیں۔ وہ گنہگاروں کی خاطر نوا اور مردوں میں سے اٹھ کر
 آسمان پر چلا گیا اب وہاں ہی رہتا ہے اور اپنے لوگوں کے لیے سہلائی کرتا
 ہے جو کچھ پٹیبل میں اسکی نسبت لکھا ہے اس سب کو ہم مانتے ہیں اگر یہ
 اعتقاد درست اور سچا ہے تو ہمیں یسوع مسیح کی محبت بسبب اسکی محبت کے
 ضرور ہوگی اسکے حکموں کا بجالانا اچھا معلوم ہوگا کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ جو کام
 اسکی خاطر کریں اور جو تکلیف اسکے لئے اٹھا دیں گے اسکا اجر کیسی طرح
 نرائل نہوگا بلکہ ضرور ملے گا۔ فرض کرو جیسا کہ ایک اچھے مصنف کا قول
 ہے کہ تم کسی گہرے دریا میں جب کاپانی بڑے زور سے چلتا ہو گر کر ڈوبنے لگو اور
 اسوقت کوئی دریا کے کنارہ پر جا کر تمہیں آواز دی اور رشی پھینکے تو تم اس
 آدمی کو بچانے والا کہو گے۔ ایسی ہی ہم گناہ کے گہرے سمندر میں ڈوبنے
 جاتے ہیں اور یسوع نجات کی رشی پھینک کر بچاتا ہو کہ اسکو مضبوط پکڑو۔
 تا وقتیکہ ہم اس رشی کو نہ پکڑیں کوئی صورت بہتری کی نہیں نکلی گی۔

اسکی پکڑنے سے مراد ہماری ایمان ہے جیسے ڈوبتے وقت تم رشی کو پکڑتے
ایسے ہی بذریعہ ایمان کے مسیح کو خوب مضبوط پکڑو۔ لیکن حقیقتاً رشی نے نہیں
پانی سے نکالا بلکہ مسیح نے رشی پھینک کر فرمایا کہ اسکو تھامو اور پھر اسے
کھینچ لیا۔ وہی ہمیں گناہ کے گہری پانیوں سے کھینچا ہوا اور جب نکل آتے
ہیں تو اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اور احساس مند ہوتے اور اسکی
اطاعت کرتے ہیں۔ لیکن اب میں بعبارت مختصر یہ بتاتا ہوں کہ ایمان
صحیح آدمی کو نفع پہنچاتا ہے۔

۱۔ اس سے خدا کی بندگی اور اطاعت کی توفیق حاصل ہوتی ہے
کوئی آدمی تا وقتیکہ کامل ایمان سے اسکو یقین نہ کرے کہ خدا انیکون کو
اونکی نیکی کا اجر اور برون کو بُرائی کی سزا دیگا۔ کون پیل سے برکت پہنچتا
ہے جب تک کہ اسپر ایمان نہ ہو۔ ایسا کون ہے جو فرما جے کو سمہالے زبان کو
روکے بیجا بات نہ کہے بُرے خیالات نہ باندھے جب تک کہ اسکو یقین کامل
نہو کہ خدا ہر چہی بات کا بھی انصاف کرے گا۔ کوئی نہیں۔ لیکن جو کچھ
خدا نے ہماری نسبت فرمایا ہے اگر ہم اسے یقین کریں تو البتہ بڑی
احتیاط سے اسکو حکمون کو بجالاویں گے۔ لہٰذا کون کو دیکھو کیسے بڑے بڑے
سمندرون میں جہاز رانی کرتے اور ایمان داری سے سخت کام کرتے ہیں

کیونکہ اونکو یقین ہوتا ہے کہ کپتان تنخواہ دیگا۔ اسپطرح اگر ہم خدا کی بندگی کرنا اور اس سے خوش رکھنا چاہیں تو اس پر ایمان ضرور رکھنا چاہیئے۔

۲۔ ایمان سے نیکی کی توفیق ہوتی ہے۔ رسولوں کو خیال کر دو کہ باوجود بیکہ نفرت کرتے تھے اور ڈھیل مارتے اور قید کرتے بلکہ مار بھی ڈالتا مگر دینا خیل کی سنادی جا بجا کرتے پھرتے تھے کیونکہ وہ خدا کو مانستے اور اس کے کلام پر ایمان رکھتے تھے اور جانتے تھے کہ جو کوئی تو بہ کر گیا اس سچ پر ایمان لاوے گا ضرور نجات پاوے گا اور جو ایسا نہ کرے گا وہ ہمیشہ کے واسطے کو یا جاوے گا یہ ایمان ہی تھا کہ انہوں نے نہایت کلیفین گوارا کین اور اب اوسے ایمان کا باعث ہے کہ نیک لوگ کافرون میں رہ کر سنادی کرتے اور انہیں کے درمیان مرجاتے ہیں۔ خدا ہی پر ایمان لانے سے یہ بات ہو کہ نیک لوگ سنادی کرتے ہیں اور اب بھی کتابین شائع کرتے ہیں اور یاد یوں کی متجرب مقرر کرتے اور طرح طرح کی کوششیں کرتے ہیں اور تکلیف اٹھاتے ہیں اسلئے کہ تمام لوگ جان کمین ہوں بیل کو جانین اور مانین اور اس کے احکام کو بجا لاویں۔ اور یہ ایمان ہے کہ جسکی وجہ سے نماز گزار مان کے دل میں ترغیب پیدا ہوتی ہے کہ اپنے تھے بچہ کے بستر پر کاتی ہے اور قبل سوئے کے اوس سے دعا کراتی ہے۔ یہ ایمان ہی کی وجہ ہے کہ مان کے

دل کو حالانکہ اس کے سچی نے یار دیا اور ہوتے ہیں اور کوئی اور کھاسہارا دینے والا
 نہیں ہوتا ہے تسکین ہوتی ہے۔ ایک مرتبہ مجھے بھی ایک مان سے جسکا ایمان
 سیخ پر ہوتا مرتے وقت ملنے کا اتفاق ہوا۔ مینے دیکھا کہ اس نے اپنا سب لڑکے
 لڑکیوں کو بلوایا اور ہر ایک کے سر پر ہاتھ رکھ رکھ کے نصیحت کی اور برکت
 دی اور پھر سب کو رخصت کر کے حالت وجد میں بیاختہ یہ اشعار اسکی زبان پر جاری ہوئے
 خوشی سے خوش میں جاؤں گا روحوں کے دیس میں آرام پاؤں گا
 اب گاتا ہوں تاکہ رہوں شادمان خوشی سے چل رہی میری جان
 جلدی مسافرت ہوئے تمام ہووے طیار میرے لئے مقام
 کہی مسافر میں ننون گا خوشی سے دیس میں آرام پاؤں گا
 پیشتر غزنیہ گئے ہیں یار میں اونکے دیکھنے کو ہوں امیدوار
 مجھ سے دے کہتے ہیں ابھی خوش ہو خوشی سے جلدی چل اپنے دیس کو
 برلہ دے ابھی بجاتے الحان اب خوش آوازی سے ترے آسمان
 خوشی سے کرتے خدا کے سپاس خوشی سے جلدی لے اپنی میراث
 اپنے ہتھیار سے اسے مجھے مار محکو محب نہیں ہے تیرے دار
 ابد کی صبح جلد ہوگی موجود سوت کی مختاری تب ہوگی مردود
 میں اس کے فتویٰ سے ہوگا مخلوط خوشی سے خوشی سے دیس میں محفوظ

ہنٹے بھی ٹوڑا ہے قہر کا بند مین ابھی جانے کو ہون رضا مند
 ۳۔ ایمان سے تسکین اور وقت مصیبت کے طبیعت کو استقلال دیتا
 ہے اکثر اوقات ایسا ہوتا ہے کہ انسانی دوست ہماری مدد نہیں کر سکتے ہیں
 فقط خدا ہی کی مدد ہوتی ہے۔ نوح کی یہی صورت تھی۔ جب اوسکی کشتی
 بڑے طوفان کے پانی پر تیرتی تھی کوئی اوسکی مدد کرنے والا نہ تھا خدا ہی
 نے پانی سمیٹ کر زمین کی صورت دکھلائی۔ یہی حال دانیال نبی کا ہوا
 جب اوسکو مست شیر وں کے سامنے ڈالا تو سوائے خدا کے اور کوئی انکو
 مٹھ نہیں بند کر سکا۔ یہی حال ہر عیسائی کا مرتے وقت ہوتا ہے خواہ اپنے
 گھر دوستوں کے درمیان ہو یا اجنبیوں میں ہو یا تنہائی میں بلکہ اوسکے پاس
 کوئی نہ ہو۔ غور کرو کہ ایک ذرا سی لڑکی پر نہایت خوفناک حالت میں ایمان
 کا کیا اثر ہوتا ہے۔ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ نیو کاسٹل کے کوئلے کے ایک کان
 میں یکایک پانی پہوٹ نکلا جسکے ریلے سڑھ ۳۷ مرد اور اہم لڑکے اپنی جگہ سے
 بہت دور جا پڑے جہاں سے تا وقتیکہ سب پانی نہ کھینچ لیا جاتا کوئی بسیل
 نکلنے کی نہ تھی۔ ہر چند طرح طرح کی تدبیریں کی گئیں مگر کوئی پیش نہ گئی۔ سب کے
 سب بھوک سے یا دم گھٹنے سے مر گئے۔ غرض جب اونکی لاشیں مچلین تو
 ۷ لاکھوں کی لاشیں باقیوں سے علیحدہ پائین۔ جنہیں ایک لڑکا نہایت

باتنذیب اور دیندار تھا جو ہر روز جب محنت سے فراغت ہو کر آتا تھا تو اپنی اکیلی مان کو کتب مقدسہ کی باتین پڑھ پڑھ کر سنا تا تھا جس سے اوس مان کو اکیلے میں تسکین ہوتی تھی۔ بعد تجنیر و تکفین اوس لڑکے کی ایک مہربان دوست بکیس مان سے ملنے آیا تو اوسنے اپنی لڑکے کی یادگار ایک بیل جو کثرت استعمال سے نیلے ہو گئی تھی دکھلائی اتفاقاً اوس شخص کی نگاہ متبرک صندوقچہ پر جو کان کو دینے والے کے ساتھ ہمیشہ رہا کرتا ہے اور جو اوس لڑکے کی نقش کے ساتھ آیا تھا جا پڑی تو اوسنے چند محبت انگیز اور پرہیزگاری کے کلمات لکھے دیکھے۔ اوس تارک غارین لڑکے نے ایک نوکدار لوہے کا ٹکڑا پایا اوس سے اپنی مان کو یہ عبارت کندہ کی۔ کہ اے غرنیر مان غم کھینچو کیونکہ وقت فرصت کے ہم خدا کے گیت گاتے اور اوسکی تعریف کرتے تھے اے مان مجھ سے بھی زیادہ خدا کی اطاعت کھینچو اے یوسف خدا کی اور مان کی نظر میں مقبول لڑکا ہو جو۔ اسکا نام ایمان ہے سچان اللہ اس مان نے مرتے وقت اوس لڑکے کو کیسی تسکین دی۔ اور بکیس مان کو جب اپنی غرنیر لڑکے کو لیے رونی تھی کیسی تسلی بخشی۔ اے غرنیر لڑکو خدا کرے کہ تمہارا ایمان بھی ایسا ہی کامل ہو آمین *

پانچوان سبق

کون ہمارے خیر و داری کر گیا

جنگلی سوسنوں کو دیکھو کہ وہ کس طرح سے بڑھتے ہیں وہ نہ محنت کرتے نہ کاتتے ہیں پر میں تمہیں کہتا ہوں کہ سلیمان بھی اپنی ساری شان و شوکت میں اونچین سے ایک کی مانند پسے نہ تھا متی ۶ باب ۲۸-۲۹ آیت *

ہمارے اپنی جا بجا جہان کمین لوگ سننا چاہتے تھے منادی کیا کرتا تھا کہی زمین پر بیٹھ کر اور کہی کشتی میں سوار ہو کر اور کہی بڑی ہیکل میں کھڑے ہو کر منادی کرتا تھا اور سکا بیان ایسا صاف اور آسان ہوتا تھا کہ بچوں سمجھ میں آتا تھا۔ بعض اوقات لڑکے کو کیون کو نصیحت کرتا تھا۔ اگر وہ ان لڑکوں سے جو میرے سامنے ہیں اس وقت بات چیت کرتا تو میں جانتا ہوں کہ ان میں ایک لڑکا بھی ایسا نہیں ہے کہ نہ سمجھتا۔ لیکن یہ ممکن ہے کہ اگر کسی کو دہین آوے تو چاہیے خود بھی کو نہ مانے۔ اب دیکھو فرض کرو کہ کوئی کاہل لڑکا اس

آیت کو جو عنوان سبق میں لکھی ہے پڑھ کر کہنے لگے کہ سچ کی تعلیم یہ ہے کہ خدا تعالیٰ
سوسن کے درختوں کی باوجودیکہ وہ کچھ کام نہیں کرتے ہیں خبر داری کرتا ہوں
اسلئے ہم کو بھی کچھ کام کرنا ضرور نہیں خدا ہماری ہی خبر داری بغیر کام کئے کر گیا
تو یہ ایسا ہوگا کہ گویا میل شریف گناہ پر آمادہ کرتی ہو حالانکہ میل کا ہرگز یہ
منشا نہیں ہے۔

فرض کرو تمہاری ملاقات کسی آدمی سے ہو جو ایسا امیر ہو کہ اوسکے
سیان کے درخت رنگ برنگ کے ریشم سے منڈھے ہوں اور روزمرہ کے
استعمال کی چیزیں بھی چاندی سونے کی اور عجیب و غریب صنعت کی
ہوں۔ تو تم اوسکو امیر نہ جانو گے۔ اور اگر تمہیں معلوم ہو کہ وہ شخص نکذات
اور بات کا سچا ہو اور وہ کہے کہ میں تمہارا دوست ہوں اور ہمیشہ حق
دوستی کا بنا ہونگا یعنی ہمیشہ تمہاری خبر گیری کروں گا۔ پھر کیا تمہیں بھیہ
اندیشہ ہوگا کہ وہ ایسا نہ کرے گا۔ خدا سب امیر و نجا امیر ہے۔ وہ ایسا
امیر ہے کہ ایک ذرا سے سوسن کے پھول کو وہ پوشش دیتا ہے کہ سلیمان
کو باوجود بڑی شان و شوکت کے کبھی ایسی پوشاک نہیں نصیب ہوئی تھی
ایک پلاؤ طائوس ہی کو دیکھو کہ اوسکی دم پر وہ خوبصورتی ہے کہ کبھی کسی
امیر سے امیر بادشاہ سے یہ کارائش نہیں ظاہر ہوئی۔ خیر طائوس تو طائوس

ہی ہے ایک نے حقیقت بتلی جسکی چند لمحوں کی زندگی ہوتی ہے وہ خوبصورت پوشش رکھتی ہے کہ کسی مغرور سے مغرور اور امیر سے امیر آدمی کو عمر میں نہ نصیب ہوئی ہوگی۔ خداے تعالیٰ نے کہ اوسیکی ذات پاک غنی ہے اس غریب کیلئے کو یہ زینت بخشی ہے۔ پس اگر وہ پرندوں اور کیڑوں مکوڑوں کی خبر لے سکتا ہو اور آدمی سے زیادہ خوبصورت اور نہیں بنایا ہے تو کیا انسان کی نگہبانی نہ کر گیا بشرطیکہ وہ اوسکی اطاعت کرے۔

فرض کرو تمہارا باپ ایسا امیر ہو کہ بیشمار سونا چاندی اوسکے بیان ہو۔ اور اگر تم اچھے لڑکے ہو تو کیا تم جانتے ہو کہ وہ تمہاری خبر گیری سے انکار کرے گا۔ نہیں۔ پس خدا جسکے خزانہ غیب میں کسچی چکی کمی نہیں ہے جسکے بیان سونا چاندی آتا ہے کہ آدمیوں کو کبھی نصیب بھی نہیں ہوا (شاید اسکو خزانہ میں ہزاروں پہاڑ سونے چاندی کے ہوں) کیا تمہاری خبر گیری نہیں کر سکتا ہے۔ فرض کرو تمہارے باپ کے اسقدر مل گھوڑے اور مولشی ہوں کہ تم دن بہرین یا ایک ہفتہ بہرین شمار نہ کر سکو تو کیا اوسکو اتنی استطاعت نہوگی کہ اپنے ایک بچہ کی پرورش کرے اور جو چیز اسے ضروری ہو دے بیشک دے گا۔ لیکن خداے تعالیٰ کی مولشی دس ہزار پہاڑوں پر ہین ہر چوپایہ جنگل کا اور سب جانور ان ہوائی آدمی

ہیں۔ پھر کیا وہ ان تمام مویشیوں سے تمہارے کھانے اور پہرنے کو اور ان تمام مزدوروں کے پروں سے تمہارے بچھانے کو نہیں دلیکتا ہے بیشک وہ نسب کچھ دلیکتا ہے۔ فرض کرو تمہارا باپ ایسا امیر ہو کہ اس کے سیانہ دنل ہزار آدمی ہر روز کام کرتے ہوں اور سب دل لگا کر خوشی سے اس کا کام کرتے ہوں۔ اس صورت میں کیا تمہیں یہ اندیشہ ہوگا کہ وہ تمہاری خبر نہ لے لیا یا تمہارے ساتھ بھلائی نہ کریگا۔ لیکن خدا کے کام والے اسکی بہ نسبت بدرجہ ہا زیادہ ہیں۔ جتنے اچھے لوگ دنیا میں اور فرشتے آسمان میں ہیں سب کے واسطے اسنے کام دیا ہے اور سب کو ان کو کام کی اجرت دیتا ہے۔ اگر تمہیں کسی چیز کی ضرورت ہو تو وہ ہزاروں بلکہ لاکھوں نوکر تمہاری مدد کیواسطے بھیج سکتا ہے۔

ایک چھوٹی لڑکی نے اپنی ماں سے کہا اگر تو اجازت دے تو چھوٹی بہن کو لیکر باہر ہری گمانس پر ٹھیکے جاؤں۔ لڑکی نے اونہیں دنوں میں دوڑنا سکھایا تھا۔ انہی طاقت اور سوقت تک اس کے پاؤں میں نہ آئی تھی کہ کوئی چیز اتنا رواہ میں حائل ہوتی تو اسکو بھلانگ جاتی۔ غرض ماں نے لڑکی کو اجازت دی کہ اچھا بہن کو بٹریک گراؤ نہیں لیجاوے۔ میں جو ادھر ہو کر نکلا تو اونہیں بڑھی خوشی سے کھیت میں

کھیلنے پایا۔ مین بولا جارج تم بہت خوش معلوم ہوتے ہو کیا تمہاری بہن بچہ دوسنے
جواب دیا جی صاحب۔ مینے پوچھا یہ اکیلی چل سکتی ہے۔ وہ بولا ہاں صاحب تمنا
زمین پر چل سکتی ہے۔ مینے کہا یہ پتھر جو ہمارے اور گھر کے ج مین پڑے ہین
انپر سے کیونکر راہ ملے گی۔ کہا صاحب میری ماں نے مجھ سے کہا یا تھا کہ گرنے
نہ پاوے سو مین نے جان کمین کوئی پتھر آیا اسکو بانہون مین اوٹھا لیا اسطرح
اوسکے ننھے ننھے پاؤں مین مطلق ضرب نہ آئی۔ مینے کہا بیشک ٹھیک کہتے ہو
جارج مگر تمہیں ایک بات بتانا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ تم اس آیت کا
مطلب جانتی ہو کہ خدا اپنے فرشتوں کو تیرے لیے متعین کرے گا تاہو کہ
تو کسی وقت ٹھوکر کھاوے خدا نے اپنے فرشتوں کو متعین کیا کہ نیک لوگوں
کی بروقت پیش آنے مشکلات کے رہنمائی کریں جیسا کہ تم نے اپنی بہن کو پتھروں
پر سے اوٹھا لیا اور رہنمائی کی۔ اب تم اسے سمجھتے ہو۔ جی صاحب مین خوب
سمجھتا ہوں جب تک جیتا ہوں اسے نہیں بھولونگا۔ کیا ایک لڑکا دوسری
لڑکی کی خبر گیری کر سکتا ہے اور خدا اون لوگوں کی جو اوپر بھر دوسرے رکھتے
ہین نگہبانی نہیں کر سکتا۔ بیشک وہ قادر ہے۔ اور بیان تمہارے درمیان
آج ایک لڑکا بھی ایسا نہیں جسکی حفاظت کیواسطے خدا اپنے پاک فرشتے
کو متعین کرے۔ تم نے کبھی سوسن کے پٹروں کو موسم گرما مین باغ مین کھڑی دیکھا ہے

خدا اوسپر صاف دھوپ بھیجتا ہے اور پٹر اوسکی گرم کرنوں سے کملے ہوئے
ہیں۔ خدا اون پر اوس ڈالتا ہے جسے وہ پٹر نسل مٹی دودھ کے پلے پر
ہیں ابرگھر آتا ہے۔ طوفان زور و شور سے اٹھتے ہیں مینہ برستے ہیں۔ ہوائیں
چلتی ہیں۔ دیکھو سوسن کی کلیاں بند ہو جاتی ہیں۔ پتے مڑ جاتا ہے ہیں
وہ بیچارہ کیسی عاجزی سے سر ڈال دیتا ہے۔ ہوائوں کے جھوکوں سے جھک
جھک جاتا ہے اور جب تک آندھی چلتی ہے سر نہیں اٹھاتا۔ خدا اوس پٹر کو
سیکھلاتا ہے کہ جب تک آندھی موقوف نہ ہو سر نہ اٹھاوے۔ ایسا کرنے
سے وہ نقصان سے محفوظ رہتا ہے۔ جب آندھی موقوف ہوتی ہے تو پھر
کھل جاتا ہے۔ خدا کی یہی تعلیم نیک لوگوں کو ہے۔ اسی طرح عیسا کی برکت
سے خوش ہوتا ہے۔ اور جب تکلیف و رنج اوسپر آتا ہے تو فروتنی سے
جھک جاتا ہے اور صبر کرتا ہے جب تک کہ خدا اوسے یاد فرماتا اور اوسکی
مصیبتوں کو نال دنیا ہمتی دیکھتا ہے کہ جب کھر پڑتا ہے تو سوسن کا خوبصورت
پٹر سوکھ کر جاتا رہتا ہے۔ جن ڈالیدیوں پر گرمیوں بہر بھول لہلاتے تھے
سب دور ہوتے ہیں یہ بھی نہیں معلوم ہوتا کہ کس جگہ پڑتے۔ لیکن خدا
کی رحمت اوس پٹر پر دیکھیے کہ جب شدت سرما رفع ہوتی ہے اور موسم بہار
کی دھوپ پڑتی ہے تو پھر جڑیں پھوٹ نکلتی اور پھر وہی خوبصورتی اور بہار

ہو جاتی ہے۔ خدا ایسی کمزور خوبصورت بٹیر کے خبر لیتا ہے اور ہمیشہ قائم رکھے گا۔ اسی طرح تنے اوس چھوٹی لڑکی کو جو پھول کی مانند باغ میں کھڑا تھا اور بیمار ہو کر مر گیا۔ چھوٹی سی قبر میں رکھا ہے۔ لیکن خدا اوسکی خبر لیگا۔ مدت دراز کا جاڑا جاتا رہے گا اور گو اوس عزیز لڑکی کی یاد اوس دنیا میں کسی کو نہ ہے مگر خدا اوسے کبھی ننیں بھولے گا ایک دن ایسا آتا ہے کہ خدا آسمان سے اترے گا اور اپنے فرشتوں کو اوسکی قبر پر بھیجے گا کہ اوسکو مدتوں کی نیند سے بیدار کرے وہ آواز دیتی ہی بڑے دن کی صبح کو صاف و پاک نکل کھڑا ہوگا۔ کیا تم بچہ ہو کہ یہ کیونکر ہوگا۔ میں تم سے ایک سوال پوچھا چاہتا ہوں۔ تنے کبھی پانی کو سخت ٹھنڈی موٹی پالی سے جاڑون بہر پوشیدہ دیکھتا ہے۔ ہر موسم بہا آتا ہے اور ہر وقت پگھلتا ہے اور سوسن کے بیج جو عرصہ سے تالاب کی سطح پر کچھڑ میں پڑے رہتے ہیں پھوٹ نکلتے ہیں اور شفاف پانی کے اوپر پھول کھلتے ہیں اور معلوم ایسا ہوتا ہے کہ گویا آسمان کی طرف دیکھ کر منکراتی ہے۔ یہ کیونکر ہوتا ہے۔ یہ خدا کی نگہبانی اور قدرت سے جو اپنے تمام کاموں پر اور پھول کے بیج اور ہر لڑکی وغیرہ فانی پر نظر رکھتا ہے۔ روح کی خبر لیتا ہے در حالیکہ اتنے بہت سے لوگ حالانکہ خدا کی بابت خوب جانتر حسین سا لہا سال اوسکی اطاعت اور محبت سے غافل رہتے ہیں بلکہ اوسکا

نام تک نہیں لیتی ہیں سوسن اوسوقت زبان حال سے یہ کہتی ہے کہ میں جانتی ہوں کہ میرا خالق خدا حاضر و ناظر ہے۔ جب نسیم سحری میں ہو کر اوسکا گذر بچھیر سے ہوتا ہے تو میں فروتنی سے تسلیم ہلاتی ہوں اور جب آندہ ہی اور طوفان پر سوار ہو کر مجھ پر نازل ہوتا ہے تو اوسکے خوف سے تھرتھراتی ہوں اور جب پردہ شب مجھ پر ڈالتا ہے تو آرام سے سو رہتی ہوں اور جب چشم صبح کو اوکرتا ہے تو بیدار ہو کر آفتاب کی تازہ شعاعیں نوش جان کرتی ہوں اور جب موسم سرما میں کتر کو گراتا ہے تو میرا ضعیف نازک بدن ہلاکت سے خاک میں ملجاتا ہے مگر اوسوقت میں ہی جانتی ہوں کہ جب وقت اوگیا تو وہ تعالےٰ شانہ دوبارہ جان ڈال کر آبِ کرم سے کام جان کو حلاوت بخشے گا اور وہی حسن بہار پر عطا فرماوے گا۔ چند سال کا عرصہ ہزار کا ایک لڑکی کے مان باپ فوت ہو گئے اور وہ تنہا سمندر کے ایک دور جزیرہ میں رہ گیا۔ اوس جزیرہ کے باشندے سب کافر شریر تھے۔ اوسکے مان باپ ایک سخت بیرحمی کی لڑائی میں مارے گئے تھے۔ اب دیکھو خدا انہی مخلوق کی کیسی خبر رکھتا ہے خود اوس لڑکی کا بیان اس بارہ میں یہاں درج کرتا ہوں۔ مان باپ کی موت کے وقت میں اونکے پاس تھا۔ جب دونوں برچھے سے مارے گئے اور اونکے ساتھ ہی سیر اچھوٹا بھالی بھی جسکی عمر

دو تین مہینے سے زیادہ شوگی مر گیا تو مین اوس ویران جزیرہ مین لاوارث
 رہ گیا۔ نہ کوئی باب ستانہ مان تھی مین تھا اور بچا رگی تھی۔ جب مین اوڑ
 لوگوں کے ساتھ کھیلتا اور کھیل تمام ہو چکتا تو سب اپنے اپنے گھرانہ
 پاس چلے جاتے تھے لیکن مجھ کو گریہ و زاری سے کام ہوتا تھا کیونکہ میری
 نہ کوئی گھر ستانہ مان باب۔ قصائے کار کسی غیر ملک مین لوگ مجھے لے آئے
 لیکن مجھے اوس وقت مین بھی سوائے باب اور رونے پٹنے کی اور کچھ
 وہاں نہ تھا جب مین اپنے چچا کے پاس تھا تو مجھے کچھ عرصہ تک یہ خیال ہوا
 کہ اس ملک کو چھوڑ کر کہین اور چلا جاؤں۔ مین اپنے دلمین سوچتا تھا
 کہ اگر بیان سے رہائی پا کر کہین اور پہنچ جاؤں تو غالب ہے کہ زمانہ پاپ
 کے بھی دکھ تو کہین ہو جاوے گی۔ یہ یکس لڑکا جب اس طرح کافروں کے
 ملک مین بن مان باب کار گیا۔ خدا اوسکا نگہبان تھا۔ وہ اپنا وطن چھوڑ کر
 امریکا پہنچا۔ وہاں کے لوگوں نے اوسکے حال پر ہر طرح سے عنایت
 اور خبر گیری کی۔ لکھنا پڑھنا سکھایا اور بڑی کوشش سے خدا کی اور یسوع مسیح
 کی بابت تعلیم کی۔ وہ شخص سچا عیسائی اور غریب جوان ہوا۔ وہ چاہتا تھا
 کہ اپنے ملک مین جا کر لوگوں کو خدا اور یسوع مسیح کی خبر دی مگر افسوس
 عمر نے دفنائی اوسکا نام ہنری البو کیا وہ اسی امید مین ہوا کہ ہمیشہ

کی زندگی پاؤں کا۔ لیکن اوسکی زندگی حبث نہوئی۔ اوسکے جینے اور مرنے سرنیک
لوگوں نے اوسکے غریب ہونے پر ایسا رحم کھایا کہ بہت سے اچھے پادری اُن
خزیر دن کو گئے۔ گرجے بنائے کتا بن چھا پین مدرسہ مقرر کیے بیبل شستہ کی اور
ہزاروں آدمیوں کو اوسکا پڑھنا اور خدا کا جانا سکھایا۔ بت پرستی موقوف
ہو گئی اور اب وہ عیسائی ہوتے جاتے ہیں۔ دیکھئے۔ خدا نے کیسی خبر
لی اور عنایت کی کہ اوس لڑکے کو امریکا بھونچا پایا اور اوسکی وجہ بہت سزا
پادری اوسکے وطن کو گئے اور انجیل کی خوشخبری لائے۔ اب وہاں کے
لوگ بہت کو جانتے ہیں اور ہزاروں آدمی کلام الہی پڑھنا سیکھ گئے اور ہم
یقین جانتے ہیں کہ بہت لوگ انمیں سے عیسائی ہیں اور نہری کو پیچھے
خدا کے سامنے بھشت میں ہونگے۔ جب تک وہ لوگ کافر تھے۔ اپنے
چھوٹے چھوٹے بچوں کو مار ڈالتے تھے اور بھتوں کو فرج کر کے اپنی دیوتاؤں کو
چڑھاتے تھے۔ ایک بیچارے عیسائی عورت جو پھلے کافر تھی ایک روز عجتا
کے سامنے جو اوس زمانہ میں بہت تھوڑی تھی زار زار روتی تھی۔ کسی
خادم الدین نے اس گریہ و زاری کا اوس سے سبب پوچھا بولی کہ پہلے
سے میں اس مبارک خدا کی بابت نہیں جانتی تھی۔ میرے چچہ عزیز
لڑکے تھے جنکو میں نے اپنے ہاتھوں سے مار ڈالا افسوس اگر پہلے سے

خدا کو جانتے تو کاہیکو قتل کرتی۔ سب جیتے ہوئے۔ اب یہ رسم قبیح قتل اطفال کی مشروک ہو گئی اور لوگ وہاں کے بہتر حال میں ہیں شاید اون لڑکوں میں جو اس وقت میری گفتگو سن رہے ہیں بعضے یتیم ہی ہوں جنکے زمان ہوں باپ ہو میں اس حال سے خوب واقف ہوں کہ لڑکپن میں بن مان باپ کا۔ ہجنا کیسا ہوتا ہے۔ لیکن یاد رکھو کہ خدا تمہاری خبر گیری کرے گا۔ خدا سوسنوں اور شیر کے بچوں کی جبکہ دے گرتے ہیں خبر لیتا ہے تو پھر کیا ایک لڑکے کی جو بن مان باپ کا چاچا دے محافظت نہ کرے گا۔ یقیناً خدا اسکی اعانت کرے گا۔

اے لڑکے یاد رکھو کہ یاس اور آزمائش سے ضرور تمہارا سامنا ہوگا۔ بلکہ ہر روز ایسی صورتیں پیش آتی ہیں۔ بیماری اور رنج و غم اور تکلیفیں ضرور تمہیں پیش آویگی اسلیئے تمہیں خواہش ایسے دوست کی ہوتی ہو جو دوستی میں ثابت قدم رہے۔ تمہیں مرنا اور قبر میں جانا ہے اس واسطے تم چاہتے ہو کہ خدا دونوں جہان میں تمہاری محافظت کرے۔ بیشک خدا تمہارے ساتھ بھلائی کرے گا اور (۱) اول تمہیں خدا کے تقائے سے درخواست کرنا چاہیئے کہ وہ تمہارا باپ اور دوست ہوئے اور جانو کہ جب تک ہر روز اسکی برکتیں تمہارے شامل حال نہ رہیں تم ثابت قدم

نہیں رہ سکتے تھاری آنکھیں ابیدہ رہیں گی اور جسم کا موت سے سانس
ہوگا۔ ہمارے خداوند اور بچے یسوع مسیح کے وسیلے سے خدا سے ہر طرح کی
برکت مانگو۔

(۲) صدق دل سے اوسکے سامنے اقرار کرو کہ اوسکی اطاعت کرو گے
اور مرضی پر چلو گے۔ فرض کرو تمہارے ماں باپ نہ رہتے اور کوئی بڑا
بزرگ نیک دولت مند آدمی تمہیں اپنی حفاظت میں لیتا اور اپنا بیٹا بنا تا
اور ہر طرح سے تمہاری خبر گیری کا ضامن ہوتا مگر یہ شرط ٹھہراتا کہ تم اوسکی
مرضی پر چلو گے تو کیا تم اس شرط کے قبول کرنے میں ہچکار کرتے۔ کیا فوراً
نہ کہتے کہ ہاں یہ شرط مجھے بدل دجانا منظور ہے۔ ایسے ہی خدا سے بھی تمہیں
اقرار کرنا چاہیئے۔

(۳) جب تم اس دنیا میں عمدہ باپ چاہتے ہو تو خدا سے محبت رکھو۔
اوسکے بیٹے کو پیار کرو کیونکہ باپ کی طاہری صورت وہی ہے اوسکی کلام
اور اوسکے لوگوں کے حکم احکام اور فرقتی کو غریب جانو اپنا دل اوسے
دو تو وہ تمہارا دوست ہمیشہ رہے گا۔

♦ آمین ♦

چھٹا سبق

یسوع مسیح نے موت کا نذرہ چکھا

یسوع۔ تاکہ وہ خدا کے فضل سے سب آدمیوں کے لیے موت کا نذرہ چکے۔ عبرانیوں کا ۲ باب ۹۔ آیت -

اگر میں زبان مجازی کا ذکر کر دوں تو تم لوگوں کو سمجھو گے۔ بعض تو بیشک سمجھیں گے۔ مگر اس خیال سے کہ شاید سب نہ سمجھ سکیں۔ اول یہ بتلاؤ چکا کہ اس سے پہلے مطلب کیا ہے۔ اگر کسی اچھے صاف روز صبح کے وقت ایک لڑکے کے ساتھ لیکر سیر کرنے جاؤں اور سورج چمکتا ہو اور درختوں پر ہری ہری کلیان ہوں۔ زمین پر سبز گھاس گھڑی ہو۔ پرندے چھپے کر رہے ہوں اور سو قوت میں ٹھہر جاؤں اور ساتھی سے کہوں کیا بہار ہے کھیت ہنس رہی ہیں تو اس سے میرا مطلب یہ نہ ہوگا کہ کھیت کی آنکھیں اور منہ اور چہرہ ہنسے اور وہ لڑاتا رہے جیسے ہم آدمیوں کا حال ہے بلکہ اس کے باڑی بخاور کھینکے اس طرح پیل میں لگتا ہے کہ ہنسنے والے خدا کو دیکھا اور بڑا ہے تو اس سے



یہ مطلب ہے کہ اوسکا پانی لوٹ پوٹ ہو گیا جیسے آدمی حالت خوف میں کہلاتا
 اور بھاگتا ہے۔ پس یہ محاورہ مجازی ہوا سمندر کا ڈرنا اوسکا لوٹ پوٹ ہونا
 ہوا اور رکھیت کے ہنستے معلوم ہونے سے یہ مراد ہے کہ وہ بہار پر ہے جیسے
 آدمی کا حال اُسکا اتنے وقت ہوتا ہے۔ اب دیکھو اس اچھے مضمون کی
 آیت کو تم سمجھ سکتے ہو۔ جس زمانہ میں بیل لگی گئی تھی اوس زمانہ میں
 اگر کوئی شریعت کے احکام کو توڑتا تو اوسکو طرح طرح کی سزا موت دی جاتی
 تھی بعض کو سنگسار کرتے تھے۔ بعض کو غرق کر دیتے تھے۔ لیکن عام
 طریقہ مارنے کا یہ تھا کہ جام زہر ملا بل دیتے تھے جس سے تھوڑی دیر میں
 آدمی مر جاتا تھا۔ اسی طرح سقراط کو جو کفار کے درمیان بڑا نامی شخص گذرا
 ہے لوگوں نے زہر دیکر مارا جب زہر کا پیالہ سقراط کو دیا۔ وہ بڑھکے اور سنے
 پوچھا کہ کیا کرؤں۔ نوکر نے کہا کچھ نہ کیجئے سوائے اس کے کہ اُسکو پکرا دھو دھو
 ٹہلیئے یہاں تک کہ آپ کے پاؤں بہاری پڑ جائیگی اوسوقت آپ چار پانی
 پر جا کر لیٹ رہیں فرض اوسنے بڑے استقلال سے پیالہ ہاتھ میں لیا اور
 چہرہ کا رنگ ذری نہ بدلا سارا نہر کا پیالہ عجب استقلال سے پی گیا۔ اسی طرح
 اس آیت میں اون آدمیوں کا ذکر ہے جو سب سزا موت دی ہوئی تھی
 یہ مضمون ایسا ہی کہ گویا سب قید میں تھے اُنکو حکم ہوا کہ ہر آدمی زہر کا پیالہ

پہنچے۔ ایسے سمجھو کہ گویا قید خانہ کا دروازہ کھول کر قیدیوں کو برابر برابر بٹایا
 اور ہر ایک کے ہاتھ میں زہر کا پیالہ پہنچے کہ دیا اور سیوقِ مسیح آیا اور اون
 بیچارہ قیدیوں پر رحم کہا کہ ہر ایک کے ہاتھ سے زہر کا پیالہ لیکر آپ سب
 پی گیا۔ یہ مسیح کا۔ ذائقہ موت ہر آدمی کی خاطر۔ چکنا ہوا۔ یہ کام مسیح نے
 گنہگاروں کی خاطر کیا۔ اب تم اس مجازی محاورہ کو خوب سمجھ گئے ہو
 اور اب جب کہی اس مضمون کی آیت پڑ ہو گے تو فوراً جانو گے کہ اس سر
 مراد یہ ہے کہ مسیح گنہگاروں کی خاطر مرے اور اون سب کو دوزخ سے بچایا
 تم دیکھو کہ لوگوں پر بعض اوقات غیر کی وجہ سے رحمت نازل ہوتی ہے
 اسکی مثال یہ ہے کہ سب بنی اسرائیل یا بانین خدا سے پھر گئے اور
 قریب تھا کہ خدا اون سب کو ہلاک کر دیتا لیکن موسیٰ نے جا کر خدا سے
 اور انکے حق میں دعا کی۔ خدا نے موسیٰ کی دعائیں سن لی ہیں اور اوسکے
 وسیلے سے سب گنہگار عبراہیم کو بچا دیا۔ جب یوسف مصر یون کی
 غلامی میں گیا۔ تو خدا نے اوسی ایک کی وجہ سے اوسکے آقا پر اور تمام
 مصر کے لوگوں کو برکت بخشی۔ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ مجرم جو
 مستوجبِ نرا ہے موت کے ہوتے ہیں پاک لوگوں کی بدولت بچ جاتے
 ہیں۔ اب میں اس مضمون کو خوب کھول کر بیان کرتا ہوں۔ فرض کرو

چلتے چلتے تم کسی ایسی جگہ پہنچو جہاں حکام بیٹھے ہوئے قیدیوں کی روک تھام
 لیتے ہوں۔ تم اندر جاؤ اور دیکھو کہ تمام آدمی جمع آئیں ایک جوان آدمی کی
 روک تھام ہوئی۔ اور سخت جرم اوپر ثابت ہوا اور کیلون کے بہت
 دلیلیں پیش کیں یہ کوئی پیش نہ گئی اور اس شخص کو حکم سنا کہ موت کا
 اور عدالت میں حکم سننے کو طلب ہوا۔ حاکم عدالت اٹھ بیٹھا وہ کاغذ
 جس میں حکم سنا ہے موت کا لکھا تھا لیکر کھڑا ہوا اور مجرم کی طرف مخاطب
 ہو کر کہنے لگا کہ اسے جوان آدمی عدالت۔ کہ نزدیک تم مجرم قرار پائے
 اب تمہارے پاس اگر کوئی ایسا ثبوت ہو جس سے حکم سنا ہے موت
 ہو جاوے تو پیش کرو۔ جوان آدمی ہاتھ باندھے مصیبت کے عالم
 میں کھڑا ہوا۔ سپاہی اسکے پاس کھڑے تھے تاکہ ایسا نہ ہو کہ بھاگ جاوے
 ایک ٹھٹھہ چٹکا کھڑا اور آنسو رخسار دن پر جاری تھے۔ پھر یہ بولا کہ
 میں نہایت شکر گزار ہوں۔ کہ آپ نے بڑی مہربانی سے میری روک تھام
 کی بیشک میں سنا ہی موت کے لائق ہوں اور کوئی دلیل اور ثبوت نہ
 میرے پاس نہیں جس سے جان بخشی ہو۔ لیکن یہاں سے بہت دور
 گوشہ ملک میں ایک بڑا اونچا پہاڑ ہے کہ آسمان سے باتیں کرتا ہے۔
 اس پہاڑ کی نشیب میں ایک میدان ہے جس میں ایک چشمہ جاری

ہے۔ لب چشمہ بھال کے عین نیچے ایک چھوٹا جوڑا بلوط کے پیڑ کے نیچے ہے۔
 وہاں میرا لڑکپن صرف ہوا۔ چشمہ وہاں کبھی نہیں سوکھتا تھا اور زمین ہمیشہ
 سبز رہتی تھی۔ میرا وہاں خوش اور خرم رہتا تھا اور اس چھوٹے زمین ایک
 بوڑھا نہایت سبب رسیدہ رہتا ہے جو ایک مرتبہ اپنے ملک کی خاطر
 لڑا تھا اور اپنا خون بہایا تھا۔ آپ کو یاد ہو گا کہ آپ اور وہ ساتھ ساتھ
 لڑے تھے اور ایک مرتبہ اپنی جان کھیل کر جان اپنے افسر کی بچائی تھی
 اب وہ بہت بوڑھا ہو گیا ہے بال سب سفید ہیں اور جب چلتا ہے
 تو لکڑی کے سہارے سے چلتا ہے۔ اس کے پاس ایک بوڑھی عورت
 بیٹھا کرتی ہے وہ میرے ماں باپ ہیں۔ ان کے پاؤں کے پاس میری
 دو بہنیں بیٹھتی ہیں۔ دونوں ہر روز رات کو ایک چھوٹی سی دریچہ میں
 چھوٹ تک دکھلائی دیتا ہے اس انتظار میں آکر بیٹھی رہتی ہیں کہ مجھ
 آتے دیکھیں۔ کیونکہ جب میں گھر کو چھوٹا تھا اور باپ نے سر پر تیر
 رکھنے دھامنگی اور مان نے رو کر برکت چاہی تھی اور بہنوں نے گلے
 میں ہانپیں ڈالی تھیں تو میں وعدہ کیا تھا کہ خدا نے چاہا ہر لوٹ کر
 آؤں گا اور سارے گھر کو تسلی اور تسنی اور مدد دوں گا۔ اب جو میری پہلی
 دینے کا حکم ہوا ہے تو یہ خبر میرے گھر بھی ضرور چھوٹی گی جسکے صدر سے

بوڑھے مان باب مر جاؤ گئے اور داغ قبر میں لیجاؤ گئے یتیم بہنوں کا کوئی
 پرسان حال بھی نہ رہے گا در بدر ماری پھریں گی اور کوئی اونکی خبر اس
 خیال سے اور بھی نہ لیگا کہ یہ وہ عورتیں ہیں جنکا بھائی بھانسی باکر مر اسکا
 ذلت اور رسوائی کے اور کچھ نہ ہوگا۔ ہائے افسوس اگر میں مر گیا تو میرا
 سارا گھر تباہ ہو جائے گا۔ براے خدا اس بوڑھے سپاہی کی خاطر سے
 جس نے ملک کی خاطر اپنا خون بہانے میں دریغ نہ کیا اس بڑھی مان کی خاطر
 جو عمر بھر آپ کی دعا گو رہے گی اور اون بہنوں کی حالت یکسی پر رحم
 فرما کر جو ہمیشہ سوتے اور آرام کرتے وقت آپ کو دعا دینا میری جان بخشی
 کیجئے میں نہیں کھ سکتا کہ میری خاطر سے بلکہ اون یکسوں کی حالت
 زار پر رحم فرما کر جبکو چھوڑ دیجئے۔ وہ رحم دل حاکم چونکہ اسکی بھی اولاد
 نہی یہ باتیں سنکر رو پیا اور کہنے لگا کہ اے جوان آدمی میرا اختیار نہیں
 کہ چھوڑ دوں میں تو جو کچھ تانوں کی روست حکم دینا چاہئے تھا دے چکا۔
 لیکن جس شخص کے اختیار میں چھوڑ دینا ہے اس سے میں تمہارے
 واسطے سعی کروں گا اور سارا قصہ لوگوں کا اسید ہے کہ اس بڑھے سپاہی
 یعنی تمہارے باپ پر رحم کھا کر وہ تمہاری جان بخشی کرے اب اس
 حاکم کا حال سنئے۔ اسنے ساری اسیسیت جوان آدمی کے لیے کی

اور باپ کی بیکسی کا حال بادشاہ سے جا کر کہا۔ بادشاہ کا دل یہ باتیں سن کر
 بھر آیا اور بڑی ہی کی خاطر سے چوڑ دیا۔ قریب اسطیور پر خدا ایتعالے
 آدمیوں کے گناہ یسوع مسیح کی خاطر سے ماف کر دیتا ہے۔ اسطرح
 بیشمار گنہگار مسیح پر بھروسہ رکھنے سے بچ گئے ہیں اور ہر قوم سے گروہ و
 گروہ آسمان میں پہنچے ہیں۔ لیکن یہ مثال جو نیے بیان کی جیسی چاہیے
 درست نہیں۔ درحقیقت مسیح کی محبت ہمارے بیان سے باہر ہے۔
 مسیح کے وسیلہ سے ہی نہیں ہوا کہ صرف گنہگار ہی بچ گئے ہوں بلکہ بڑی
 بات یہ ہے کہ وہ گنہگاروں کے لئے کفارہ ہوا۔ ہمارے عوض میں
 اوسنے تکلیفیں اٹھائیں اور ایسا کام کیا کہ جیسا وہ خود راستباز
 ہے ہم بھی ویسے ہی راستباز شمار کیئے جاویں۔ لیکن اگر مسیح تمام آدمیوں
 کی خاطر مڑا اور ہر شخص کے واسطے اوسنے موت کا فرہ چکنا ہے تو کیا شخص
 ضرور آسمان پر پہنچے گا۔ نہیں ہرگز نہیں۔ بڑے شہر میں باشندوں
 کی طرف سے بیماروں کے علاج معالجہ اور خبر گیری کے واسطے بڑی بڑی
 عالیشان مکان بنے ہوتے ہیں جبکہ خفاخانہ کتے ہیں جو چاہتا ہواں
 جاتا ہے۔ اگر کوئی بیمار نہ ہو تو اوسکو وہاں جانے کی کچھ ضرورت نہیں
 مگر خفاخانہ ہر شخص کے واسطے بنا ہوا اور اجازت عام ہے جو چاہے جاوے

اسی طرح مسیح سب آدمیوں کی نجات دینے کے واسطے موجود ہے لیکن جو کسی کو دہان جانے کی ضرورت نہ ہو یا جو کوئی کسی اور سے نجات دہنہ نہ تو بیشک وہ مسیح کے وسیلے سے نجات نہیں پاوے گا۔ فرض کرو میں اسیر آدمی ہوں۔ اور میں ایک بڑا مکان اندھون کے رہنے کے واسطے بنوایا اور تمام اخباروں میں مشتہر کر دیا کہ اب وہ مکان نیک تیار ہو گیا جس نامبیا لڑکے کو منظور ہوا کر رہے کھانا کپڑے لے گا اور تعلیم دیجا دیوگی اور آنکھوں کا علاج بھی ہوگا۔ مگر اوسکے ساتھ یہ شرط مقرر کروں کہ جو نامبیا آئیں خوشخبریہ اور نیک ہوں اور اس گھر کے رہنے کو واسطے جو قواعد مقرر ہیں اونکو جانیں۔ اس صورت میں وہ گھر اوس ملک کے سب اندھون کے لیے کھلا دے گا۔ لیکن کیا سب اندھے دہان آؤنگے نہیں۔ بعض کہیں گے کہ ہم کھانا کپڑا نہیں چاہتے۔ بعض کہیں گے کہ ہمیں تعلیم پانا منظور نہیں۔ بعض کہیں گے کہ ہمیں علاج کرانا منظور نہیں ہم اسی حالت نامبیا ئی میں خوش ہیں۔ غرض بہتیرے اندھے ایسے ہونگے کہ میرے مکان سے نفع نہ اٹھا دیں گے۔ بعینہ ایسا ہی حال آدمیوں کا مسیح کو ساتھ ہے۔ اگر سب اوسکے پاس جاویں تو نجات پا جاویں لیکن سب آدمی جانا پسند نہیں کرتے اس واسطے

بخر اُون لوگوں کے جو اوسکے پاس جاتے اور اوسکی فرمانبرداری کرتے ہیں
 اور کوئی نہ بچے گا۔ لیکن شاید تم پوچھو گے کہ خدا نے سب کے واسطے نجات
 کی راہ نکالی ہے لیکن سب اوسپر چلتے نہیں۔ کیا خداُ نبیاً توڑے کہ جو کسی
 ڈاکٹار ہے پر اوسپر بنا ناچھوٹی سی عمارت ہے۔ اسکا جواب یہ ہے کہ خدا
 نے ایک نجات دہندہ بھیجا ہے جو سب آدمیوں کو بچا سکتا ہے لیکن وہ
 بخر اُون لوگوں کے جو یسوع پر ایمان لاتے اور گناہ کو چھوڑتے اور اوسکی
 اطاعت اختیار کرتے ہیں اور کسی کو نہیں نجات دیا۔ تم اُن کو کون کو خوب
 سمجھ لینا چاہیے کہ بُہتیری برکتیں خداے تعالیٰ کی ایسی ہیں جسے لوگ
 اپنی خوشی سے محروم رہتے ہیں۔ خدا نے دھوپ سب کے واسطے
 بنائی ہے لیکن بعض ایسے شریر ہیں کہ چور بننا اور رات میں چوری کو
 جانا اور دِن میں سونا پسند کرتے ہیں حالانکہ سب کے واسطے روشنی
 اسقدر ہے کہ چاہے استعمال میں نہ لاوے۔ اسی طرح خدا نے پانی بھی زمین
 پر اسقدر پیدا کیا ہے کہ جو یا سیا ہو پئے لیکن بعض اوسکا پینا ہی نہیں چاہتے
 بلکہ شراب پیتے ہیں جو انکی ہلاکت کا باعث ہوتی ہے۔ حالانکہ پانی سب
 کے واسطے کافی ہے اگر کوئی اوسکو استعمال میں نہ لاوے تو یہ اوسیکا قصور
 ہے۔ کوئی بھی کہی کہتا ہے کہ خدا نے سب کا روزِ نہیں مقرر کیا۔

اور اسے پاک و مبارک نہیں ٹھرایا حالانکہ بہتیرے آدمی مطلق اوسدن کا خیال نہیں کرتے۔ نہیں کوئی نہیں کہتا ہے۔ ان سب صورتوں میں ہم سب جانتے ہیں کہ خدا نے اپنی رحمت سے سب برکتیں ہمارے واسطے موجود کی ہیں گو شریر نے وقوف آدمی اور انکی بقدری کرتے اور ان سے غافل رہتے ہیں۔ ایسا ہی یسوع مسیح کی نجات کا حال ہے۔ وہ سب کے واسطے ایسی ہی عام ہے جیسے پانی جو ابر سے برستا ہو۔ لیکن لوگوں کو اختیار ہے اگر انکی خوشی ہو تو مسیح کے پاس اوسکے واسطے جاوین۔ جب مسیح دنیا میں تھا تو جو کوئی بیمار اوسکے پاس آیا اوسنے اچھا کر دیا لیکن جو اوسکی پاس نہ گیا اوسکو اوسنے نہیں اچھا کیا۔ اب یہ سبق قریب تمامی کے ہو۔ صرف ایک بات ان غریزہ لڑکوں سے اور کہنا چاہتا ہوں۔ اور وہ بات ایسی ہے کہ اگر ہو سکا تو انشاء اللہ اس طور سے بیان کی جاوے گی کہ یہ لڑکے کہی نہ بھولیں گے۔ اور وہ بات یہ ہے کہ یسوع مسیح سے محبت نہ رکھنا اسلئے کہ اوسنے رحمت سے ہر آدمی کی خاطر فرہ موت کا چکنا سب بہت بیجا ہے۔ اب فرض کرو میں تم سے کہوں کہ اے لڑکوں میں نہیں ایک قبیحہ ایسا سناؤں تم اوسکو مسیح ہی تصور کرو۔ میں ایک دفعہ بڑے جہاز میں بیٹھا ہوا ملک امریکہ کو جاتا تھا۔ ناگاہ ایک روز صبح کے وقت جبکہ

مطلع صاف تھا ایک جہاز دور سے نظر آیا اور چنے دیکھا کہ وہ مسیحا ہمارے
 طرف کو آتا ہے لوگ بہت ڈرے اور بادبان ہلانا شروع کیے تاکہ وہ جہاز
 اور طرف کو چلا جاوے۔ مگر ہمارے ادھر ہی آیا۔ دیکھا تو اوسمین آدمی اور
 توپین اور بندوقین اور تلوٹین بہت کثرت سے تھیں ہمارا سارا
 مال واسباب پھین لیا اور زمین گرفتار کر کے اپنے ملک کو لینگے ہاتھوں میں
 ہٹکڑیاں اور پیرون مین پٹریاں ڈالیں اور کپڑے اوتار کر غلاموں کی بازار
 میں لیجا کر بیچ آئے جیسے کوئی سیل اور پلوہوں کو بیچتا ہے مین ایسی کبخت
 ظالم شہریر آدمی کے پالے پڑا جو بھوکوں مارتا ہر روز مارے میری پیٹھ
 تھولمان کر دیتا تھا۔ برسوں ہی حال میرا رہا۔ آخر کار اس ماجرے کی
 خبر وطن کو پہونچی۔ وہاں ایک ایسا بڑا دولت مند اور عمدہ آدمی رہتا تھا
 کہ اوسکے برابر ملک بھر میں کوئی نہ تھا جسکے ساتھ مین ہمیشہ بڑی طرح سے
 پیش کیا کرتا تھا اوسنے میرا حال سنا اور بہت افسوس کیا۔ اور فوراً اپنا
 گہرا اور جاگیر اور جو کچھ اثاثہ اوسکا جہان کمین تھا سب بیچ باج کر اوس دور
 دراز ملک کو جہان مین غلامی مین تھا میرے چھوڑائے کو بھونچا اور میرے
 آقا کو پیام بھیجا مگر اوسنے بیچا منظور نہ کیا ناچار اوس امیر نے اپنا سارا
 مال واسباب دینا اور خود فقیر ہو جانا قبول کیا اسپر بھی وہ راضی نہ ہوا۔

آخر شش اوٹنے میں بے چھوڑانے کی خاطر خود غلام بننا قبول کیا۔ اسکو میرے
 آقا نے بھی منظور کیا۔ شکریاں اور بیڑیاں مجھ سے اتار کر اسکو ہسٹا لکھن
 اور جو کوڑے میرے ہر روز لگتے تھے وہ اس پر پڑا کیے مینے دیکھا کہ وہ
 بیچارہ میری آزادی کی خاطر غلام ہوا اور سارا گھر بار غریب و اقارب چھوڑ
 میں اپنے گھر دوستوں کے پاس چلا آیا جہاں طرح طرح کی برکتیں خدا نے
 عنایت کی ہیں اور اب اس دوست کو جس نے میری خاطر میری غلامی
 اختیار کی بالکل بھول گیا۔ کبھی اسکا ذکر نہیں کرتا۔ نہ اسکو خط پتہ بھیجتا
 ہوں نہ کبھی احسان مندی ظاہر کی نہ کبھی اس کے یا اس کے دوستوں کے ساتھ
 محبت سے پیش آیا۔ کیا یہ ناشکری کی بات نہیں ہے کیا یہ بیچارہ گناہ گار
 بات نہیں ہے۔ کیا یہ میری سخت دلی اور بد ذاتی نہ کہلا دیگی۔ اب دیکھو
 کیونکر یہ مثال ہم پر صادق آتی ہے ایسی کوئی مثال جس سے مسیح کی حسانتی
 ٹھیک ٹھیک ظاہر ہو کسی آدمی سے بن نہیں سکتی لیکن حال یہ ہے
 کہ ہم سب گناہ کے سبب غلامی میں پھنس گئے اور تباہ ہو گئے تھے یسوع
 آسمان میں باپ کے ساتھ تھا۔ اسکو ہم پر ترس آیا۔ وہ میرا تھا اور جو کچھ
 آسمان میں تھا اسکا تھا مگر اس نے ہماری خاطر غریب اختیار کی اور محبت
 کی وجہ سے اس دنیا میں جہاں ہم بیچارہ غلام رہتے ہیں آیا اور ہماری

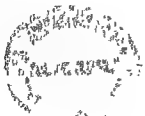
ساری لعنت اوٹنے اوٹھائی اور اپنے قیمتی خون سے ہمیں خرید لیا
خداوند نے ہمارے گناہوں کا سارا بوجھ اوپر رکھا اور اس کے کوٹھڑوں
سے ہم اچھے ہو گئے۔ اب کہو ہمیں تمہیں مسیح سے دلی محبت نہ رکھنا
چاہیے۔ حالانکہ ہم اس کے دشمن تھے اور ہمارے خاطر جان دی۔
جان ہو ورنہ صاحب یورپ کے تمام قیدیوں میں قیدیوں کے ساتھ
نیکی کرنے کو بھیجے۔ جب صاحب موصوف قید خانہ میں قدم دہرتے
تھے سب قیدی اور کوٹھڑیاں ہوتے تھے اور دعائیں دیتے کوئی قیدی
اور خدا دشمن نہ تھا نہ وہ کسی کی خاطر مٹا۔ لیکن مسیح تو باوجودیکہ ہم اس سے
دشمنی کرتے تھے ہماری خاطر مٹا۔ سبحان اللہ کیا محبت ہے۔ اور کیا
نجات دینے والا ہے۔ اے میرے عزیز لڑکے تم مسیح کی بابت کیا سوچتے ہو
کیا تم ان چار باتوں کو جو نیچے لکھی ہیں فوراً اختیار نہ کرو گے اور ہمیشہ
اون پر قائم نہ رہو گے۔

۱۔ ہر روز مسیح کی بابت اپنے دل میں سوچو۔

۲۔ مسیح کی بابت بنیل میں پڑھو اور جانتے ہو سکے سمجھو۔

۳۔ یہ جانو کہ جیسی چاہیے اس کی یاد ہم سے نہیں ہو سکتی اور فرقہ وانی اختیار

کرو اور صدق دل سے اپنی حالت پر افسوس کرو۔



۴ محبت اور جی و جان اور جو کچھ تمہارا ہے سب ادسی کو دو۔

۴ آئین ۴

ساتواں سبق

مسیح کا ہماری خاطر تکلیف اٹھانا

کیونکہ وہ اونکی سفارش کے لئے ہمیشہ جیتا ہے عبرانیوں۔

۷ باب ۲۵ آیت

عقرب نکل دھاؤں کے جو ہم سنتے ہیں یسوع مسیح کے وسیلہ سے مانگی جاتی ہیں اور جو چیز خدا سے طلب کی جاتی ہے بوسیلہ مسیح کے طلب کی جاتی ہے۔ ایک بیکس بیمار سپاہی بادشاہ کے دروازے پر جا کر اندر جانا چاہے اور اپنے لئے اور اپنے گھرانے کے لئے مدد چاہے پھر بھی ممکن ہے کہ مدد نہ ملے لیکن اگر بادشاہ کے ہاتھ کا نوشتہ ہو جہین لکھا ہو کہ لوگ اسکو اندر گئے دیں اور اسکی مدد کریں تو جو لوگ اس خط کو پہچانیں گے کہ بادشاہ کے ہاتھ کا لکھا ہے وہ اس بیکس کی عرض حال سنیں گے اور بادشاہ کی خاطر سے مدد کریں گے۔ پس یہ دوسری کے وسیلہ سے مانگنا کہلاتا

ہے جیسے بعینہ ہم لوگ خدا کو یسوع مسیح کے نام سے ڈھونڈتے ہیں اور یہی دوسرے کے وسیلہ سے سننا کہلاتا ہے جیسے خدا ہی تعالیٰ مسیح کے وسیلہ سے ہماری سنتا ہے۔ کوئی شخص بغیر دوست کے خوشحال نہیں رہ سکتا ہوا اور ہر شخص چاہے کیسا ہی بد معاش ہو بھیہ چاہتا ہے کہ تھوڑا بہت دوست میرے ہوں۔ جسکا کوئی دوست رنج و راحت کا شریک نہ ہو وہ رنجیدہ رہے گا۔ تمنے دیکھا ہے کہ لڑکے لڑکیاں ذرا ذرا سے کٹھن بکری کے بچوں اور کبوتر ناخنہ وغیرہ چیزوں سے کیسی محبت رکھتے ہیں۔ چوٹا لڑکا اپنے لٹو سے اور چھوٹی لڑکی اپنی گڑیا سے باتیں کرتی ہو کیونکہ وہ کوئی دوست چاہتے ہیں اور اگر لٹو اور گڑیا ان سے باتیں اور محبت کر جانتی تو وہ لڑکی لڑکے اور بھی زیادہ خوش ہوتے۔ اسکا سبب کیا ہے۔ سبب اسکا یہ ہے کہ ہم سب دوست چاہتے ہیں جو ہم سے بات چیت کرے اور ہمارے رنج و راحت کا شریک ہو۔ اب میں تمہیں ایک قصہ اسی قسم کا سناؤں۔ چند سال کا عرصہ ہوا کہ شمالی امریکہ میں ایک اصلی باشندہ رہتا تھا لوگوں نے اسے خوشنویہ دیکھ کر بہت سی زمین دیدی تھی وہاں اسنے ایک چھوٹا سا گھر بنالیا تھا اسی میں رہا کرتا تھا اسکے آس پاس گورے آدمیوں کے گھر تھے جو اسکے ساتھ

بری طرح نہیں پیش آتے تھے مگر چونکہ وہ غیر جنس تھا لوگ اوس سجدوستان
 برتاؤ نہیں رکھتے تھے۔ اوسکے ایک ہی لڑکا تھا جو اتفاقاً بیمار پڑ کر مر گیا۔
 کوئی گورا آدمی تھی اور تشفی اور مدد کے واسطے نہ گیا نہ اوس لڑکے کے
 دفن میں شریک ہوا۔ چند روز بعد اصلی باشندہ گورے آدمیوں کے
 پاس آکر کہنے لگا۔ جب گورے آدمی کا لڑکا مرنے لگا تو ہماری قوم کے لوگ
 بہت رنج کرتے اور کھنڈنے دفنانے میں شریک ہوتے ہیں جب میرا لڑکا
 مرا تو کسی نے خبر ہی نہ لی۔ اب میں بیان نہیں رہوں گا۔ بیان کوئی میرا
 دوست نہیں۔ غرض وہ بیچارہ اپنی زمین چوڑھاڑ کر چلے گیا اور دوست
 میل جا کر کناٹوں کے جنگل میں اپنے مچھنسون میں رہنے لگا۔ اور لڑکے کی
 لاش اٹھ کر ساتھ لے گیا۔ دیکھئے اپنی اولاد کی کیسی محبت ہوتی ہے
 اور آدمی کو دوست کی چاہت کس قدر ہے۔ اس طرح ہم سب چاہتے
 ہیں کہ کوئی رفیق ہو جسکے پاس ہر روز بیٹھیں اور بھین۔ لیکن جب
 بیمار ہی یا تکلیف میں یا قریب المرگ ہوتے ہیں۔ تو ہم چاہتے ہیں کہ کوئی
 ایسا دوست ہو جو ہر وقت ہمارے پاس رہے اور خبر گیری رکھے۔
 اور ہماری مدد کرے۔ ایسا دوست ہمارا یسوع مسیح ہے کیونکہ اوسنے
 ایک بار آدمی تک بارغم اٹھایا ہے۔ اور رنجون سے واقف ہو اور غمزدن

کی مدد کرنا خوب جانتا ہے۔ اوسنے موت کی تکلیفیں اٹھائی ہیں۔ اور جانتا ہے کہ مرنے والوں پر کیا گزرتا ہے۔ کسی ہیکس کو بھی دیکھا ہے ایسا ہی وہ بھی تھا اور اسی سبب سے ہیکسی کی بابت خوب جانتا ہے۔ کیا تم بچا ہے کمزور لڑکے ہو۔ ایسا ہی وہ بھی تھا وہ خوب جانتا ہے کہ ایسے لڑکے پر کیا گزرتی ہے۔ اور کیسی مدد کا محتاج ہوتا ہے۔ تمہاری حیثیت کو موقوف تمہارے ہی دکھ درد سنج و تکلیف ہوتی ہے جسکا بڑے آدمی مطلق خیال بھی نہیں کرتے۔ مگر تم کو وہی بہت گراں ہوتا ہے۔ یسوع مسیح ان سب تکلیفوں سے واقف ہے وہ تمہاری بھی مدد کر سکتا ہے بلکہ اگر تم اوس سے مانگو تو ہر روز مدد بھیونچا دے گا لیکن ہر چند خواہش دوست کی عمر بھر رہتی ہے۔ مگر ایک گھڑی ایسی سخت ہے کہ اوس وقت ایسے دوست کی اشد ضرورت ہے وہ موت کی گھڑی ہے۔ اب میں اوس وقت کی ضرورت کا حال سناؤں۔ ایک شخص کے تین دوست تھے۔ جنکے پاس یہ شخص برسوں رہا تھا۔ اتفاقاً اوس ملک کے بادشاہ کی نظر میں لوگوں نے اوسے ایسا برا اور قصور وار ٹھہرایا کہ اوسکے مار ڈالنے کا حکم ہوا یہ خبر سنا کہ وہ شخص بہت ڈرا۔ سمجھا کہ میری جان جاتی رہے گی اور لڑکے بالے سارا گھر اپنا پریشانی اور مصیبت اٹھا دیا۔ اسی تشویش

و مصیبت میں روئے روئے یہ سوچی کہ چلکر بادشاہ کے قدموں پر گر گئے اور
 کسی دوست کو چلیائے کہ سفارش کر کے جان بچالے چنانچہ یہ تجویز کی کہ اپنے
 تینوں دوستوں کو ساتھ چلنے کے واسطے کنا جائیے۔ اول اوسنے اوس
 دوست سے کہا جسکو سب سے زیادہ غریب جانتا تھا اور سب سے بڑا
 دوست سمجھتا تھا۔ اوسنے صاف انکار کر دیا ایک قدم بھی اوسکا ساتھ نہ
 آخرش اوس دوست کے پاس گیا جسکو دوسرے مرتبہ کہا دوست جاتا
 تھا اور کہا کہ آپ میرے ساتھ چلکر بادشاہ سے میری جان بخشی کے واسطے
 سفارش کیجئے۔ دوست نے منظور کیا اور دونوں ساتھ ساتھ بادشاہ کے
 در و درت تک پہنچے۔ پہنچے کہ دوست ٹھہر رہا اور کہا کہ میں اندر نہیں
 جاؤنگا۔ یہ حال دیکھ کر وہ شخص چارہ تیسرے دوست پاس گیا جسکو دوسری
 میں کتر سمجھتا تھا اور مدد چاہی۔ اوس دوست کو بادشاہ جانتا اور
 اوسکے ساتھ محبت بھی رکھتا تھا۔ غرض یہ تیسرا دوست اوس شخص کا
 ہاتھ پکڑ کر بادشاہ کے بیان لے گیا اور اوسکی جان بخشی کے واسطے بہت
 سی شہت و ساجت کی۔ بادشاہ نے دوست کی خاطر سے جسے سفارش
 کی تھی اوس شخص کو چھوڑ دیا۔ اب دیکھو یہ قصہ اس مقام پر کیونکر صادق
 آتا ہے۔ اوگون کے تین بادشاہ ہوتے ہیں جنکو دے اپنا دوست سمجھتے

اور خیال رکھتے ہیں۔ اور وہ تین بادشاہ یہ ہیں۔ اول دنیا یعنی مال و
 شمع گھر اور اچھی اچھی چیزیں۔ دوسرے یار و دوست۔ تیسرے یسوع مسیح
 پہلے دوست کو بہت غریزہ جانتے ہیں۔ یار احباب کو دوسری مرتبہ پر سمجھتے
 ہیں۔ اور افسوس مسیح کا سب سے کم خیال رکھتے ہیں۔ سو جب بیمار پڑتے
 اور موت کا وقت قریب آتا اور بڑے بادشاہ یعنی خدا کے سامنے جانا ہوتا ہے
 اس وقت ان تینوں دوستوں سے مدد چاہتے ہیں مگر دنیا اور دنیا کی چیزیں
 ایک قدم بھی ہمارے ساتھ نہیں جاتیں۔ موت کے وقت یہ سب محض
 بیکار ہوتی ہیں البتہ یار و دوست حالت بیماری میں مدد دے دیتے ہیں
 مگر خدا کے بیان وہ بھی ساتھ نہیں دیتے۔ لیکن یسوع مسیح جسکو سب
 سے کم چاہتے ہیں وہی ہمارا ساتھ دیتا ہے اور ہمیشہ کی موت سے
 بچا لیتا ہے۔ سوائے لڑکوں جب موت کی گھڑی سامنے آتی ہے تو ایسے
 دوست اور شافع کی نہایت ضرورت پڑتی ہے۔ مسیح ہماری خاطر مڑا۔
 ایسے وقت وہی ہمارا دوست ہو سکتا اور شفاعت کر سکتا اور نجات
 دے سکتا ہو۔ اے لڑکوں مجھے یقین ہے کہ پچھلا سبق جس میں مینٹرناب کیا
 ہے کہ خدا اس لیے کہ مسیح نے ہمارے واسطے تکلیف اٹھائی ہماری
 رنج و غم کو بچا دیا کہ ہم نہ بھولے ہو گئے اب میں یہ بتاتا ہوں کہ مسیح اس سے

بڑا کام کر گیا یعنی ہماری سفارش کر گیا۔ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ کسی بادشاہ
 نے کسی خاص جرم کے واسطے ایک قانون بنایا اور وہ قانون یہ تھا کہ جو
 کوئی غلام جرم کر گیا تو اس کی آنکھیں نکال ڈالی جائیں گی۔ تھوڑے عرصے
 کے بعد ایک آدمی سے خلافت اوس قانون کے فعل سرزد ہوا۔ اور جب
 اوس کی رو بکاری ہوئی تو واقع میں مجرم ثابت ہوا۔ مگر وہ آدمی بادشاہ کا
 بیٹا تھا۔ بادشاہ نے دیکھا کہ اگر بیٹے کو سزا نہ دوں تو کسی کو سزا نہ دینا چاہیے
 اور پھر اور لوگ قانون پر کیونکر چلیں گے۔ سو اس نے بمقتضائے عدل
 ایک آنکھ اوس بیٹے کی اور ایک اپنی نکال ڈالی۔ اور عدالت میں
 جا کر اپنے بیٹے کی سفارش کی اور زیادہ سزا سے بچایا۔ لوگوں نے بھی دیکھا
 کہ بادشاہ کو جرم سے بڑی نفرت ہوئی اور قاعدہ کاڑھا پابند ہے۔ اس طرح
 یسوع مسیح اپنی تکلیفوں سے ہم گتہ گاروں کو بچاتا ہے اوسنے ہمارے
 لیے تکلیفیں اٹھائیں اور اب ہماری سفارش کے واسطے ہر وقت
 موجود ہے۔ مگر ہماری سفارش سے مسیح کی شفاعت اور سفارش
 بہت مختلف ہے۔ وہ ہمیشہ ہماری اعانت کرتا ہے۔ اب میں یہ
 اختلاف بتلاؤں۔ بہت برسیں گذرین کہ ملک پین سلوانیا میں
 چند آدمی ایسے اکٹھے ہو گئے تھے کہ قانون کو مطلق نہیں جانتے تھے

بلکہ جو دل میں آتا تھا وہی کرتے تھے۔ جب آدمی جمع ہو کر جادوہ اطاعت سے
 قدم باہر رکھتے اور کہتے ہیں کہ ہم کوئی حکم نہیں مانیں گے نہ قانون پر چلیں گے
 تو یہ بغاوت کہلاتی ہے۔ ایسی ہی لوگوں میں ایک شخص جان فرما کر تھا جب
 وہ گرفتار ہو کر آیا اور عدالت میں رو بکاری ہوئے کے بعد مجرم ثابت ہوا
 تو عدالت نے حکم پھانسی کا دیا۔ مالک متحدہ کے پریسیڈنٹ نے حکم پر
 دستخط بھی کر دیئے اور پھانسی کا روز بھی معین ہو گیا مگر اس دن سے پہلے
 چند آدمیوں نے پریسیڈنٹ سے سفارش کی یعنی یہ کہا کہ ایک عورت کسی
 عرض حال کیا چاہتی ہے اگر آپ اجازت دیں تو سامنے آؤں۔ صاحب
 موصوف نے منظور کیا۔ غرض چند مہربان دوست اس عورت کو ساتھ
 لے صاحب پریسیڈنٹ کے مکان پر پہنچے۔ صاحب موصوف ازراہ
 خاطر دار ہی عورت کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے یکایک نظر جو اٹھالی تو دیکھتے
 ہیں کہ ایک عورت اور دنس لڑکے سب کے سب اس کے سامنے سر جھبہ
 ہو کر زار زار رو رہے ہیں صاحب نے پوچھا یہ کیا ماجرا ہے معلوم ہوا کہ
 جان فرما نے باغی کی ایک جوڑو اور دنس لڑکے سر جھکائے جان بخشی کے
 واسطے رو رہے ہیں۔ صاحب پریسیڈنٹ حیرت زدہ کھڑے ہوئے اور
 بڑے بڑے آنسو رخصتا روہر جاری تھے اور رقت کے مارے آواز پھٹ

نکلتی تھی۔ آنکھوں سے آنسو جاری اور ہاتھ آسمان کی طرف بڑھا جب موصوفہ
 اس حال میں کرنے کے باہر نکل گئے اور اس ترو دین تھے کہ ان غریبوں کی
 بنکسی پر رحم کرے یا اس شخص کو مار ڈالنے دیجئے۔ تھوڑی دیر کے بعد کاغذ
 ہاتھ میں لیے آیا جسکا مضمون یہ تھا کہ عورت کے خاوند اور لڑکوں کے
 باپ کی قطعی معافی کی گئی۔ وہ کاغذ عورت کو دیا اور عورت خاوند کو ساتھ لے
 خوشی سے گھر آن پڑی۔ یہ آدمی سے سفارش کرنا کہلاتا ہے لیکن سچ خدا سے
 سفارش کرے گا۔ یہ ایک آدمی کی واسطے سفارش کرنا کہلاتا ہے سچ سب کی
 شفاعت کرنا ایسا جہد روزہ زندگی کے واسطے سفارش کرنا تھا لیکن سچ
 ہمیشہ کی زندگی کی واسطے سفارش کرتا ہے۔ یہ ایک قصور یعنی عبادت کی
 سفارش تھی سچ کی سفارش تمام گناہوں کے واسطے ہے۔ یہ سفارش ایک
 دوست کی خاطر تھی۔ لیکن سچ ایسے لوگوں کی شفاعت کرتا ہے جو اس کے
 دشمن تھے۔ اس سفارش نے جان فرما کر کو انسانی قانون کی لعنت یعنی
 سراسر بچایا۔ لیکن سچ قانون ایزدی کی لعنت سے بچاتا ہے۔ یہ ایک
 ذرا سی دھار سے اوتارنا کہلاتا ہے پر سچ تاریک دریائے موت سے بچا
 پار کرے گا۔ فرض کرو تم لڑکوں میں سے کسی کے ماڈا لے کا حکم ہوا اور
 قید میں ڈالا یا جاوے۔ ہم مسبہ او سکی جان بچانے کے واسطے کوشش

کرین اور عرضی دینا چاہیں تو کمان دینگے۔ اور تم اول کسکو پاس وہ عرضی لیجاتا
 چاہو گے۔ اس کے پاس جو شہر میں سب سے زیادہ لائق شخص ہو۔ سچ تمام
 بہانہ میں سب سے زیادہ لائق ہے اور اسوجہ سے وہی اس لائق ہے کہ
 ہماری شفاعت کرے۔ اگر تم اپنی جان بخشی کی عرضی دینا چاہو تو کس کے ہاتھ
 حاکم پاس عرضی بھیجنا چاہو گے یا محض اجنبی آدمی کے ہاتھ یا ایسے شخص کی
 معرفت جو اس حاکم کا خاص دوست ہو یقیناً دوست کی معرفت بھیجنا
 چاہو گے کیونکہ تم سوچو گے کہ حاکم بمقابلہ اجنبی کے اپنے دوست کی زیادہ
 توجہ دے گا۔ اسے طرح خدا ہی اپنی پیارے بیٹے سے بہت خوش ہے اور جب
 کہی وہ ہماری سفارش کرتا ہے تو خدا خوشی سے سنتا ہے۔ اور یہ صاف
 کتب مقدسہ میں آیا ہے۔ تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک شخص کو کسی جرم پر
 حکم بھانسی کا ہوا اسکا بھائی ملک کے واسطے لڑا تھا اور اسکی ہاتھ جاتی
 رہی تھی۔ وہ حاکم کے سامنے کٹی ہوئی ہاتھ سے آکر کھڑا ہوا اور بھائی کی
 سفارش کی۔ حاکم نے اسکی اگلی خدمتوں کا خیال کر کے اسکی خاطر سے
 بہائی کو چھوڑ دیا۔ اسے طرح مسیح آسمانی تخت پر فوج کئے ہوئے تہ کی مانند
 بیٹھا ہے اور ہماری شفاعت کرتا ہے۔

چار باتیں ایسی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح درحقیقت ایسا ہی شافع ہے

جیسے شافع کی ہمو ضرورت ہے۔ اول یہ کہ وہ لائق شفاعت کی ہے۔
 اور غریب کو تم جانتے ہو کہ نیکون کی دعا بھی بہت اثر کرتی ہے کیونکہ ہم جانتے
 ہیں کہ جو خدا کی مرضی پر چلتا ہے خدا اس کی سنتا ہے۔ لیکن تمام نیکون کی
 نیکیاں اور دعائیں یسوع کے مقابلہ میں جسے ہماری خاطر جان دی
 کیا حقیقت رکھتی ہیں وہ اپنے خون سے ہمارے گناہوں کی شفاعت کرتا
 ہے۔ اس لیے جو سے اس کی شفاعت ہمارے حق میں موثر اور کامل ہے۔
 وہ لائق ہے اوسمین ذاتی لیاقت ہے کیونکہ وہ خدا کا بیٹا ہے دوسری جہت سے
 کام بھی ایسے ہی لیاقت کے کیے ہیں جس سے وہ ہماری شفاعت کرنے کے
 لائق ہے لیکن بڑی وجہ اس کے شافع ہونے کی یہ ہے کہ خدا ایتالی کی مرضی ہی
 ہے کہ لوگ ایسی ہی تعلیم و تکریم بیٹے کی کریں جیسے خدا باپ کی کرتے ہیں (یوحنا)
 ۱۴:۲۳۔ آسمان میں سب اس کی پرستش کرتے ہیں۔ بزرگ لوگ اور
 فرشتے سب اس کے پیروں پر اپنے تاج رکھ کے کہتے ہیں کہ لائق تو ہی ہے
 وہ خدا باپ کے ساتھ تخت پر بیٹھا ہے اور خدا اس سے بہت پیار کرتا ہے
 اور ہمارے باب میں خدا اس کی سنتے گا۔

دوسری جہت ہماری ضرورتوں سے خبردار ہے۔ ایک مرتبہ وہ بھی (لکا)
 ۱۱:۱۳ میں سبب سے وہ لکھن کی کیفیت سے جو لوگوں پر گزرتی ہے

واقعہ ہے اور صرف یہی وجہ اس کے واقعہ میں نہیں ہے بلکہ خاصہ اس وجہ سے کہ وہ خدا کا بیٹا ہو باپ کی طرح وہ بھی واقعہ ہو۔ تمہیں وہ قصہ یاد ہو گا کہ کیسے مسیح نے فیتھون اور فریسیوں کے خیالات کو سچا کر لیا تھا اور اس کو کچھ ضرورت کسی اور سے تصدیق کرنیکی تھی کیونکہ وہ خود ہی انسان کی دلی باتوں سے آگاہ تھا۔

اسی طرح وہ تم سبھوں کے خوف و رنج اور غم اور حاجتوں اور خواہشوں کو خوب جانتا ہے۔ اس کی نظر سے کوئی بات تم نہیں چھپا سکتے ہو جب وہ تمہاری شفا کرے گا تب اس کو معلوم ہوتا ہے کہ تم کو فلاں احتیاج ہے۔ وہ تمہاری جان سے بھی زیادہ بلکہ تم سے بھی اتنا اپنے حال سے واقف نہیں جتنا وہ جانتا ہے کہ تیسرے مسیح تمہاری شفاعت کے واسطے ہمیشہ موجود ہے مگر یہ ہے کہ نیک جان باپ اپنے لڑکی لڑکوں کے واسطے اکثر دعا کریں اور ایسا خادم الدین سے بھی ممکن ہے اگر وہ ہمیشہ تک ایسا نہیں کر سکتے کیونکہ ان کو ذات کو فنا ہو ایک روز وہ مر جائیں گے اور تمہیں چھوڑ جائیں گے۔ لیکن مسیح آج بھی زندہ ہے اور کل بھی اور جب تم مرد گے اس وقت بھی موجود ہو گا اور جب تمہاری خبر ہمیشگی کی دنیا میں پھونچے گی تو بھی وہ موجود ہو گا کیونکہ اس کی ذات کو فنا ہے۔ اور جب مردے قبروں سے نکلیں گے اور سوچ اور جانند اور تارے سب ناپید ہو جائیں گے وہ اس وقت بھی موجود ہو گا اور

اپنی اُمت کی شفاعت کرے گا۔ سب کو موت آدگی پر اوسکو اب کبھی موت نہ آدگی۔

چوتھی اوسکی ذات حادث یعنی متغیر نہیں۔ ہر شے بدلتی رہتی ہے۔ سو ہم بدلتا ہے درخت بدلتے ہیں پھول بدلتے ہیں جو خیر ہم دیکھتے ہیں سب بدلتی رہتی ہیں دوست بھی بدل جاتے ہیں بعضے دوڑ پڑ جاتے ہیں بعضے راحت کے زمانہ میں خوب دوست ہوتے ہیں اور مصیبت کے وقت جدا ہو جاتے ہیں۔ ہم سبھوں کو حد و ثلک ہے کبھی بیمار ہیں کبھی سکر ات موت کی طاری ہیں لیکن مسیح ہمیشہ ایک ہی حال میں ہے وہ نہ کبھی چھوڑتا نہ بھولتا ہے۔ ممکن ہے کہ ٹھنڈے اور جوش مارتے ہوئے دریا میں گر کر ڈوبنا پر نوبت چھوٹتی اور دوست کنارہ پر کھڑے دیکھتے ہوں اور کیسی ہمت نہ پڑے کہ خال لے پر مسیح کی محبت کی آگ صدمہ طوفان کو سرد پانے سے بھی نہیں بجھ سکتی ہے۔ ہم سبھوں کو مر کر قبر میں سونا اور قیامت کے روز اٹھنا ہے۔ مگر مسیح سب وقتوں میں ایک ہی حال پر رہے گا۔ کل اور آج اور ہمیشہ وہ ایک ہی حال پر ہوگا۔ سبحان اللہ مسیح کیا اٹھنا شافع ہے اے خداوند مبارک وہ آدمی ہے جو تجھ پر بھروسہ رکھے۔

آٹھواں سبق

خدا کو حساب دینا

ہر ایک ہم میں سے خدا کو اپنا اپنا حساب دیکھا دیوں ۱۲۱۴
 بیبل کی اس آیت کا مضمون نہایت صاف ہے یعنی ہر شخص کو حساب
 دینا ہوگا اور لینے والا خدا ہوگا اور اپنے اپنے اعمال کا حساب دینا ہوگا۔
 یہاں تک صاف مضمون ہے لیکن باوجود اسکے احتمال ہے کہ یہ لڑکوں کو طلب
 سمجھنے میں غلطی کریں۔ اس واسطے میں ایسے صاف طور پر بیان کرتا ہوں کہ
 احتمال غلطی کا نہ رہے۔ فرض کرو آج رات جب اپنے گھر پہنچو کوئی مسافر
 تمہارے بیان آوے اور باجائزت ایک رات مکان پر قیام کرے۔ آدمی
 خوش مزاج ہو سارے گھر اسے سہولتیں لڑکی لڑکوں سے بھی اچھی طرح بات چیت
 کرے۔ سارا احوال اپنا سناوے کہ بڑے دور دور سمندرون پر وہیل کا
 ٹیکار کھینچنے کو بولایا ہوں اور ایک روز وہیل کو کپڑا چاہتا تھا کہ کچا کیک اس
 زرخیز پھلی نے جہاز میں اس زور سے دھم ماری کہ جہاز ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا

میں اور چند آدمی جو ڈوبنے سے بچ رہے تھے چھوٹی کشتی پر سوار ہو کر شب و روز
چلتے چلتے بہت روزوں میں تباہی اور مصیبت کی بھوک پیاس سے جان
لب لبک ایک ویران سنسان چھوٹے سے جزیرہ پر پھونچے۔ برسوں وہاں
رہا کہو مچھلی وغیرہ جانوروں کے گوشت سے بسر اوقات ہوتی تھی۔
قضا کی کار ایک جہاز او دھر سے نکلا اور سین بیٹھ کر گھر آگئے۔ غرض اسطرح
ساری سرگذشت اپنی زندگی کی شخص بیان کرے تو تم اس کے ممنون ہو گے
اور ایسی باتیں تمہیں پسند آئیں گی۔ لیکن خدا کو حساب دینے سے یہ
مطلب نہیں ہے۔ کیونکہ وہ مسافر اپنا احوال تمہارے سامنے بیان کرنے
پر کچھ مجبور نہ تھا اس کے دل میں آیا تو اس نے امداد یا۔ لیکن خدا کے سامنے
سب کو خواہ مخواہ حساب دینا ہو گا۔ تم نہیں جان سکتے کہ کسی کا احوال
سچ ہے یا جھوٹا ہے لیکن خدا پر سب روشن ہے تم کسی کو اس کی نیکی کا
بدلہ اور جزائی کی سزا نہیں دے سکتے لیکن خدا تعالیٰ کے بیان جب
حساب کتاب ہو گا تو وہ ہر شخص کو موافق اعمال نیک و بد کے بدلہ دیگا۔
سو اگر کو اختیار ہے کہ چاہے اپنی خرید و فروخت اور جہازوں کا اور
نفع و نقصان کا اور جو جو عجائب و غرائب اس کی نظر سے گزرے ہوں
ذکر ہمارے سامنے کرے اور گو اس کا بیان کیسا ہی دلچسپ ہو مگر وہ ایسا

بیان نہ ہوگا جو ہمکو خدا کے حضور ضرور کرنا ہوگا۔ کسی قانونی کا دل چاہے تو اپنی ساری نظر سے گزری ہوئی کیفیت چورون اور خونین کی روکاری اور دوستوں کا موجود ہونا اور اونکی شکستہ دلی جنہر سرائے موت کا حکم ہوا تھا سب کا حال بیان کر سکتا ہوں۔ لیکن یہ ایسا حال نہیں جو روز آخرت کے ہملوگوں کو خدا کو دینا ہوگا۔ فرض کرو وہ چھوٹا لڑکا جو سامنے بیٹھا ہے اگر اس وقت کھڑا ہو کر اپنی ساری عمر کی سرگذشت بیان کرے تو کیا اس طرح سے بیان کرے گی جس طرح حکم الہی کرتا نہیں۔ کیونکہ ساری سرگذشت یاد ہی کب ہوگی اور جو حال بیان سے رہ جاوی گا مین اس کو خدا کی طرح کیونکر جانو گا کہ رہ گیا۔ سوائے اسکے وہ لڑکا اپنی بیوقوفی اور شرارت کی باتیں بُرے بُرے خیالات اور بیجا افعال میرے سامنے کاہے کوئی نہ کرے گا اور مین کیا جانوں گا کہ وہ مستحق جزا یا مستوجب سزا ہے لیکن خدا کو ذرا اذرا معلوم ہے اور اگر مین جزا و سزا دی بھی سکون تو مجھے منصب کیا ہے یہ منصب صرف خدا ہی کو ہے پس جان لو کہ خدا کے سامنے جو حساب ہوگا وہ ایسا نہیں ہوگا جیسا ہم تم آئیں مین کیا کرتے ہیں ہم سب ہر چیز سے کسی نہ کسی طرح حساب لیتے ہیں۔ مثلاً دیکھو کیا ان کمیت پر جاتا ہے اور کیسے غور سے کمیت کو دیکھتا ہے اور بالیاں توڑ

توڑ کر آزماتا ہے کہ دانہ اچھا ہے یا نہیں۔ یہ بھی ایک طرح کی آزمائش اور اناج سے حساب لینا ہوا۔ جب کوئی شخص نئے گھڑی خریدتا ہے تو کیسی احتیاط سے ہر فرد استحان کرتا ہے کہ گھڑی خوب اور ٹھیک وقت پر چلتی ہے یا نہیں۔ یہہ کتنا چاہیے کہ گویا گھڑی سے حساب لیتا ہو اور جو وہ غلط چلے یا تھم جاوے تو پھیر دیتا ہے رکھنا نہیں چاہتا ہے بلکہ اگر گھڑی کوئی سمجھ دار چیز ہوتی تو وہ اس کو خوب برا بھلا کہتا۔

فرض کرو کسی کو پاس گھوڑا جسکی خوب خبر داری کرتا ہے اگر وہ گھوڑا کتنا نہ مانے سرکشی اختیار کرے تو ضرور وہ شخص اس سے سخت سست کہے گا اور چابک سے مارے گا۔ یہی گھوڑے سے حساب لینا ہوا فرض کرو تم لو کون مین سے کہنے کوئی درخت لگایا ہوا اور مدتوں پانی دیا اور خوب اسکی نگہداشت کی اور ایک پھول بھی اوسمیں نہ آیا تو بیشک تم بہت ناخوش ہو گے اور اسکی نگہداشت بالکل چھوڑ دو گے چاہے کیسا ہی افسوس اوس درخت کا تمہیں ہو پر بیکار جانکر بالکل چھوڑ دو گے بعض لوگ کہتے ہیں کہ خدا کو کچھ پروا اس بات کی نہیں کہ لوگ دنیا میں کس طرح رہتے ہیں لیکن دیکھنا چاہیے کہ پیل مین لکسا ہے کہ خدا ہمارا باپ ہے۔ کیا کوئی باپ بھی اپنی اولاد کو برائی کرتے دیکھنا پسند

کرتا ہے۔ فرض کرو تم مین سے کسی کا باپ سفر مین ہوا اور مسافرت مین
 یہ خبر یادے کہ کسی بد معاش نے سارا گودام جلادیا اور سولہ شی لیکیا۔ تو کیا
 وہ اوس بد معاش سے باز پرس نہیں کرے گا۔ فرض کرو دوسرے روز
 تمہارا باپ شیخو کہ اوسی بد معاش نے گھر بھی جلادیا اور ایک غریب لڑکا بھی جل
 تو کیا اوسکو صد عظیم تنوگا کیا اوسکا دل تنوگا کہ اوس بد معاش سے باز پرس
 کیجاوے اور سخت سزا دیجاوے۔ بیشک ضرور چاہے گا۔ پھر ہلا تم ہم
 نہیں سوچتے کہ خدا باپ بھی اون لوگوں سے جو بڑی بڑی حرکتیں کرتے
 اور گنہ پر کمربتہ رہتے ہیں ضرور باز پرس کرے گا۔ فرض کرو ان غریب
 لڑکوں مین کسیکو مین زہر دیدون اور کمون یہ کہ کمانے کی چیز ہے اور
 وہ لڑکا میرے کہنے پر اعتماد کر کے کما جائے اور مر جاوے تو مجھ سے باز پرس
 تنوگی۔ اور مین مستوجب سزا نہ ہوگا۔ بیشک ہوگا۔ لیکن فرض کرو
 کہ مین پان مین زہر دون اور وہ بات کمون جو راستی کے خلاف ہو
 جس سے تمہاری زندگی ہمیشہ کو برباد ہو تو مین مستوجب اسکے نہ ہوگا کہ
 مجھ سے باز پرس کیجاوے۔ ضرور مستوجب باز پرس کے ہوگا۔ لیکن باز پرس
 سوائے خدا کے اور کوئی نہیں کر سکتا ہے وہی کرے گا۔ فرض کرو تم
 گھر جاتے ہوئے راہ مین کسی بوڑھے کو جسکے سارے بال سفید ہوں

لکڑی ٹیکے کھڑا دیکھو۔ اور نیچے کو اس کی نگاہ ہو جب پھونچو تو زمین پر خون دیکھو
 اور یہ ذرا ساری لڑکی خون میں تر تیراوس بڈ ہے کے سامنے پڑی ہے
 رنگ اسکا زرد ہے اور آنکھیں بند ہیں مومنہ سے اور کانوں سے
 اس کے خون جاری ہے اور اینٹ پیچر کی طرح محض نے حس و حرکت
 مژدہ پڑی ہے۔ کسی نے اسے مار ڈالا ہے وہ بوڑھا جو اسے دیکھ رہا
 ہے کون ہے۔ افسوس وہ اس لڑکی کا باپ ہے اور وہ لڑکی اُسکی
 سب میں چوٹی لڑکی ہے۔ وہ اس کے ساتھ ساتھ پیار کرتی ہوئی
 جا رہی تھی کہ یکایک ایک بد معاش نے آکر ڈنڈا مارا اور ہر چند باپ
 اسکا چلاتا اور قہقہے کرتا رہا مگر اس نے ایک نہ سنایا نہ تک مارا کہ مرنے
 ایسے وقت میں تم کیا خیال کرو گے۔ کیا اس کے باپ کا دل نہ ڈکھا
 ہوگا۔ کیا وہ نیک باپ یہ نہیں چاہے گا کہ اس بد معاش کو بلا کر
 پوچھا جاوے اور سزا دی جائے۔ بیشک چاہے گا۔ ممکن نہیں کہ سوا
 اس کے اور کچھ خواہش اسکو ہو۔ ایسے ہی ہمارے آسانی باپ کا حال
 ہوتا ہے جبکہ گناہ کرتے دیکھتا ہے خدا کی نظر میں گناہ ایسا ظاہر ہے
 جیسا خون اس بوڑھے کے سامنے تھا خدا ضرور گناہ کی پریش
 کرے گا۔ خدا کو گناہ سے اس سے بھی زیادہ نفرت ہے جتنی بوڑھے

کو اپنی لڑکی کے مارے جانے سے تھی۔ ہر لڑکا جانتا ہے کہ ہر شخص کو اپنے چلن رویہ کی جوابدہی کسی نہ کسی کو دینا ہوتی ہے۔ لڑکے اپنے ماں باپ اور استادوں کو اپنے چال چلن کی جوابدہ ہوتی ہیں۔ استادوں کو ایک قسم کی جوابدہی لڑکی لڑکوں کو والدین سے کرنا ہوتی ہے۔ والدین کو اپنے چال چلن کی جوابدہی اپنے دل سے اپنی جماعت کے لوگوں سے اور خدا سے کرنا ہوتی ہے۔ لیکن کیا لڑکوں کو بھی خدا کے روبرو حساب دینا ہوگا۔ اچھا دیکھو کوئی تم میں آٹھ برس کا لڑکا ہے۔ آٹھ برس کی عمر میں ہر سال ۵۲ سبت یعنی چار سو سبتوں سے زیادہ گزرے اچھا اس لڑکے نے ہر سبت کو پاک رکھا۔ کوئی سبت کا دن ضائع نہیں کیا۔ ہر سبت خدا کی رحمت کا دن ہے اور خدا کی اوریح کی اور آسمان کی باتیں سیکھنا چاہیے اور چونکہ سالکے ۳۶۵ دن ہوئے جو اس حساب سے قریب تین ہزار دن گئے اس کی عمر ہوئی۔ اس عرصہ میں کتنی مرتبہ اس نے خدا کی بابت سوچا ہوگا۔ اس عرصہ میں بہت مرتبہ اس نے خدا کی اور انجیل مان باب کی نافرمانی کی ہوگی۔ بہت مرتبہ بُری اور شرارت کی باتیں کی ہوں گی بہت مرتبہ خدا سے دعا مانگنے میں غفلت کی ہوگی بہت مرتبہ بُرے بُرے

خیال اوسکے دلمین آئے ہونگے بہت دن ایسے گزرے ہونگے کہ خدا کی یاد سے غافل رہا ہوگا لیکن خدا کی مہربانی دیکھئے کہ ہر روز صبح کو جگایا کہانے پہننے کو دیا اور زندہ رکھا۔ جب بیمار ہوا خدا اوسکے بستر پر آیا اور چنگایا۔ جب موت کے خطرہ میں تھا خدا نے اوسے اچھا کیا اور ہر روز نظر عنایت رکھتا ہے۔ اب کہو اوس لڑکی کو خدا کے بیان جواب دہی کرنا نہیں ہوگی۔ معلوم ہوتا ہے کہ بعض ایسا سمجھتے ہیں کہ لڑکی گناہ نہیں کرتی اور اگر کرتی بھی ہوں تو بہت تھوڑے اور چھوٹے چھوٹے گناہ کرتی ہیں لیکن مجھے یقین ہے کہ تم بغیر سوچے اس کو ہر گز نمان لو گے اب میں تھوڑی دیر اس بات کو آزمایا چاہتا ہوں۔ سب جانتے ہیں کہ غصہ بڑی چیز ہے۔ خدا فرماتا ہے کہ غصہ دلمین قتل کے برابر ہے۔ شاید تمہیں غصہ قتل کے برابر نہ معلوم ہو۔ لیکن ایک ذرا سے خوبصورت سانپ کے بچہ میں جو تمہاری اڈنگلی سے زیادہ نہ ہو کیا نقص ہے۔ تم اوسے پاؤں کھلاؤ پلاؤ بڑا ہونے دو پھر دیکھو گے کہ تھوڑے عرصہ میں پیٹھ اوسکی سرخ ہو جاوے گی اور فون فون کرے گا اور ایسا زہر دار ہو جاوے گا کہ ایک ہی دفعہ کڑکاٹنے میں جس کسی کو چاہے مار ڈالے گا۔ ایسا ہی حال غصہ کا ہے اگر غصہ دل ہی میں مرجاوے تو سوائے خدا کے اور کوئی اوسے نجانے گا۔ اور جو بچہ لڑکے

تو تیرسی چڑھانے اور پُرا بولنے بلکہ شاید ماتھے چلانے کو نوبت آوے گی اور جو سبت ہی شتمل ہو تو ہتھیار اٹھانے اور گشت و خون کر سکی نوبت پھونپنے لگی۔ ہتھیار خود بخود خون کرنے کو نہیں اٹھتا ہے بلکہ نفس کی شرارت باعث ہتھیار بکڑنے کا ہوتی ہے جسکے باعث سقوتل خون وقوع میں آتا ہے۔ اب فرض کرو ان لڑکوں پر ہر دفعہ کے غصہ کے واسطے بطور جرمانہ کے ایک اٹھنی مقرر کیا دے۔ تو کون ادا کر سکے گا۔ اگر ایسی شرط ہے کہ جب تک ہر مرتبہ کے غصہ کا جرمانہ نہ ادا ہو کوئی رہائی نہ پائے تو کون رہائی پاسکے گا اور کون اپنی رہائی کی مہمت باندھے گا۔ عرض کرو۔ خدا کہے کہ کل گناہ جو ان لڑکوں سے سرزد ہوئے ہیں معاف کر دو گا بشرطیکہ بعد اس حکم کے اگر کسی لڑکے سے گناہ سرزد ہوں تو ہر گناہ کے بدلے اپنے جہم کی ایک ہڈی توڑ ڈالا کرے۔ تو پہلا کونسا لڑکا ایسا ہو گا جسے ایک ہفتہ یا ایک مہینہ بھی ہڈی توڑنے کی نوبت نہ آوے۔ اور کوئی لڑکا کہہ سکیگا کہ لڑکی گناہ نہیں کرتی ہیں۔ اگر خدا کہے اچھو سے اچھا لڑکا چنانچہ بلاؤ اور اس سے کہو کہ چاہیے جتنے سبت تم نے ضائع کیے ہوں ہر سال کے ایک سبت کا صرف مواخذہ تم سے ہو گا تو بتائیے سال چھپے صرف ایک ہی سبت کو جتنے گناہ اوستے کیے ہوں انہیں کو اگر جوڑا جاوے

تو کتنا مواخذہ اوسپر ہوگا۔ بتلا لڑکے گناہ نہیں کرتے ہیں +
 ایک اور طریقہ بیان کرتا ہوں جس سے شاید تم بچان لو گے کہ تم گناہ گار ہو
 یا نہیں اور وہ طریقہ یہ ہے کہ اپنے دل سے پوچھو۔ فرض کرو کہ ایک کہنہ
 کر لڑکی تیسرے پہر کو جمع ہو کر کھیلین اور باپ کا حکم ہو کہ بڑی احتیاط سے
 کھیلین کچھ نقصان نہ کریں۔ شام کو جب باپ آوے تو دیکھ کیسے بارودار
 درخت اوکھیر ڈالے ہیں اور لڑکوں کو بلا کر پوچھے تو کس لڑکے کو خوف
 ہوگا ظاہر ہے کہ خوف اوسکو ہوگا جسے نقصان کیا ہے اور ون کو کچھ
 ڈر نہیں ہوگا۔ ایسا ہی تم لڑکوں کا حال ہے جسے گناہ کیا ہی نہیں خدا سے
 خوف کیا لگا۔ کوئی مان اوس کمرہ میں جاوے جہاں اوسکی لڑکیاں کھیلتی ہوں
 برتنوں کے کمرہ کا دروازہ کھولا جاوے اور شکر کے برتن ٹوٹے پڑے دیکھے۔
 تو کس لڑکی کو خوف ہوگا۔ اوسے ہوگا جسے توڑے ہیں۔ اسی طرح جو لوگ
 خدا سے ڈرتے ہیں اسی سبب سے ڈرتے ہیں کہ گناہگار ہیں اور سب گناہگار
 ہیں خدا ہی ہمیں پاک کر سکتا ہے اور پاک کر نیکو موجود ہے۔ مسیح ہمارے
 لیو اس سبب سے مٹا ہوا کہ ہم گناہوں سے معافی حاصل کر کے پاک ہو جاویں
 سبحان اللہ مسیح ہمارا کیسا خیر خواہ ہے میں اسکا ذکر بھی کر چکا ہوں اور
 پھر بھی کرونگا اب میں اس سبق کو تین ہر ایت لکھ کر ختم کیا جا رہا ہوں۔

اول ہر روز اپنی اوقات کا خیال رکھو کیونکہ تمہیں خدا کے سامنے ہر روز کا حساب دینا ہے وہ کام ہرگز مت کرو جس سے خدا کے روبرو رخصت کی تمہیں شرمندگی ہو جس کام کے کرنیکا خدا نے حکم کیا ہے اور سکوترک کر دو۔ ورنہ مرتے وقت اپنی حماقت پر بہت افسوس کرو گے اور کچھ سود نہوگا۔ دوسرے۔ ہر روز کوئی نہ کوئی بات خدا کی سیکھا کرو۔ اور خدا کی باتیں سیکھنا یا تو اسکی بابت سوچنے یا بات جیت کرنے یا پڑھنے یا اوس سے مانگنے سے ہو سکتا ہے۔ چنانچہ خدا کو پہچانو گے اور تمہاری گناہ سے ڈرو گے اور خدا کے راضی رکھنے کی کوشش کرو گے۔

تیسرے۔ ہر روز ایسا کوئی کام کیا کرو جس سے خدا خوش ہو اور عداوت کے روز تمہاری خوشی کا موجب ہو۔ طیطوس ایک کافر بادشاہ نے ایک فہرست بنائی تھی جس میں ہر شام کو روزِ مرہ کے کام درج کیا کرتا تھا اور جس روز کوئی نیک کام اوس سے نہوتا تو لکھتا تھا کہ آج کا دن بیکار گیا۔

وہ روز عدالت کو نہیں جاتا تھا۔ لیکن تم خوب جانتے ہو اسلئے تمہیں کوئی دن غفلت میں گزرنا نہیں چاہیئے۔ بلکہ ہمیشہ خدا کی خوشی کا کام کرو

♦ آمین ♦

نوان سبق

ذرا ذرا اسی بات کو پھر پھر بڑی بڑی معاملات موقوف ہو تو یہ

ایک شخص نے بغیر نشست باندھ کر ایک تیر چلایا اسلاطین

۳۴ و ۲۲

اس باب میں دو سلطنتوں کے درمیان لڑائی کا بیان ہے یہ دو سلطنتیں اسرائیل اور شام کی تھیں۔ دونوں میں جنگ عظیم اور بڑی خونریزی ہوئی۔ اسرائیل کا بادشاہ اخیاب تھا۔ جب بادشاہ میدان جنگ میں جانیکو ہوا تو اس نے اپنی شاہانہ پوشاک اتاری اور آدمیوں کے سے کپڑے پہنے تاکہ لوگ اس سے پہچانکر مار ڈالیں لڑائی کی وقت ایک آدمی نے جبکا حال دیکھا تو اس نے معلوم نہیں ایک تیر چلایا۔ اسکا ارادہ فقط یہی تھا کہ اسرائیلیوں کی فوج پر تیر چلا دے کسی خاص آدمی کے تاک کر نہیں مارا تھا۔ اتفاقاً بادشاہ کی گاڑی میں بھونچا۔ حالانکہ سارا جسم بادشاہ کا زرہ آہنی سے پوشیدہ تھا اس وقت اتفاقاً ایک جوڑ کھل گیا تھا۔ وہاں ہی تیر جا کر ایسا بیٹھا کہ بادشاہ پہچان نہیں۔ دیکھئے اخیاب سا سلطان الاقلیم جسے بڑی بڑے شہر اور ایک

ہاتی دانت کا گہر قلمیہ کیا تھا اور بڑی بڑی لڑائیوں کی تہین ایک ذرا سے
تیر سے جب کو ان لڑکوں میں سے کوئی چاہے توڑ ڈالے مر گیا اور لڑائی بند
ہو گئی۔ بعضے وقت ذرا سی بات میں کیا کچھ ہو جاتا ہے۔ یہی بات میں ہوتی
تھم لڑکوں کو بتایا جاتا ہوں کہ اکثر ذری ذری سی بات تو بڑے بڑے نتائج تو ہوتی
ہوتے ہیں۔ ایک روز دو آدمی ایک کارخانہ میں جہاز کے کام کر رہے تھے
یعنی جہاز میں لگانے کو ایک کڑی درکار تھی سو چوٹا سا ٹھیکہ چرتے تھے اول
کڑی میں چوٹا سا کیڑہ کوئی آدھی انچہ کے برابر نکلا۔ اوسکو دیکھ کر ایک بولا کہ یہ
لکڑی کیڑے کی کمانی ہوئی ہے کیا جہاز میں لگانے قابل ہے۔ میں جانتا
ہوں کچھ نقصان نہیں کریگی۔ ہاں مگر اندیشہ یہ ہے کہ اور کیڑے ہوں یا ٹیڑھ
جاوین اور آئندہ جہاز کو اوس سے نقصان پہونچے بیشک بہت اچھی نہیں
مگر آٹمی لکڑی کے بیکار چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ خیر کچھ ایسا اندیشہ ایک کیڑی
سے نہیں لکڑی کو جہاز میں لگا دو۔ چنانچہ وہ لکڑی لگائی گئی۔ اور جہاز طیار
ہو کر سمندر میں ڈال گیا اور ایسا خوبصورت معلوم ہوتا تھا جیسے مرغابی ٹھنڈی
ہوا سے پانی پر پھوپھو لائے بیٹھی ہوتی ہے برسوں وہ جہاز خوب چلتا رہا۔ بعد
کے ایک سفر دور دراز میں یہ معلوم ہوا کہ جہاز بودا ہو گیا اور لکڑی گل چلی ہو
یعنی کیڑوں نے کھا لیا ہے کتنا ہو چکا کہ گہر تک پہونچ ہی جاو گیا۔ مال و اسباب

ریشم وغیرہ کے قسم سے اوس جہاز میں بہت بھرا تھا اور لوگ کثرت سے تھے
 اتفاقاً راہ میں طوفان آیا۔ کچھ عرصہ تک جہاز سمندر کی لہروں سے ٹکراتا رہا لیکن
 آخر کو ایک تختہ کھل گیا۔ ہر چند کہ جہاز والوں پاس دو کلین پانی نکالنے کی تھیں
 جن سے رات دن کام کیا کرتی تھو مگر اسوقت پانی اس کثرت سے جہاز کو اندر
 آ گیا کہ ہتیرا ہی کلین چلائیں پانی نہ نکل پایا۔ سارا جہاز پانی سے بھر کر سمندر
 کے عمیق پانی میں غرق ہو گیا سارا مال و اسباب ضائع ہوا اور آدمی ایک
 نہ بچا۔ امنوس کتنی عورات اپنی خاوندوں کو اور مائیں اپنے بچوں کو اور
 بچے اپنے باپوں کو خنکی آمد کے منتظر ہو گئے یہ حال پر ملال سنکر روتے ہوئے
 یہ ساری خرابی غالباً اوس کیڑے کی کھائی ہوئی لکڑی کے سبب ہوئی
 جسے مع کیڑے کے جہاز میں لگا دیا تھا۔ دیکھو ایک ذرا سے کیڑے سو کتنا
 نقصان جان و مال کا ہوا اور ذرا ہی غلطی جیسی اُس جہاز بنائیوالے سے ہوئی تھی
 جس کو کیڑے کی کھائی ہوئی لکڑی جہاز میں لگا دی تھی کیسی بڑی نقصان کا جہت
 ہوتی ہے۔ فرض کرو کوئی چوٹا لڑکا کسی صاف دن موسم بہار میں باہر کھیلنے
 کو نکلا راہ میں دیکھا کہ ایک گول چکنی چیز انڈے کی صورت زمین پر پڑی ہے
 اوٹھا کر دیکھے تو تم بلوط ہے۔ تھوڑی دور ہاتھ میں لیے چلا گیا اور پھر
 پھینک دی۔ وہ یہ سمجھا کہ ذرا سی بیکار چیز ہے اوسکو اوس بیج کا خیال بھی

نہ آیا بیل پوہون کر پاؤن سے مٹی میں دب گیا کسی نے نہ دیکھا جاڑون بہر ہون
 پٹیا رہا جب برسات آئی کلا چھوٹا چوڑی سی دیوٹی دکھلائی دئی رفتہ رفتہ بڑھتا
 رہا میان تک کہ سو برس تک یہی صورت رہی۔ ہزارون سیکڑون آدمی اس
 عرصہ میں مر گئے اور نئے پیدا ہو گئے سیکڑون ہزارون آندھیاں اوس خست
 پر سے گذر گئیں۔ جب وقت آیا تو وہ بڑا عظیم الشان درخت ہو گیا۔ لوگوں
 نے اسے کاٹ کر ٹبرے ٹبرے مضبوط جہاز بنائے مال و اسباب لا دی لاکھوں
 ہزارون آدمی زمین بھر دینا کر گرو سیکڑون ہزارون جگہ کی اوسنے سیر کی۔

پس دیکھو ایک ذرا سی نے حقیقت چیز سے کیا کیا عمدہ اور نفع کی چیزیں پیدا
 ہوتی ہیں۔ کسے خیال کیا ہو گا کہ اس ذرا سے ج میں ایسے بڑے عظیم الشان
 درخت بلوط کی حیثیت موجود ہے۔ سوائے اسکے ایک درخت بلوط میں ہر
 سال اتنے بیج آتے ہیں کہ ویسے ہزار درخت اوس سے پیدا ہو سکتے ہیں اور
 ان ہزار درختوں میں ہر سال اتنا بیج آ سکتا ہے کہ ویسے ہزار درخت پیدا ہونے
 کی واسطے کافی ہوں۔ اور اون دس ہزار سے پھر اتنے بیج ایک سال میں
 ہو جاویں کہ ویسے لاکھوں درخت پیدا ہو جاویں۔ پس دیکھئے ایک ذرا سے
 بیج میں بلوط کی لکڑی کی صد ہا ہون کا مادہ ہے سجان اللہ ایک ذرا سی چیز
 سے ایسے سامان نکل آتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ اس نصیحت کو

کبھی ست جھولو اگر تھنے یاد رکھا تو عمر بھر تمہارے کام آویگی + ایک مرتبہ کاڈر
 ہے کہ ایک جہاز اندھیری رات میں ہماری ہیمن کے بندرگاہ میں آکر ٹھہرا
 دو برس کے بعد ہندوستان کا سفر کر کے وہ جہاز آیا تھا مال و اسباب بہت
 قیمتی اوس میں لدا تھا۔ کپتان اور سب لوگ یہ سوچ رہے تھے کہ تھوڑے عرصہ
 میں اپنے اپنے گھروں کو جاویں گے اور غریزہ و اقارب سے ملین گے۔ ملاح
 صاف کپڑے پہن پہنا کر طیارہ ہوئے۔ چلتے چلتے جب جہاز قریب کنارہ غریب
 کے آیا تو کپتان نے ایک آدمی سے کہا کہ مستول پر چڑھ کے دیکھو کہ روشندان
 کیسے ہیں۔ سمندر کے کنارہ پر ایک اونچا مکان بدوڑ قلعہ کی صورت بناتے
 ہیں اوسکے اوپر بہاری بڑی بڑی لائٹین روشن رہتی ہیں تاکہ جہاز والوں کو
 دور سے معلوم ہو جاوے کہ کنارہ قریب ہے اوس مکان کو روشندان
 کہتے ہیں۔ یہ روشندان قریب مدخل بندر کے ہوتا ہے غرض اوس آدمی
 نے آواز دی کہ روشندان سامنے ہے۔ یہ سنکر سب لوگ خوش ہو گئے اور جانا
 کہ اب قریب آچھونچے لیکن یہ روشندان ان لوگوں کے پیچھے بنا تھا اور
 اوس جگہ نہ تھا جان یہ لوگ پہلے دیکھ گئے تھے کپتان نے اس امر کا کچھ
 خیال نہ کیا جہاز چلا تا رہا اور سوچا یہ کہ قدیم راہ پر جہاز چل رہا ہے تھوڑی ہی
 عرصہ میں آدمی مستول پر سے چلا آیا کہ پتھرون پر ہے اور بڑی بڑی چٹانیں

پتھر وں کی سائے میں۔ کپتان نے غور سے جو پانی دیکھا تو سفید پین چٹا نوں پر
 سے اٹھتی تھی۔ اس وقت چلا یا کہ داہنی طرف کو تپوار چلاؤ۔ سو وہ آدمی
 سمجھا نہیں اسنے جانا کہ کپتان یہ کہتا ہے کہ بائیں طرف کو تپوار چلاؤ۔ سو اسنے
 غلط راہ میں جہاز پھیر دیا۔ اسکا پھیرنا ہی تھا کہ ایک لمحہ میں چٹان سے ٹکرائی
 اور ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا سارا مال واسباب ضائع ہو گیا اور سوائے دو ایک
 آدمی کے اور سب غرق ہو گئے۔ ایک ذرا اسی بات کی کیا صورت ہو گئی۔
 اگر جہاز چلانے والا کپتان کی بات سمجھ لیتا تو خرابی کیوں ہوتی ذرا غلطی
 میں سارا کارخانہ درہم برہم ہو گیا اور اپنی جانوں کا نقصان ہوا۔ کیا تم
 نہیں دیکھتے کہ ذرا ذرا اسی باتوں پر بڑے بڑے نتائج موقوف ہوتے ہیں۔
 ذرا سے فرق میں سارا مال واسباب پانی کا نوالہ ہو گیا اور اپنی بہت جانیں
 ایسی سوئیں کہ قیامت تک نہ اٹھیں گی۔ امر کہہ کے نئے ملکوں میں جہان
 کہ ابھی تک جنگل نہیں کٹے ہیں موسم خزاں میں کبھی ایسی آگ لگتی ہے کہ
 تمام پوٹاں اور سوکھے درختوں کو بلکہ سبز درختوں کو بھی جلا کر خاک سیاہ
 کر دیتی ہے گرمی کے مارے کوئی اور سکے پاس تک نہیں جاسکتا لکڑیوں کے
 ٹھکنے کی آواز میں اس زور سے آتی ہیں کہ ہنگامہ جنگ میں بھی یہ شور و
 غل نہیں ہوتا۔ ہزاروں جنگے گھوڑے ایسا شور نہیں کر سکتے۔ رات کو

نسل برق خاطفت کے اوسکی شرارت دور سے چمکتے نظر آتے ہیں۔ کبھی بچہ اپنے
 سے پہلے سو سو میل تک پہنچ جاتی ہے۔ اب یہ دیکھو کہ اس سبق میں اس بحث سے
 میری غرض کیا ہے۔ ایک روز ایک چھوٹا لڑکا بن کے کنارے کھیل رہا تھا
 مان اوسکی اوسوقت کہیں چلی گئی تھی۔ اوسکے ولین جو آیا تو سیدھا گھر سے
 آگ لے آیا حالانکہ جانتا تھا کہ یہ فعل بُرا ہے مگر سوچا یہ کہ یہاں دیکھنے والا کون ہے
 تھوڑی دیر تک آگ سے کھیلتا رہا کچھ نقصان نہیں پہنچا۔ یکایک ہوا کا جھکا
 ایسا آیا کہ ایک چنگاری بن میں جا پڑی اور سوکھو پٹون میں لگتے ہی سا۔ ابن
 آگ ہو گیا کئی دن باہر کئی ہفتوں تک جلتی رہی ایک روز شدت ہو اسے
 آگ نے یہ زور باندھا کہ غریب آدمی کے نئے مکان میں بھی جیسے جھگڑا
 بنایا تھا اور کچھ زمین مول لی تھی آگ لگ گئی۔ چہ سال دیکھو وہ آدمی دھڑا
 گر آتے آتے سب لکڑیاں جل گئیں۔ ایک پتہ بھی نہ بچا اوس غریب کا مکان
 اور سارا مال واسباب بلکہ بڑے افسوس کی بات یہ تھی کہ اوسکی وفادار
 جو رو اور ایک چھوٹا لڑکا بھی جل ہوا۔ جنکو صبح خوش و خرم چوڑا تھا۔ یہ
 سارا واقعہ اس سبب سے ہوا کہ اوس لڑکے نے مان کا کہنا نہ مانا اور آگ
 سے کھیلا۔ ایک چنگاری نے یہ آفت برپا کی۔ دیکھو ادنیٰ سی بے حقیقت
 چیزوں سے کیا کچھ ہو جاتا ہے اب ای غریب لڑکو میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ

اس سبق سے تمہیں کیا سیکنا چاہیے۔ اور اس بات سے کہ ذرا ذرا سی باتوں سے بڑے بڑے نتائج وقوع میں آتے ہیں تمہیں کیا نصیحت نکلتی ہے۔
اول اپنے کئے کا لحاظ رکھو۔ زبان چوٹی سی چیز ہے لیکن بڑی بُرائی کر گذرتی ہے۔ اگر کوئی لڑکا خراب بات کہے دوسرا بھی اسکی سُنی سنائی کہنے لگے تو وہ بھی شریر لڑکا ہو جا گیا اور جوانی میں شریر آدمی کہیں گے۔
 فرض کرو اول کوئی لڑکا ایک جھوٹے بولے تو اسکو پھر جھوٹ بولنے کی جرأت ہو جاگی بیان تک کہ دین و دنیا سے یہ عادت اسکو کھودے گی۔

ایک نیک آدمی اپنی لڑکے کا (جو مر گیا تھا) اسطرح ذکر کرتا تھا۔ کہ جب میرا لڑکا قریب تین برس کی عمر کے تھا تو ایک عمر رسیدہ عورت نے جسکے مکان پر ہم ٹھہرے تھے خبر دی کہ منہارا لڑکا ولیم جھوٹے بولا ہے۔ یہ بات سنکر میرے دلکو صدمہ سا ہوا اور جو مدت سے امید اس لڑکے کی تھی جاتی رہی۔ میں یہ سمجھا کہ یہ اون بُرائیوں کی ابتداء ہے جو آئندہ کو ہمارے اس میں خلل ڈالیں گی اور میں نہیں جانتا کہ مجھے اس کے مرنے کا اس سے زیادہ رنج ہوتا جتنا اس کے جھوٹے بولنے کا ہوا تھا۔ جب میں نے سنا کہ جھوٹے بولا تو نئے سانچے بغیر اٹھارے رنج کے یہی اس سے پوچھنے لگا کہ کیا جھوٹے بولا تو تنے کما کہ میں محض نئے مقصود ہوں بلکہ جب بغیر خوب تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ واقع

میں اوس نے صحیح کہا تھا۔ پس لڑکو کو تم دیکھتے ہو کہ ٹیک باپ کو ایک ذرا
 سوجھوٹ سے کیسی نفرت ہوتی ہے تو خدا کو تو ہر سچ بہت ہی نفرت ہوگی
 ایک جوٹھ یا ایک بُری بات یا نادانی کا کلمہ بہتوں کو خراب کرتا ہے۔ یاد
 رکھو کہ خدا سب باتیں سُنتا ہے اور روز قیامت کو ہر بات کا حساب ہوگا۔
 دوسرے بُری صحبت سے پرہیز رکھو۔ چاہو تمہیں خدا کا اور اوسکی بندگی
 کرنا خیال ہی آتا ہو لیکن آدھ گھنٹہ کی بُری صحبت ساری تمہاری نیکی ہر باور
 کر دیتی۔ تمہیں ایسی بُری باتیں سُنتا پڑیں گی جو پہلے سُنی نہ تھیں۔ ان لڑکوں
 نے کبھی بُری باتیں سُنی ہیں۔ اون کے ان باپ نے ایسی باتوں کی کبھی
 تعلیم کی تھی۔ نہیں مان باپ نے بُری باتیں کبھی نہیں سکھائیں بلکہ بُری
 صحبت بیٹھے کر سیکھیں۔ ایک خراب لڑکا بہتوں کو بگاڑ دیتا ہے۔ کبھی
 لڑکا بہتوں کے عادات اور اطوار اور زبان میں اور خدا کی اور مان باپ
 کی فرمانبرداری میں خلل ڈال دیتا ہے اور لڑکو ہمیشہ خیال رکھو کہ بگڑنے پناؤ۔
 اگر ایک بات بھی کسی شخص کی زبانی خلاف حکم مان باپ کے سُنو تو جانلو
 کہ اوس شخص کی محبت خراب ہے ایسی محبت سے فوراً بھاگو۔

تیسرے خدا سے ڈرتے رہو اور ہر روز اوسکے خیال میں رہو گناہ
 کی عادت ہر لڑکے میں باسانی پیدا ہو سکتی ہے اور ہو جاتی ہے۔ ایک دن

خدا کی یاد سے غافل رہنے میں دوسرے دن بھی ویسی ہی ہمت پڑ جاتی ہے
ایک سبت کو بیکاری میں صرف کرنے سے دوسرے سبت کی بھی عزت
ہو جاتی ہے ایک دن کے گناہ سے دل کی یہ صورت ہوتی ہے کہ گناہ میں
پھنسا رہتا ہے ایک دن کی بد چلنی نے بہتوں کو ہمیشہ کی واسطے کہو دیا ہے
چوتھے جو کام کرنا چاہو پہلے خیال کر لو کہ کیسا ہے۔ کوئی چیز ایسی ہی دیکھتی ہو
جسکی تمہیں احتیاج ہو مگر وہ تمہاری نہ ہو۔ ایسی چیز کا ہرگز لالچ مت کرو
کیونکہ اسی طرح وہ عاقلین طمع کی پیدا ہو جاتی ہیں جو آسمانی بادشاہت
میں داخل ہونے سے باز رکھتی ہیں اگر یہودادہ کو پہلے پہل لالچ کسی چیز کا نہ ہوتا
تو وہ اپنے مبارک شافع کو کیونکر بیچ ڈالتا۔ کبھی تمہاری نگاہ کسی ایسی چیز پر
ہو جاتی ہے جو تمہاری نہیں ہوتی مگر تمہارے ہاتھ چاہتے ہیں کہ اوٹھ جائیں
خبردار ایسا ہرگز نہ کرنا۔ اسکو چوری کہتے ہیں۔ اسکا انجام دنیا میں قید خانہ
اور خدا کے یہاں دوزخ ہوتی ہے خبردار کوئی کام بغیر خدا سے برکت
مانگے مت کرو۔ خدا ہمیشہ تم کو دیکھتا ہے۔ گھڑی بھر کے چال چلن پر
ہمیشہ کی آسائش یا تکلیف موقوف ہے۔ اس بات کو یاد رکھو اور گناہ
سے ڈرنے رہو اور دعا کرو کہ روح القدس تمہیں مسیح یسوع کے وسیلہ سے
ہر بُرائی سے بچا دے آمین

دسوان سبق

ملکڑون کا جمع کرنا

اون ملکڑون کو جو بیچ رہے ہیں جمع کرو لو جو ۶ و ۱۲
 مجھ یقین ہے کہ ان لڑکوں میں بعضے سٹار کی دوکان پر کبھی گئے ہونگے۔
 سٹار اوسے کہتے ہیں جو سونے چاندی کا مال جیسے اربز بنجیرین حلقے پتے وغیرہ
 بتاتا ہو۔ اگر تم کبھی دوکان پر گئے ہو گے تو تمہارا وسکو سونے چاندی کا کام
 بناتے دیکھا ہو گا کیسے نفیس خوبصورت اوزار اوسکے پاس ہوتے ہیں ذرا
 ذرا سی آریاں اور رتیاں اور سنائیاں سب اوسکے پاس ہوتی ہیں اور
 ایسی احتیاط سے کام کرتا ہو کہ ذرا سونا یا چاندی ضائع نہیں ہونے پاتی
 ہر جب کسی سونے کے عدد کو رتیا ہے یا سوراخ کرتا ہے تو اوسکا ریزہ کس
 احتیاط سے نرم جراث سے جمع کرتا ہے۔ بڑی احتیاط کرتا ہے کہ کوئی ریزہ
 ضائع نہ ہوئے پاوے۔

کسی رات کو جب آسمان صاف ہو نظر اوٹھا کر دیکھو تو کس کثرت سے اور
 کیسے گھنے تارے معلوم ہوتے ہیں اگر انہیں بہت سی ہمیشہ کو غائب ہو جاتا

تو پہچان نہ پڑے اور اگر بہت اور بڑھ جاوے تو بھی خبر نہو۔
 بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سب بیکار ہیں مگر کچھ نہیں کہنے کے جو کہتے ہیں
 لیکن خدا تو تعالیٰ ہر تارہ کو جانتا ہے۔ اوستے نہ حد سے زیادہ نہ حد سے کم بلکہ
 جب قدر مناسب تھے بنائے ہیں۔ دائود نے فرمایا ہے کہ اوسکو (یعنی خدا کو)
 سب تاروں کی گنتی معلوم ہے۔ وہ ہر تارہ کو جو خدا نام سے پکارتا ہے۔
 سچ کہا ہے کسی شاعر نے۔

برگِ دلقانِ سب در نظرِ ہوشیار

ہر دورے دفترِ معرفتِ کردگار

جب فصل طیار ہوتی ہے اور کھیت کاٹے جاتے ہیں تب تم لوگوں نے
 دیکھا ہے۔ کہ کسان بڑی احتیاط سے اوس کاٹ کر پولی بناتے اور پہراؤں کو
 گاڑی میں رکھ کر لگاتے ہیں۔ حتی الامکان ایک دانہ ضائع نہیں ہونے
 دیتے ہیں کیونکہ ہر دانہ میں تھوڑا سا آٹا ضرور ہی ہوتا ہے لیکن باوجود اس
 احتیاط کے کچھ نہ کچھ ضرور ضائع جاتا ہے۔ خدا کو یہ بھی معلوم تھا اور اوسکو
 یہ منظور نہیں کہ کوئی چیز بیکار جاوے سوا دسے چھوٹے چھوٹے پرندے بناؤ
 جو گرے پڑے دانے میں کھاتے ہیں۔ ایسی ہی یسوع مسیح ہمیں بھی ملے
 جمع کرنے کی تعلیم کرتا ہے ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ کئی ہزار آدمی اوسکے پیچھے تھے

جب وہ اونکو بہت دیر تک تعلیم کر چکا اور دیکھا کہ وہ پوپ کے مارے لوگ
 تھک گئے اور عجب کے ہیں تو اوسنے سب کو حکم کیا کہ گروہ گروہ ہو کر گھاس پر
 بیٹھ جاوین۔ گروہ گروہ ہو کر بیٹھنے کا حکم اسلئے دیا کہ اپنے اپنے ملک کے لوگ
 یا رشتہ خیز یا بیگانہ یکجا ہو جاوین اور نیز گنتی ہی معلوم ہو جاوے کہ کتنی ہیں
 صرف پانچ روٹیاں اور دو مچھلیاں تھیں جنکو اوسنے ایسی برکت بخشی کہ
 پانچ ہزار آدمیوں نے خوب سیر ہو کر کہا لیا۔ مسیح کی برکت دینے سے ایک
 روٹی ایک ہزار آدمی کے واسطے کافی ہو گئی۔ اور جب سب کہا چکو تو
 اوسنے شاگردوں سے کہا کہ اؤن ٹکڑوں کو جو جمع رہے ہیں جمع کرو تاکہ کچھ
 خراب نہ ہووے۔ چنانچہ بارہون شاگردوں نے ٹکڑے ٹکڑے جمع کئے اور ہر
 نے ایک ایک ٹوکری بھری۔ مسیح اب بھی اتنی روٹی بنا سکتا ہے کہ تمام
 عالم کھالے اور ہر سال اسقدر رائج پیدا کرتا ہے کہ بارہون مہینے کے خراج
 کو کافی ہوتا ہے اور جب چاہے بنا سکتا ہے۔ مگر یہ نہیں چاہتا ہے کہ کچھ
 بھی خراب جاوے۔ بارہ ٹوکریاں ٹکڑوں کی فقیروں کو یا شاگردوں کو
 کسی وقت کام آئی ہو نگئی۔

تم جانتے ہو کہ اس سبق میں تین تین کیا سکھاتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ
 خراب کرنا کسی چیز کا اچھا نہیں ہے۔ اب میں اس بات کو خوب طرح سے

سمجھاؤں تم میری طرف متوجہ ہو گے اور جو کچھ کمون خیال رکھو گے۔ ان
 تمہاری نگاہوں سے ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کہ تم سمجھو کہ خیال میری
 طرف ہے۔ فرض کرو کہ تم نے کسی ایسے ایک دریا کو دیکھا ہے کہ جس کا پانی سیاہ
 اور اس قدر گہرا ہے کہ نہایت لمبا بانس بھی اس کی سطح تک نہیں پہنچتا
 اور چلنا اس قدر جلدی ہے کہ اگر کوئی چیز اوس میں ڈالو تو ڈوب جاتی ہے اور
 پھر نہیں باقی۔ فرض کرو کہ اس دریا کے کنارے سے تھوڑے فاصلہ پر ایک
 چوٹا سا جھوٹا جھمین ایک بیکس بیوہ اور پانچ چہرے نئے نئے بچے ہیں
 اور وہ بیوہ ایسی بیماری اور مفلسی کی حالت میں ہو کہ نہ تو کچھ کام کر سکتی ہو اور
 نہ اپنی بیوہ کے بچوں کو کچھ کھانا مول لے سکتی ہو۔ غرض یہ کہ نہایت پریشانی
 میں ہو۔ اوس سے تھوڑے فاصلہ پر ایک اور آدمی رہتا ہو جس کے پاس
 روپیہ پکسیہ بہت ہو اور وہ یہ نہ جانتا ہو کہ اس روپیہ کا کیا کرنا چاہیے۔
 سو وہ ہر روز رات کو اوس جھوٹے کے سامنے جہاں بیکس بچے ہو کون
 کے مارے چلا تے ہوں آوے اور دس بیس روپیہ دریا میں پھینک
 جایا کرے جو ڈوب کر پھر کبھی ہاتھ نہ آوین۔ تو کو وہ اچھا کرتا ہے۔ کیا وہ
 مجاز ہے کہ روپیہ دریا میں ڈال دے اور بیکس بچے بھوکوں مریں۔
 نہیں ہرگز مجاز نہیں۔ لیکن فرض کرو کہ دریا میں تو ٹڈا لے کسی ایسی چیز

میں صرف کرے جسکی اوس ضرورت نہ ہونے اوس سے کچھ فائدہ ہو۔ تو تو
 بیجا نہوگا۔ نہیں۔ اوس وقت میں بھی صرف بیجا کہلاوے گا۔ اچھا فرض کرو
 کسی ایسے کام میں صرف کرے جو زینایش کے واسطے ہوا اور کچھ فائدہ
 و حقیقت اوس سے نہ ہو تو درست ہوگا۔ نہیں اوس وقت میں بھی پرہیز
 کا خراب کرنا کہا جاوے گا۔ پس جان لو کہ یہ بہت بُرا ہے کہ لوگ بھوکوں میں
 اور روپیہ بیجا اٹھتے۔ اتنے میں ایک میل چپ کر جلد بندھ کر ایک
 غریب گھرانے یا بیچارہ لڑکی کو جسکے پاس نہ ہو پہنچ سکتی ہے۔

ایک روز چند آدمی لوگوں سے روپیہ مانگنے نکلے تاکہ اُن غیر قوموں
 کو جسکے پاس میل نہ پہنچتی ہو میل کے نسخے طیار کر کے بھیجے جاوے۔ پہرتے
 پھرتے ایک ایسے گھر پہنچے ہی گئے رہا جس سے واقف نہ تھے دروازے پر
 جا کر کھڑے ہوئے تو سنا کہ مالک مکان ایک لڑکی کو باورچی خانہ میں بُرا
 بھلا کہہ رہا ہے اور یہ کہتا ہے کہ ہر دفعہ جب بتی جلا نا چاہتی ہے ایک دیلائی
 خراب کر دیتی ہے یہ سنکر آدمیوں نے جانا کہ وہ شخص بڑا بخیل ہے ایک بولا
 کہ چلو بیان کچھ نہیں ملیگا۔ جو ایک دیلائی پر اس قدر بُرا بھلا کہتا ہے وہ
 کیا دیگا۔ دوسرے نے کہا کہ کہہ تو دیکھیں دنیا دنیا اوسکے اختیار ہے۔
 غرض یہ لکھ اندر گئی اور غرض ظاہر کی اوس آدمی نے تیلی اوشاکر اتھ

روپیہ نکال دیا کہ اور کسی نے نہیں دیا تھا۔ ہمیں سو نسخے میل کر بخوبی طیار ہو کر غیر قوم کو بھونچ جاتے۔ اوسکے اس قدر دینے پر وہ لوگ بہت تعجب ہوئے اور کہا جب سے جتنے آپ کی باتیں دیا سلائی کی بابت سنیں امید نہیں رہی تھی کہ کچھ بھی وصول ہو۔ یہ بات سنکر اوس شخص نے کہا کہ یہی وجہ ہے کہ ہیل کے واسطے اس قدر دیتا ہوں۔ میں نہیں چاہتا کہ کوئی چیز بھی خراب جاوے بلکہ سب طرف سے بچا کر ایک کام کیا چاہتا ہوں۔ لوگوں کو خدا کے کام کی بہ نسبت اپنی دل لگی کی عجیب و غریب چیزوں میں روپیہ صرف کرنے کا شوق زیادہ ہوتا ہے۔ اور میں جانتا ہوں کہ ایسا ہی کرتی ہیں لیکن یہ فعل اونکا درست نہیں ہے۔ غرض کرو کوئی پینے کے چیزیں جسکو تم بہت پسند کرتے ہو۔ روزمرہ میں ایسی اچھی ہے کہ سارا جام بھر کر تم پی سکتے ہو اور اوسکے پینے سے بالفعل کوئی نقصان بھی نہیں معلوم ہوتا لیکن خیر کو اوسکے پینے سے یہ مضرت پہونچتی ہے کہ ہر قطرہ اوسکا مدتہ العمر سے ایک سنٹ کم کر دیتا ہے یعنی ایک قطرہ کے پینے سے ایک سنٹ عمر کم ہو جاتی ہے اور ایک قاشق سے ایک گنٹہ اور ایک جام بالباب سے ایک سال عمر گنٹ جاتی ہے۔ آیا ایسی مضر خوفناک چیز تمہیں پینا روا ہو گا گو کسی ہی مرغوب ہو نہیں۔ ہرگز نہیں۔ تم جانتے ہو کہ اوسکا پینا روا نہ ہو گا تم مجھ

نہیں ہوا کہ اپنی عمر کو ضائع کرو۔ تمہیں نہیں چاہیے کہ ایک سال یا کوئی جزو اسکا ضائع کرو بلکہ جہاں تک ہو سکے بڑاؤ اور فراہم کرو۔ اسی طرح تمہیں یہ بھی درست نہیں کہ بیکار چیزوں کے خریدنے میں محض اسلئے کہ اونسے شوق ہے روپیہ پیسہ صرف کرو۔

پادری جان نیوٹن صاحب کہتے ہیں کہ جس زمانہ میں میں ملاجی کرتا تھا اور نہایت خراب آدمی تھا ایک خواب دیکھی تھی۔ اور وہ خواب یہ تھی۔ میں نے دیکھا کہ ونیس کے بندر گاہ پر جبکہ اوسے عرصہ میں دیکھ چکا تھا میں موجود ہوں اور رات کا وقت ہے اور جہاز پر میرا پرہ ہے اور ٹل رہا ہوں کہ اتنے میں ایک شخص میرے پاس آیا یہ یاد نہیں کہ کونسا آیا اور ایک چھٹلا مجھے دیا اور یہ کہا کہ خبردار اسکو حفاظت سے رکھنا اگر تم نے حفاظت کی تو خوش اور کامیاب رہو گے اور جو کہوٹو الا تو بلاشبہ تکلیف پریشانی اوٹھاؤ گے۔ میں نے اوس چھٹلے کو مع شرائط کے برضا مندی قبول کیا۔ اس بات کا مطلق خیال نہ ہوا کہ مجھے اوسکی حفاظت نہ ہو سکیگی۔ بلکہ اس خیال سے کہ اپنے پاس رکھنے سے آسودہ حال ہو گا نہایت خوشی ہوئی۔ اسی سوچ میں تھا کہ دوسرا شخص آیا اور چھٹلا میرے انگلی میں دیکھ کر حال اوسکا پوچھنے لگا۔ میں نے سب اوسکی

خاصیتیں کہہ سنائیں اوسنے میری ضعیف الاعتقاد ہی پر کہ میں نے کیونکر یقین
 جانا کہ ایک ذرا سے چلے میں ایسی ایسی خاصیتیں میں بہت تعجب ظاہر کیا
 بلکہ مجھے خیال آتا ہے کہ کچھ دیر تک اسی بات پر حجت کرتا رہا کہ ایسی چیز کا
 ہونا ممکن نہیں۔ اور پھر کہنے لگا کہ جہلاً اسکو پھینک دو دو دیکھیں کیا
 ہوتا ہے۔ اول تو یہ بات سنکر میں گھبرایا مگر اوسکے کہنے میں آگیا تھا جہلاً
 اوتار کر جہاز کے کنارے سی پانی میں ڈال دیا اوسکا پھینکنا ہی تھا کہ کچھ
 ایک وحشت ناک آگ وینس پہاڑ کے ایک سمت سے اٹھی اور ایسا
 معلوم ہوتا تھا کہ شہر وینس کے پیچھے تھوڑی سی فاصلہ پر وہ آگ روشن ہے
 اور سب پہاڑیاں جل اٹھی ہیں اوسوقت میں اپنی حماقت پر بہت
 پچھتایا مگر فضول تھا۔ اور دل نے حقارت کے ساتھ مجھے متنبہ کیا کہ خدا کی
 ساری رحمت میرے واسطے اوسی جھلے میں تھی جبکو میں نے پھینک دیا۔
 میں سمجھا کہ اس آگ میں میں بھی جل مروں گا اور یہ سارے شعلے میرے ہی
 وجہ سے اٹھتے ہیں میرا بدن خوف سے کانپتا تھا اور نہایت مصیبت
 میں مبتلا تھا اور تعجب یہ تھا کہ آگ نہ نہیں کھلتی تھی۔ ہر ابر خواب دیکھے
 چلا جاتا تھا بیان تک قریب تھا کہ کام تمام ہو جاوے اور کوئی صورت
 پائیدر باقی نہ تھی کہ اوسی آتشی میں تیسرا شخص ظاہر ہوا شاید یہ

وہی شخص تھا جو پہلے چلا لایا تھا مگر یقیناً نہیں کہہ سکتا کہ کون تناغرض
 اوسنے اگر میری بخشش کا سبب پوچھا میں صاف صاف سارا قصہ بیان
 کیا اور اقرار کیا کہ دیدہ و دانستہ میں اپنے اوپر یہ آفت لی اور اب میں
 کس طرح لالین رحم نہیں ہوں۔ یہ سنکر اوسنے مجھ بہت لعن طعن کی اور کہا
 کہ ذرا ہوش میں آتیرا چلا پر مل سکتا ہے۔ میں اسکا کچھ جواب نہ لے سکا
 کیونکہ میں جانتا تھا کہ اب تو وہ جانا ہی رہا اور قبل اس سے کہ کچھ کہوں میں
 دیکھا کہ وہ اسی جگہ (جہاں چلا گیا تھا) گیا اور فوراً وہ چلا نکال لایا اور
 جس گٹری وہ جہاز پر آیا اوس وقت پھاڑ کا جلنا موقوف ہو گیا اور
 جس شخص نے دھوکا دیا تھا وہ غائب ہو گیا بقول مصرعہ رسیدہ بود
 بکائے ولے بخیر گذشت ہر سب خوف و خطر جاتا رہا اور نہایت خوشی اور
 شکر گزاری سے میں اپنی مہربان دوست پاس چلا لینے آیا مگر اوسنے
 اوسکے واپس دینے سے انکار کیا اور ایسا کچھ کہا۔ کہ اگر یہ چلا تمہیں
 پھردیا جاوے تو وہی مصیبت پھر تیرا دیگی۔ تم اس لالین نہیں ہو کہ اُسے
 رکھو اس سے بہتر یہی ہے کہ میں اپنے پاس رکھوں جب تمہیں ضرورت
 ہوگی تو تمہارے کام آئیگا۔ اسقدر وہ شخص کہنے آیا تھا کہ میں جاگ اٹھا
 اور جو کچھ اوس وقت میرے دل کا حال تھا بیان نہیں کر سکتا اب میں

کہتا ہوں کہ یہ تو ایک خواب ہی اگر درحقیقت ایسا ماجرا وقوع میں آتا اور واقع
میں ایسا پہلا ہوتا کہ جب تک اوسے وہ شخص اپنے پاس رکھتا تب تک خوشحال
رہتا تو اوسکا بھینک دینا بیجا نہ ہوتا اور یہ اوس شخص کی شرارت نہ کہ مالتی
میں جانتا ہوں کہ تم کہو گے ہاں بیجا ہوتا اور اوسکی شرارت کہ مالتی۔ اگر یہ
لڑکر سب ایک ایک انگوٹھی پہنے ہوتی اور وہ انگوٹھی ایسی ہوتی کہ جب تک
اوسے پہنے ہتھوڑ خنجر تھو کوئی مصیبت یا خطرہ پیش نہ آتا تو اوس کا
بھینک دینا آیا حماقت اور شرارت کی بات نہ ہوتی۔ فرض کرو تمہارے
پاس ایسی انگوٹھی ہوتی اور جب کہ کو جاتے کوئی بد ذات لڑکا تمہیں پھسلا کر وہ
انگوٹھی چھینکوا دیتا تو کیا تم پر یہ مواخذہ نہ ہوتا کہ تم نے اوس کی بات کیوں
سنی۔ فرض کرو تمہیں ایک کمانا نہایت مرغوب ہے اور اگرچہ اوس
کھانے سے بالفعل کچھ مضرت نہیں ہوتی ہے مگر اخیر میں تمہیں بہت نقصان
کر گیا۔ اول اذگلیان پھر ہاتھ پر سر جاتے رہینگے۔ تو تہلاؤ ایسا کھانا گو کیسا ہی
مرغوب ہی اچھا ہو گا تم سب بھی کہو گے کہ نہیں ایسا کمانا ہرگز اچھا نہیں ہو گا
ہا بھر پر بڑی نعمت ہیں اس لائق نہیں کہ اسطور سے ضائع کیے جاویں
اگر تم سب لڑکوں کو ایک ایک خوبصورت نئی بیل دی جاوے اور دنیا
بہرین نقطہ وہی ایک کتاب ہے تو تہلاؤ اگر تم اوسکے ورق سپاڑ کر جلاؤ

تو بڑا نہیں ہے کیا یہ بڑی بات نہیں کہ قلم لیکر ساری اوسکی آیتیں بگاڑا لو
 بیان تک کہ بڑی بجا ہو۔ میں یقین کرتا ہوں کہ تم بھی کہو گے کہ ہاں بیشک بہت
 بڑی بات ہے۔ کیون بڑی بات ہے۔ اسلئے کہ وہ نہایت مفید ہے اس
 قابل نہیں کہ بگاڑا لین۔

فرض کرو تم کسی ایسی چھوٹے لڑکے کو جانتے ہو جب کا چلن روٹیہ اچا ہوا اور
 پڑتا خوب ہو اور تیز نگاہ اور سر ترلع الفم اور والدین کے دل کی امید ہو اگر
 زندہ رہے تو خدام دین یا بڑے کام کا آدمی ہو۔ اور فرض کرو تم میں سے
 دو تین لڑکے اکٹھے ہو کر اوسی اندھیری رات میں ڈرائیکی صلح کریں اور
 ایسا ڈرائین کہ اوسکی عقل جاٹی رہے اور عمر بھر کو دیوانہ ہو جا دے تو نیلاؤ
 یہ بڑی شرارت اور بجا حرکت نہ ہوگی۔ میں جانتا ہوں تم سب کہو گے کہ ہاں
 بیشک۔ کیون کہو گے۔ اسلئے کہ دل ایسی نئے قیمت چتر نہیں کہ اوسکو اس طرح
 خراب کریں اور کھیل میں گھارین۔ اب اگر تم نے میری باتیں نہی ہیں تو معلوم
 ہوا ہو گا کہ

۱ مال و اسباب کا ضائع کرنا بہت بُرا ہے کیونکہ وہ بہت قیمتی چیز ہے۔
 سچ نے تو لکڑوں کے خراب کر نیکی بھی اجازت نہیں دی تھی۔ روپیہ پیسے
 سے غریب غرا کہو کمانا کھڑا اور جنگو پاس پیل نہیں ہو اور کلو پاس پیل بھونچتی ہو۔

- ۲۔ اپنی جانوں کا ہلاک کرنا بہت بُرا ہے کیونکہ زندگی بڑی دولت ہے۔
- ۳۔ آرام کہ بہت عمدہ نعمت ہے اوسمین خلل ڈالنا بہت بُرا ہے۔
- ۴۔ چوتھے ہاتھ پیردن کا بیکار کرنا درست ہے۔
- ۵۔ بیبل یا اوسکے کسی جزو کا پھینک دینا یا نہ ماننا بہت گناہ ہے۔
- ۶۔ کسی کا دل بگاڑنا خواہ لڑکے کا دل کیون نہو نہایت بیجا ہر اس واسطے کہ دل ایسی چیز نہیں کہ بگاڑا جاوے اب اسی غریب لڑکے کو بھلا سوچو تو روح جسکو کہی فنا نہیں اوسکی نسبت کیا کچھ نہ کمون۔ جبکہ ادنیٰ ادنیٰ سی چیزوں کا ضائع کرنا بُرا ہے تو کیا خیالات اور محسوسات بلکہ روح جو سب کی طہ ہے اوسکا خراب کر ڈالنا بُرا نہیں ہے۔ جان و مال اور آرام اور ہاتھ پیر اور بیبل اور دل سب کی حفاظت کرو پر ایک روح سے غافل نہ ہو تو جانلو کہ ہمیشہ پریشانی میں مبتلا رہو گے روح کی تمام چیزیں نے حقیقت میں آدمی کو کیا فائدہ ہے اگر تمام جہان کو حاصل کرے اور اپنی جان کو ہارے پھر آدمی اپنی جان کے بدلے کیا دے سکتا ہے۔ مئی ۱۶ و ۲۶ لیس میں تمہاری منت کرتا ہوں کہ روح سے کبھی غافل نہ ہونا وہ ہمیشہ جیے گی۔ حقیقت روح ایسی قیمتی چیز ہے کہ خدا کا بیٹا اسلئے آسمان سے آیا اور صلیب پر لٹا کہ جو کوئی اوسپر ایمان لاوے اوسکی روح کو بچا دے خدا کرے کہ تمہارے

گناہ اوسکے قیمتی خون سے دہل جاوین *
 * آمین *

گیارہواں سبق

سببت کا دن عبادت میں صرف کرنا
 سببت کا دن پاک رکھنے کی لڑیا کرو۔ خروج ۲۰ باب
 ۱۔ آیت

اے لڑکے تمہاری چوٹی چوٹی کتابیں سب تصویر دن سے بھری ہیں۔
 کسی کی کتاب میں گھوڑے کی تصویر ہے کسی کی کتاب میں مکانات کی کسی
 میں درختوں کی کسی میں دریاؤں کی اور پرندوں کی پہاڑوں کی تصویریں
 ہیں۔ فرض کرو کسی چوٹی لڑکے کو شیر کا حال سمجھایا جاوے کہ کیسا ہوتا ہے
 کیا کرتا ہے وغیرہ تو سب سے عمدہ طریق سمجھایا گیا ہوگا۔ سب سے
 عمدہ طریق تو یہی ہوگا کہ اوسکو لہجہ کر شیر کی صورت دکھا دوں۔ اور اگر
 یہ نہ ہو سکے تو یہی بہتر ہے کہ اوسکی تصویر دکھا کر حال سمجھا دوں۔ نسبت
 اور طریق کے تصویر ہی دکھانے سے شیر کا حال اچھی طرح معلوم ہو سکتا

ہیونینہ اس طرح یسوع مسیح ہی سنادی کیا کرتا تھا اور سکا قاعدہ تھا کہ تمثیلوں سے بات کو سمجھاتا تھا جس سے اوس بات کی جیسا سمجھنا منظور ہوتا تھا گویا ہیئت بنجاتی تھی۔ اس طرح سے اوسکی باتیں سننے والوں کو صاف اور دلچسپ معلوم ہوتی تھیں اب میں تم سے ایک تمثیل بیان کرتا ہوں کوشش کرو اور دیکھو کہ سمجھ میں آئے اور یاد ہو سکتی ہے۔ ایک زمانہ میں کوئی نیک آدمی تھا جسکے یہاں روپیہ پیسہ بہت تھا۔ اس قدر توقع نہیں ہے کہ اوسکی سب نیکیاں بیان کیجاوین صرف اوسکی ایک نیکی کا ذکر کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ اوسنے ایک بڑا جہاز عمدہ اپنی طرف سے بنوایا تھا۔ اور ایک واقعہ کار ملاج مقرر تھا ایک چوار جہاز کے چلانے کے واسطے اور ایک آلہ سمندر کی راہ بتلانے کے واسطے غرض ساری لوازمات جہاز کے طیار کیئے تھے اور پھر انہی دوستوں کو جمع کر کے کہا کہ دیکھو میں نے ایک عمدہ جہاز بنوایا ہے جس میں قیمتی اسباب بھرے اور چلانے کے خوب کام کا ہے اگر تمہیں ضرورت ہو تو مجاؤ اور جو چیز چاہو میں رکھو جان چاہو جاؤ اور خوب تجارت کرو گراؤ سکے واسطے ایک شرط ہے کہ جو کوئی اوس لیے جائے نشہ دار عرق نہ پیئے۔ صرف یہی شرط مقرر رہنے کی ہے۔ اور یہ شرط اسلئے لگائی ہے کہ اگر خلاف اسکے وقوع میں آیا تو جہاز پتھروں سے ٹکرا کر ٹکڑے

ٹھکڑے ہو جاو چکا۔ اون آدمیوں نے شرط مذکورہ کو قبول کیا اور دو درواز
ملک بکروانہ ہوئے تھوڑی دور نہ پھونچنے پائے ہو گئے کہ ایک آدمی اونہیں میں
کا کوئی نشہ دار عرق باتو جن شراب یا برانڈی یا رم لایا اور کہا کہ یہ تھوڑی
سی بیماری کو واسطے لے آیا ہوں ضرورت کے وقت کام آویگی اگرچہ اوسکا
ارادہ نہ تھا کہ جسے جہاز دیا ہے اوسکا کہنا نہ مانئے مگر پی گیا اور پہر ایک ایک
کر کے سب نے پی یہاں تک کہ سب کے سب بے ہوش ہو گئے کہ جہاز
چلانے کے بھی ہوش نہ رہے۔ اندھیری رات تھی اور سرد تر ہو چلی تھی
سمندر بڑے جوش و خروش پر تھا اوسکی لہروں کے تلاطم سے پتہ پانی تو
تھا جہاز نے چلتے چلتے ایک چٹان پر ٹکڑ کھائی۔ اور وہاں سے ایک
طرف کو ہولیا۔ اور ہر لحظہ ایسا جھکنا تھا گویا یہی ٹکڑ ٹکڑے ہوا جاتا ہے۔
لوگوں کو (جو جہاز پر بیٹھے تھے) نشہ کے مارے ہوش نہ تھا کہ کچھ کر سکتے۔
غرض اس کشاکش میں صبح بھی ہو گئی اور جاڑا ٹڑتا تھا پانی کی جھاگ ایک
لحظہ میں جہاز پر جم گئی اور لوگ سردی کے مارے ٹھہرے جاتے تھے اتنا
قابو نہ تھا کہ کچھ تو سنبھالتے صرف اس قدر نشہ اور اترا تھا کہ اتنا جانتے تھے
ہم کہاں ہیں۔ کنارہ قریب آگیا تھا لیکن کسی میں اتنا قابو نہ تھا کہ وہاں
تک پہنچ سکتا لہرین اس زور سے اور ایسی اونچی اونٹنی تھیں کہ کشتی

کنارہ سے جہاز تک نہیں جاسکتی تھی۔ بس یہی رہ گیا تھا کہ جہاز ٹوٹ پڑتا اور ایک لمحہ میں ڈوب جاتا۔ تماشائیوں کا کنارہ پر ہجوم تھا جہاز کو اور جہاز والوں کو دیکھتے تھے اور کچھ بد نہین کر سکتے تھے۔ لیکن وہ کون آدمی تھا جو پانی کی طرف دوڑا جاتا تھا۔ یہ وہی نیک آدمی تھا جسے جہاز بنایا تھا اور ان لوگوں کو دیا تھا۔ ہر خد کہ اس نے دیکھا کہ ان لوگوں نے میری نافرمانی کی اور جہاز خراب کر دیا تسپر ہی اونکے حال پر ترس کھایا یعنی ایک چھوٹی کشتی بڑی طیارہ کی (جس پر ہوا اثر نہیں کر سکتی تھی) بنائی تھی اور اوس میں دم بھوکا تھا۔ ڈوبنے کا خطرہ مطلق نہ تھا جدھر چاہتے جاسکتی تھی۔ وہ ایسی کشتی تھی کہ طوفان میں چل سکتی تھی اور ان لوگوں کی جانبیں بچا سکتی تھی جب تک تھکے تباہ ہو گیا ہو۔ غرض وہ کشتی پانی میں ڈالی گئی اور اوس نیک آدمی کا اکلوتا بیٹا اوس میں بیٹھا۔ پھر تو وہ کشتی ایسی سبک سیدھی جہاز پر کو جاتی تھی جیسے پراڈر تاس ہے۔ بلکس جہاز والے اس کی طرف دیکھ رہے ہیں اور قریب ہلاکت کے ہیں ایک تو پانی میں گر جاتا ہی رہا مگر کشتی میں یہ طاقت تھی کہ اوس کو نکال کر محل نجات پر بچو نچا یا ایک کے بعد ایک بٹھالیا اور وہ سیدھی تیر ہی طوفان میں جاتی اور کنارہ پر بچو نچا آتی تھی۔ غرض دن بھر یہی صورت رہی

اور سب کو موقع تھا کہ چاہتے اور سین بیٹھ کر چمباتے۔ لیکن بعضے اوس نیک آدمی کو کنارہ سے دیکھ کر ایسے شرمندہ ہوئے کہ مارے غیرت کے جہان تھے وہاں ہی مر جانا قبول کیا پر کشتی میں نہ بیٹھے۔ اور لوگوں کو اب تم مجھے تیلہ ڈکے آیا وہ شخص جس نے اس طرح کشتی بنائی اور جان بچائی نہایت مہربان اور نیک تھا۔ تم سب کو گے کہ ہاں تھا اور آیا وہ کشتی جان بچانے کے لائق اور نہایت عمدہ نہ تھی۔ تم سب کو گے کہ بیشک تھی۔ اور جو لوگ اوس کشتی میں نہ بیٹھے وہ آیا اشد بیوقوف نہ تھے بیشک تھے۔ اب تم نے تشیل کو تو نسا اسکا مطلب بھی سمجھتے ہو۔ جہاز سے مراد دنیا ہے خدا نے اوسے بنایا اور ہمیں رہنے کو دی ہے۔ مگر ہم نے گناہ کے نشہ میں آپ کو برباد کر دیا ہے اور سب کا روزِ نعل کشتی کر چھو جو نوبت بہ نوبت ہمیشگی کے کنارے سے آتا ہے اور چاہتا ہے کہ ہمیں خدا کے پاس پھونچا دے اور ساحلِ نجات دکھلا دے۔ میں چاہتا ہوں کہ جہاز کی تباہی اور اس کشتی کے میان کو تھوڑا اور بڑا دوں تاکہ تم بھولو نہ ہین۔ یاد رکھو کہ جو کوئی سبت کے روز کو پاک رکھنے سے غفلت کرتا ہے اور اسکا انکار کرتا ہے تو وہ تباہی جہاز کا منکر ہے اور اوس طوفانِ عظیم اور تباہی کا سامنا کیا چاہتا ہے جو ایک روز تمام دنیا کو برباد کر دیگا۔

کیا اوس شخص کو دانا کہین گے۔ کیا اس کا نام سلامتی ہے۔ کیا یہی خدا کی
 شکر گزاری ہے۔ فرض کرو کوئی شخص جہاز کے تختہ پر بیٹھا ہو کشتی پر اور
 اوسکے چلانے والے پر ہنسے اور کہے کہ بھلا وہ کیا اوس کشتی سے کنارہ پر
 پھونچا دیگا۔ تو یہ اوسکی کچھ عقلندی کہلا دیگی۔ فرض کرو کوئی کسے ہمیں کام
 بہت ہے تھوڑا نشہ اور پی لین تو کام کریں گے تو کچھ دانا ئی ہوگی۔ پھر فرض
 کرو کوئی کہے کہ ہم رات سے پہلے اوس کشتی پر سوار ہونا چاہتا ہوں لیکن چونکہ
 اوس نیک آدمی کے دیکھنے سے شرم معلوم ہوتی ہے کیونکہ اوسکی نافرمانی
 کی ہے اس واسطے ہم ذرا ٹھکرے سوار ہونگے تو کیا دانا ئی اور سلامتی کی بات
 ہے۔ ایسا ہی حال اون لوگوں کا ہے جو سبت کے دن عبادت سے
 غافل رہتے ہیں وہ اور دن سے مذہب کی سبکی کی باتیں سنتے ہیں
 اور خیال نہیں کرتے اس طرح اس کشتی کو جو ہفتہ میں ایک مرتبہ اون ہیں
 گجہ عصیان سے نکالنے اور ساحل نجات دکھلانے آتی ہے پسند نہیں کرتی
 مجھے امید ہے کہ تم ایسا نہ کرو گے اور سبت کو مبارک دن میں عبادت
 میں مشغول رہو گے۔ کون چورانا پسند کرتا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ تم
 لو کون میں کوئی ایسا نہیں ہے جو چوری کو نہایت بجا اور شرارت کا
 کام نہ جانتا ہو تمہاری طبیعت خواہ مخواہ ایسے لڑکے سے جو تمہاری گیند

یا لتو لیکر جیب میں چپالے یا ادس لڑکی سی جو گڑیا یا سو میون کا بچہ اپنی
 تیلی میں چھپا کر گھر لے جائے خواہ نخواہ نفرت کر لگی اور اس حرکت کو نہایت
 حقیر اور بد ذاتی کی بات جانے لگی لیکن فرض کر دو کوئی مفلس خانہ بدوش
 تنگاتنجو کا تمہارے گھر آوے تو تم سمجھو کہ فوراً اس کے حال پر رحم آوے گا
 تم اس کو کھانا کھلاؤ گے اور کپڑے اور جب وہ تن بدن سے
 آرام پا کر تمہارے یہاں سے رخصت ہوئے کو ہو گا تو تمہارا باپ ادس سے
 کہے گا۔ امی مفلس آدمی ادھر آؤ مجھ لو ۱۲۰ روپیہ مجھے مین میری پاس کُل
 ۱۲۰ مین جبین ۱۲۰ تمہیں دیئے دیتا ہوں کُل کا صرف ساتواں حصہ اپنے
 گھر کے خرچ کو رکھتا ہوں باقی سب تمہیں دیتا ہوں۔ تو کہو ادس شخص
 کو تمہارے باپ کا نہایت ممنون ہونا نہ چاہیئے۔ مین جانتا ہوں تم سب بھی
 خیال کرو گے کہ ضرور ممنون ہونا چاہیئے۔ لیکن فرض کر دو کہ وہ مفلس
 آدمی ذرا ہی احسان مند ہو بلکہ سیدھا گھر کو چلا جاوے اور رات کو اگر کھانا
 گھر میں گھسکر ۱۲۰ روپیہ جو باقی رہ گئے ہوں وہ بھی چور الیجاوے تو کہو اشکر
 ساتھ کیسے پیش آنا چاہیئے۔ وہ اس لائق ہے کہ اس کو مار ڈالیں۔
 وہ بڑا بد معاش چور اور ناشکر آدمی ہے۔ لیکن فرض کر دو کہ گھر میں گھسکر
 روپیہ چور آنے کے لیے کچھ آدمی بھی گھر کے قتل کر ڈالے تم اس وقت کیا کوڑ

ایسی کوئی سخت نہرا ہے جو اس کے بدلہ میں دی جائے۔ ہم سب گویا اوس
مغفل آدمی کے مانند ہیں اور خدا کے پاس ہفتہ کے سات دن سے
جس میں سے چھ دن اسے ہمیں کام کلج کے لئے غنایت کہنے میں صرف
ساتواں دن اپنے واسطے رکھا ہے۔ پس جو مرد یا عورت باؤ کا سبت کو
دن خدا کی عبادت نہیں کرتا وہ گویا خدا کے دن کی چوری کرتا ہے بلکہ
یہ کہنا چاہیے کہ خدا کو لڑتا ہے۔ اور ایسا کرنے سے خراب نمونہ اور دن
کی روجوں کے قتل کرنے کو دکھاتا ہے کیا یہ چوری نہیں ہے۔ یاد رکھو اگر
سبت کا دن عبادت میں صرف نہ کیا تو خدا کے چور ہو گے کیا ایسے چور
نہیں پائے جاتے۔ اکثر خدا کی چوری کی ہو۔ اگر تم خدا کے چور نہیں ہو
تو خدا تمہیں برکت دیگا اور کامیاب رکھیں گا۔ تم دیکھتے ہو جو لوگ سبت کو
مبارک دن کو کہتے اور خدا کے گھر نہیں جاتے ہیں وہ اکثر افلاس اور
پریشانی میں مبتلا رہتے ہیں۔ چونکہ دس ہر ہفتہ میں ساتواں دن اپنی
عمر و ن کا تلف کرتے ہیں اسی سبب سے خدا انہیں برکت نہیں دیتا
ہے اور زندہ ہیگا۔ جو لوگ ہفتہ کے روز دوکانیں کھلی رکھتے ہیں اکثر بجا
نفع اٹھانے کے ہی ہوتا ہے کہ جو رہا سہا ہوتا ہے وہ بھی کھو بیٹھتے ہیں
ایک آدمی نے شہر نیویارک میں ۲۵ برس کامل اس بات کو آزمایا کہ جن

سوداگروں نے سب سے پہلے کو دن عبادت کی اور سوداچی انہیں ایک ہی ستر بنوا کر
 سب محتاج اور مفلس ہو گئے ایک بڑا قانون دان جو بہت خونیوں کی
 تحقیقات میں شریک رہا ہے مجھ سے کہتا ہے کہ اونکی بد معاشی کی ابتدا
 اسی سبت کے توڑنے سے ہوئی۔ میں جو زیادہ متروک ہوں کہ لڑکے
 سبت کو یاد اور پاک رکھیں اور سکی ایک وجہ ہے جبکہ اس وقت میں
 تمہارے سامنے پیش کرتا ہوں بہت بریں گد ریں کہ ایک میں نے
 شندے اسکول ایسی جگہ جسکا کوئی نرسان نہ تھا کہولا گروہ جگہ قصبہ
 کے اندر ہی تھی۔ پہلے پیل کو بہتوں نے ٹھٹھے کیڑ اور بہتوں نے مخالفت پر
 کمر باندھی۔ لیکن وہ مخالفت اور تسخر جلد فرو ہو گیا اور تھوڑے عرصہ میں
 قریب ستر طلبہ کے آئے لگے۔ جس مکان میں ہم سب جمع ہوتے تھے
 وہ ایک بکس لنگڑی عورت کا آوارہ مکان تھا فقط وہی ایک جگہ
 ملی تھی نہ لپا پتا نہ استرکاری تھی یوں ہی خراب ویران پڑا تھا
 بیچ میں آتشہ ان تھا اور کڑیاں سب کھلی تھیں۔ تسیر ہی اسی روشن
 و تابش چہرے جیسے اس چھوٹی سی جماعت کے تھے (جو ہر اتوار
 کو جمع ہوتے تھے کہی نہیں دیکھتے بہت لڑکے تو گرنے سے اتنے دو بہت
 تھے کہ بدقت حاضر ہو سکتے تھے اور یہ بھی وجہ تھی کہ اونکے مان باب

یہ بچے مین بہت لاپرواہی کرتی تھے۔ اس معاملہ کو بہت برسین گزریں اور
میں یقین ہے کہ وہ سب جوان ہو گئے ہوں گے یا بعضے انہیں انتقال کر گئی
ہوں گے۔ مگر میں اپنا پہلا سٹڈے اسکول اور لڑکوں کے بشاش چہرے
کبھی نہیں بھولتا ہوں۔ ایک سبت کو جو مین سٹڈے اسکول گیا تو گرمی
بہت پڑتی تھی جب مین سبق پڑھا چکا تو طبیعت پر بے چینی اور کسل معلوم
ہوا لڑکی اوس روز حسب میرے وعدے کے اس بات کی متوقع تھی
کہ سارا قصہ سبت کا یعنی کب سے یہ دن مقرر ہوا ہے اور کس واسطے
خدا نے اسے مقرر کیا ہے اور کیا کام اوس روز کرنا چاہئے یا کین لیکن
میں نے اونسے کہہ دیا کہ میری طبیعت کسلند اور نہ چہین ہے اسی سبب سے
دوسرے اتوار پر اوس قصہ کو ملتوی رکھتا ہوں۔ یہ بات سُکر ایک چوٹا
لڑکا جو میرے پاس بیٹھا تھا مینے دیکھا کہ بہت مایوس ہوا اور سکوا اسی
سبارک سبت کا حال سُنے کی امید تھی۔ کاش کہ اگر مجھے یاد آتا
کہ مسیح نے باوجود در ماندگی اور ضعف کے کیسی سامری عورت کو
تعلیم کی تھی تو ایسا نہ کرتا۔ خیر دوسرا سبت آیا لڑکے پہر جمع ہوتے جاتی
تھے۔ جب مین مکان پر پھونچا تو دیکھا کہ بجائے اسکے کہ حسب معمول
چمکے اپنی جگہ پر بیٹھے ہوں سب دروازہ کئے آس پاس کھڑی ہیں

کوئی سسکیاں لیتا ہے بعضے خوف زدہ معلوم ہوتے ہیں غرض سب
 چپ چاپ ہیں۔ میں نے سبب پوچھا تو انہوں نے کہا کہ وہ چوٹا لڑکا
 لیوس ننگی کے تلے دب مرا فقط اس قدر سب جانتے تھے۔ یہ سنتے ہی
 میں اپنی چوٹی جماعت کو ساتھ لے آگے آگے میں پیچھے پیچھے سب لڑکے
 اوس طرف کو چلا جہاں اوس لڑکے کے مان باپ رہتے تھے دروازہ
 باپ بلا دیکھا تھا مل رہا تھا۔ چہرہ سُرخ اور سو جاتا آنکھیں ڈبڈبائیں
 ہوئیں صدمے سے سانس بھاری تھی۔ مجھے دکھتے ہی چلا اوٹھا کہ۔ میں پہلے
 ہی سے جان گیا تھا مجھے خوب معلوم ہو گیا تھا۔ میں نے کہا۔ کیا معلوم ہو گیا
 تھا صاحب۔ کہا معلوم یہ ہو گیا تھا کہ آج ہمارے بیان سے کوئی جاتا
 رہے گا مگر میں یہ نہیں جانتا تھا کہ میرا چھوٹا ہی بیٹا گزر جاوے گا۔
 فرمائیے تو کیونکر معلوم ہو گیا تھا کہ آج کوئی نہ کوئی ضرور گزر جاوے گا
 معلوم اس طرح ہوا کہ رات کو جب میں آیا تو دیکھا کہ پُرانا دروازہ پرانا
 کٹ میر کے تلے بیٹھا تھا اوسکی طرف اشارہ کیا دروازہ کے سیدھیوں
 پر بیٹھا ہوا پورپ کو منہ کیے ہوئے بڑی طرح رورہا تھا تو میں نے جانا کہ کچھ
 آفت آدگی ہمارے گھر کے آدمیوں میں سے کوئی جاتا رہ گیا۔ لیکن یہ
 خبر نہ تھی کہ بچا رہا لیوس ہی مر جاوے گا میں نے کہا آپ جانتے ہیں کہ

ایک خدا ہے۔ مان جانتا کیا معنی کچھ شک نہیں۔
 پہر ہلا تمہیں کیسے یقین آیا کہ ایک گنا جہنم نہ عقل اور نہ روح اور سکون
 خدا نے خبر دی اور آدمی جو سب سے اشرف اور عقلمند ہے اور سکون نہ
 بتلایا اس میں کچھ تعجب کی بات نہ ہتی کہتے نے دیکھا ہو گا کہ گھر خالی ہے
 مالک چلا گیا ہے میں اکیلا ہوں اس سبب سے چلا آیا اور رویا ہو گا۔
 اور یہ جو آپ نے کہا کہ پورپ کو منہ کیئے ہوئے رو رہا تھا سو یہ بھی کچھ
 تعجب کی بات نہیں ہے اس واسطے کہ آپ کے مکان کا رخ پورپ کے
 سمت ہے آپ ایسا ہی کیئے پر مجھے تو یقین ہو گیا کہ کوئی واقعہ گذر گیا
 یہ کہ نہر پر رونے لگا میں اپنے لڑکوں کو کرے کے اندر لے گیا۔

اوس وقت معلوم ہوتا تھا کہ لڑکے تیرے دل سے ساتہیں لیتے تھے۔ میں نے
 کپڑا اوٹھا کر جو دیکھا تو لیوس کی کچی ہوئی لاش رکھی تھی جب تک غور
 سے اوسے دیکھتے رہے سب لڑکے چپ سن کھڑے رہے لڑکیوں نے
 اپنے چہروں پر رومال ڈال لئے۔ لڑکی چپکے چپکے اپنے ہاتھوں اور
 آستینوں سے آنسو پونچھ پونچھ لیتے تھے۔ کچھ ہفتوں تک مینہ برسے سب
 بہت خشکی رہی تھی اور ندی نالے سوکھ گئے تھے۔ لیکن ایک روز قبل
 اس واقعہ سے ایک روز اور ایک رات خوب مینہ برساتا اور اوس

سکان کے پاس جو چھوٹی سی ندی تھی اوسکی نکلی جو کچھ عرصہ
 سے بوجہ قلت پانی کے کٹری تھی سبت کے فصیح کو چسائی گئی
 اور اس بات کے کہنے کی کچھ احتیاج نہیں کہ چکی چلانے والے کو حسد کا
 خوف تھا یا نہ تھا۔ ظاہر ہے کہ اگر خدا کا خوف اوسپر ہوتا تو اتوار کے روز
 ایسا نہ کرتا جو وقت معمول سٹڈے اسکول کے جمع ہونے کا تھا اوس سے
 ایک گھنٹہ پیشتر لبوس اوس ندی پر جان چکی چلتے تھے اسی لئے گیا تھا۔
 اوس بچارہ لڑکے نے کہی اپنے مان باپ کو سبت کا دن پاک رکھتے ہیں
 دیکھا تھا۔ غرض وہ ندی میں تیرنے لگا پانی زور و زور پر تھا۔ خوب چلایا
 کہ کوئی بچہ لے چکی والے نے اوسکی آواز سنی اور دیکھا بھی مگر پانی کے خوف کی
 مارے کچھ نہ کر سکا پانی کے زور سے کہنچا چلا گیا بہتیرے ہاتھ پیر مارے اور
 مدد کیو اسطے کھارا کیا مگر پانی کے زور میں چکی کے پاس کہنچا چلا آیا اور پھینک
 گی لپیٹ میں اگر کچل گیا اسی طرح ایک لمحہ میں کچلا ہو کر مر گیا۔ ہنوز چکی
 والے کے کان تک اوسکی آواز آخری پہونچی ہی نہ تھی کہ اوسکی لاش چھین
 سے کچل کر سامنے آگئی۔ یہ وہی چوٹا لڑکا تھا جو گذشتہ ہفتہ کو جبکہ میں
 بوجہ علالت طبیعت کے پاک سبت کا بیان ملتوی رکھا تھا میری طرف
 مایوسانہ دیکھتا تھا۔ جب میں اوس خوبصورت لڑکے کی لاش پاس

کھڑا تھا اور لڑکی میرے آس پاس تھی اسوقت میرے دل پر بڑا صدمہ تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا سب لڑکے کوئی دم میں مجھ سے کہتے ہیں کہ اگر آپ اپنی بات پر قائم رہتے اور اس اتوار کو سبت کے پاک رکھتے کا ذکر سنا دیتے تو یہ لڑکا آج کیون نہانے جاتا اور مٹا ہوتا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ مردہ لڑکے کی زبان گو موت نے اس پر مہر دی ہے اب بولی اویھتی ہے اور مجھے برا بھلا کہتی ہے۔ اگر میں اس ہفتہ کو اتوار کا بیان نہ دیتا تو غالباً اسکی جان بچا جاتی۔ بلکہ اسکی روح اس گناہ سے جس سے آدمی خدا کا دشمن ہو جاتا ہے ہمیشہ کو بچ جاتی۔ اور کونسا علاج میں چھوڑ دیتا اور کیا کیا کفار نے نہ دیتا اگر مجھے معلوم ہو جاتا کہ ایک دفعہ اور جی اوٹھے گا اور میرے اسکول کو جاوے گا۔ اسی قسم کے خیالات دلیں گزرتے تھے۔ اور اب جب کہیں وہ خیال آتا ہی تو دل اینٹھتا ہے۔ میں نے بعض اوقات سٹی اسکول کے معلمین سے یہ قصہ بیان کیا ہے تاکہ جو کا رتعلقہ اس ہفتہ میں انجام دینا چاہے اسکو دوسرے ہفتہ پر ملتوی نہ رکھیں۔ اور جب سے میں خدا کے کام پر ہوں اسوقت سے جب کہیں ایسا ہوتا ہے کہ میری طبیعت کسی کام سے کسل کرنے لگتی ہے اور دل چاہتا ہے کہ دوسرے ہفتہ میں

انجام دینگا تو اسی وقت یہ واقعہ یاد آجاتا ہے۔ سوائے غریزہ لڑکا اگر تم میرے اس سیدھے سادے قصہ سے دو باتیں یاد رکھو گے تو مین عدالت کے روز تمہارا بڑا احسان مند ہونگا۔

اول۔ سبب کو یاد رکھو اور اس روز عبادت میں مصروف ہوا اگر وہ غریزہ لڑکا اس ذریعہ سے بات کو یاد رکھتا تو کیوں ایسی نوبت ہوتی کہ عین حالت گناہ میں خدا کے حضور جاتا۔

دوسرے اس سبب سے کہ تمہارا دل نہیں ہوتا ہے کسی کار متعلقہ کو ملتوی نہ کر رکھو کیونکہ موقع کو ہاتھ سے جانے دو۔ پھر وہ موقع ہاتھ نہیں آوے گا اگر تم نے اتوار کا خیال رکھا تو یاد رکھو کہ اگر جیتے رہے اور عمر ہوئے تو بڑے سربز ہو گے اور مرفہ الحال رہو گے لوگ تمہاری عزت کریں گے۔ جو خدا کی عزت کرتے ہیں خدا ان کی عزت کرے گا۔ خدا اسلئے اپنے گھر میں نہیں بلاتا ہے کہ کچھ بدلہ نہ دے مسج تمہارے لینے کو وہاں بیٹھا ہے خیال کرو کہ تمہارے لئے اسنے کیا کیا اور کیسی کیسی تکلیفیں اٹھائی ہیں۔ سوچو تو کہ اسکو تمہاری کیسی محبت ہے پھر کیا تم اس سے محبت نہ رکھو گے اور اسکی بندگی نہ کر دو گے دین و دنیا کی برکت اس سے نہ مانگو گے۔ اسے میرے غریزہ لڑکا خدا

کرے کہ یہ سب حمتیں تہین نصیب ہوں ♦

♦ آمین ♦

بارہواں سبق

قبضے اپنی فستح کھو ڈالی

ای قبضہ تیری فتح کہاں اقرتہوں کاہ باب

۵۵ آیت

ای عزیز! کو بیل میں ہماری عمروں کی کوتاہی کا حال بہت کچھ لکھا ہے
تم نے کہی نو سہرا یا دسمبر کے مہینے میں صبح کو اوٹھ کر دیکھا ہے کہ ترائی کے
سیدالون اور کھیتوں سے کس قدر بخارات اٹھتے ہیں۔ تھوڑے ہی دور
کا آدمی بلکہ بڑے بڑے درخت بھی نظر نہیں آتے اس قدر گاڑھی اوس
گرتی ہے۔ لیکن چند گھنٹوں کے بعد جب سورج اوٹھ آتا ہے جا کر
دیکھو تو اوس کا نام و نشان نہیں رہتا۔ بتلاؤ تو کہاں جاتی ہے۔ حال
یہ ہے کہ سورج کی گرمی سے سب بخارات گھل جاتے ہیں کچھ نام و
نشان اوس کا کسی چیز پر نہیں رہتا بیل میں لکھا ہے کہ ایسا ہی آدمی

کی عمر کا حال ہے۔ آج تم ایک جم غفیر دیکھتے اور شرکین لڑکوں سے بہری
 پاؤ ہو تھوڑے عرصہ میں دیکھو تو اونکا وجود نہیں بچا رات کے مانند غائب
 ہو جاتے ہیں تم کبھی شرک پر پہرے ہو اور اسکے کنارہ کھڑے ہو کر کسی بلغ
 کی سیر کی ہے کیسے خوبصورت پھول قطار در قطار ہر سمت کھلے ہوئے
 ہیں سبچے یقین ہے کہ تم نے یہ کیفیت دیکھی ہوگی کس کس رنگ کے اور
 کیا کیا اقسام کے پھول نظر آتے ہیں۔ اور ہر گلاب ہواؤ دہر بلایا ہے
 اور ہر چنبلی اور ہر موتیا ہے رنگ برنگ کے پھیر لوئے ہیں سجان اشد کیا
 بہار ہے۔ لیکن تھوڑے مہینوں کے بعد جا کر پھر دیکھو تو نہ وہ پھول ہیں
 نہ وہ رنگ ہے اے افسوس وہ بہار کہاں گئی۔ سب پھول کھلا
 گئے سب کے سب ناپید ہیں باوخران نے سارا تختہ تباہ کر دیا پھل
 میں آیا ہے کہ ایسا ہی ہمارا حال ہے کہ خوبصورت سے خوبصورت
 آدمی کو موت نہ چھوڑے گی سب کو بھولوں کی طرح فنا ہے اسکا کیا
 سبب ہے کہ سب آدمیوں کو موت لگی ہے۔ کیا وہ فرما چاہتی
 ہیں۔ نہیں کوئی نہیں چاہتا ہے۔ کسی آدمی کو بیمار پڑنے دو اور
 موت کا خوف ہو تو دیکھو جینے کی خاطر کیا کیا تکلیفیں اٹھاتا ہے
 کیسی کیسی کڑوی بد مزہ دوا جو ڈاکٹر بتلاتا ہے کھا لیتا ہے۔ مانتا

پیر کٹوانا آنکسین نکلو اڈا نا صرف زندگی کی خاطر آدمی قبول کر لیتا ہی طرح طرح کے سختیان گوارا کرتا ہے پر مرنا نہیں چاہتا ہے۔ بلکہ اکثر تو ایسے ہیں کہ ہزار بڑی چاہے موت سے زیادہ سخت ہوں اون سے نہ گھبرا دیں لیکن موت کے نام سے کانپتے ہیں۔ تم جانتے ہو پانی کی تھالہ لینے کے واسطے کیا چیز او سپر ٹری ہوتی ہے۔ مین تمہیں اوسکا حال سناؤں۔ جب سمندر میں جہاز چلتا ہے تو جس سطح پر جہاز جاتا ہے اوسکو چینل یعنی (بحیرہ) کہتے ہیں۔ اور جس مقام سے جہاز سمندر میں ڈالا جاتا ہے وہاں پر یہ نسبت اور جگہوں کو پانی بہت گھرا ہوتا ہے یہاں تک کہ جب جہاز وہاں کو سمندر سے کسی دریا میں چڑانا چاہتے ہیں تو اوس مقام سے چڑھانے میں جہاز پانی بہت گھرا ہوتا ہے لیکن یہ کیونکہ معلوم ہوتا ہے کہ یہاں گھراؤ بہت بڑا اس طرح معلوم ہوتا ہے کہ جو لوگ گھراؤ سے واقف ہوتے ہیں وہ کیا کام کرتے ہیں ایک بڑا پتھر پکڑے سے باندھ کر پانی میں ڈالتے ہیں اور رشتے کے دوسرے سرے پر لکڑی کا گول چٹلہ باندھ دیتے ہیں جو پانی پر پڑا رہتا ہے اور نیچے کے پتھر کے زور سے ایک جگہ پر قائم رہتا ہے۔ ملاح اوسیکے سیدھ پر جہاز چلاتے ہیں اور امن و امان سے بھونچ جاتے ہیں۔ ایک روز نہایت دہشت ناک طوفان چلا ہوا تھا

کہ لوگوں نے ایک جہاز کنارہ کی طرف آتے دیکھا۔ جہاز والوں سے کچھ
 بندوبست نہ ہو سکا۔ جو لوگ کنارہ پر کھڑے دیکھ رہے تھے اون سے بھی
 کچھ بن نہ پڑی۔ اور کنارہ پر یہ چڑھائی تھی کہ بڑی بڑی چٹانیں دو ایک میل
 برابر پانی میں چلی گئی تھیں اونہیں چٹانوں کی طرف جہاز کا رخ جو ہو گیا
 تو ایک آنہن اوسپر آ کے ایسی ٹکر کمانی کہ پارچہ پارچہ ہو گیا۔ لوگ
 کنارہ سے دیکھتے رہ گئے۔ کچھ مدت اوسوقت نہ ہو سکی سب جہاز والے
 ڈوب گئے صرف ایک آدمی کچھ عرصہ تک پیرتا رہا۔ اوسیکو لوگ دیکھتے رہے
 اور تو سب ڈوب ہی چکے تھے۔ اوس بیچارہ نے تھوڑی دوسویر کر
 اوس گول لکڑی کو (جو پانی پر پڑی تھی تھی) پکڑ لیا تھا اس امید پر کہ
 کوئی بچا لے گا۔ مگر اوسوقت کوئی نہیں بچا سکتا تھا۔ وہ بیچارہ لٹکتا رہا
 جب لہرائی تھی چا یک اونٹنہ جاتا تھا اور گر پڑتا تھا مگر لکڑی کو نہیں چھوڑتا
 تھا یہی چاہتا تھا کہ سیطرح بچ جاؤں اگر اوشی ہو سکتا تو برسوں ویسا
 ہی لٹکتا رہتا مرنانہیں قبول کرتا۔ اس عرصہ میں رات آگئی سورج
 ڈوب گیا۔ سیاہ پانی پر اندھیرا چھانا شروع ہوا لوگ سانسین بہرے
 ہوئے اوس غریب ملاح کو لٹکتا چھوڑ اپنے اپنے گھر کو جانے لگی۔ ایک
 ایک کر کے سب چلے گئے مگر پہر پہر کر دیکھتے جائیں کہ کہیں ڈوب تو نہیں گیا

سب سے پیچھے جو آدمی رہ گیا تھا وہ بھی چلنے لگا اندھیرا خوب ہو گیا تھا مگر اس سے رہانہ جاے پہر پہر کر دیکھے اور اندھیرے کے سبب بڑی غور سے جوں گاہ جا پڑی تو فوراً کہہ اٹھے کہ ہاں ہاں ابھی زندہ ہے۔ غرض سب لوگ گھر بھونچے اور اس بچارہ کے واسطے دعائیں مانگیں رات کو سوئے تو اوسیکہ تصور صبح کو اٹھے تو اوسیکہ خیال تھا۔ صبح ہوئی سوچ نکلا۔ لوگ جلدی جلدی دھوپ نکلتے ہی وہاں پھونچے جا کر دیکھیں لکڑی پانی پر پڑی طوفان تھم گیا ہے۔ پر تلّاح بچارہ کمان۔ افسوس وہ پانی کے تلے پھونچا اور تا قیامت پھر نہیں دکھائی دگا۔

اب صاف معلوم ہوا کہ ہم جانتے ہیں کہ مرنے سے سب ڈرتے ہیں پر کیا سبب ہے کہ مرنا سب کو ضرور ہے۔ بیل میں آیا ہے کہ موت سب کو آوے گی کیونکہ سب نے گناہ کیا ہے۔ سچ ہے کہ سب گنہگار ہیں اور اس سبب سے سب کو موت ضرور آویگی تو بڑے ہی مرنگے۔ موت اوتنے سفید بالوں کا کچھ پاس دلحاظ نہیں کر لگی اور نہیں ہی قبر میں پھونچائے گی۔ متوسط عمر کے آدمیوں کو بھی موت لیجاتی ہے چاہے جو رولر کے بلے کیسارو یا پیٹا کرین اور صحت کی دعائیں مانگیں۔

نوجوان اور پیارے بچے بھی اجل کے بچے سے نہیں چھوڑتے۔

جاتا ہوں کہ میرا دل کسی کی موت پر ایسا نہیں دکھتا جیسا کہ بچوں کے
 مرنے پر دکھتا ہے میں نے بارہا ایسی ایسی خوبصورت پیارے بچوں کو کفن میں
 لپٹے دیکھا ہے کہ بچے گاڑنے کو دل نہیں چاہتا تھا۔ چند سطرین اس مقام
 پر نقل کیجاتی ہیں جیسے معلوم ہوگا کہ خادم الدینوں کو ایسے موقعوں پر کیا
 صورتیں پیش آتی ہیں اُس میں دوسرے کفنائے ہوئے لڑکوں کا ذکر ہے
 جنگو مان دیکھ دیکھ کر رو رہی ہے۔ گرمی کا موسم اور اتوار کے شام تھی۔
 لطیف خوشبودار ہوا میں چلتی تھیں۔ مینے ایک واقعہ جاگزا دیکھا۔ جسکی
 کیفیت صاف عیاں تھی۔ دو بچے موسم بہار کی مانند خوشنما ایک
 چوڑے سے کٹھڑے میں رکھی تھی۔ جیسے گڑیوں کو بچے کپڑے بھناتے ہیں
 اس طرح وہ نورا ذرا سے بچے کفن میں لپٹے تھے۔ اونکے چہرے ایسے
 معلوم ہوتے تھے۔ کہ گویا مسکرا رہے ہیں۔ چوڑی سی چوڑی تابوت میں
 دونوں پہلو بہ پہلو سوتے تھے مینے دیکھا کہ گلاب کی کلمیاں۔ اونکے منے
 پانوں میں نہیں۔ چھیلی کی شاخیں اور خوشنما پھول۔ اونکے آس پاس
 پڑے تھے مگر اون پہلوں میں وہ بہار نہ تھی۔ جیسو اچھے وہ بچے معلوم
 ہوتے تھے۔ اونکی مان آزر وہ سوسن کی مانند۔ بستر پر اونکے پاس سپی
 تھی اپنے غم کی داستان سناتی تھی۔ اور آنسو اس کے آنکھوں سے جاری

مگر اوس مصیبت میں اکثر اس طرح چلا اڑھتی تھی۔ کہ اسی میرے بچوں میں بہتری
 ملو گی۔ لیکن اسی مصیبت کے وقت میں مسیح کی خوشخبری ہمارے دل میں
 غمگین کو تسکین بخشی ہے۔ پھر یہ آسمان سے ایک آواز سنی جو مجھ سے کہتی
 تھی کہ لکھ مبارک وے مردے ہیں جو خداوند میں ہو کے آپ سے مرتے
 ہیں۔ روح کہتی ہے کہ ہاں تاکہ وے اپنی محنتوں سے آرام پاؤں اور
 اونکے اعمال اونکے ساتھ پیچھے چلے آتے ہیں۔ کائنات ۱۴ و ۱۳
 اسوجہ سے ہم لوگ جب کسی مسیحی کی قبر پاس کھڑے ہوتے ہیں تو یہ
 اسید ہمارے دل میں ضرور پیدا ہوتی ہے چاہے غریب دوست کی قبر ہو
 یا کسی کی ہو اگر وہ عیسائی مرا ہے تو ہم جانتے ہیں کہ مسیح ایک روز اُنکی
 قبر پر آکر اوسے جگائے گا۔ تھوڑا عرصہ ہوا کہ گرمی کا موسم اور شام کا وقت
 تھا کہ میں اپنی غریزہ بہن کی قبر پر گیا۔ اوسکے دونوں لڑکے بھی میرے
 ساتھ ساتھ ہوئے۔ جب ہم قبر پر پھونچے تو دیکھا چار چوٹے چھوٹے
 گلاب کے پتھر دوسرے ہانے دو پاؤں کی طرف کھڑے تھے۔ ایک لڑکا بولا
 ہماری ماں کی قبر وہ ہے۔ میں نے کہا در حالیکہ آنسو میری آنکھوں سے
 جاری تھے۔ اور وہ گلاب کے پتھر کیسے ہیں۔ بڑا لڑکا بولا۔ وہ تو میں
 اور میرے بھائی اور باپ نے ماں کے دفن ہونے سے تھوڑے

عرصہ کے بعد لگائے تھے دوسرے ہانے کے پڑ جو ہین وہ مہارسی ہانے نے
آپ اپنے باغ میں لگائے تھے سوچنے وہاں سے ادا کھیر کر بیان رکھے
ہین اور مان والے درخت اچکانام رکھا ہے۔ مینے کہا اے لڑکھو میرا
اپنی غزیرہ مان کی باتیں یاد ہین۔ کہا سب باتیں یاد ہین۔ مینے کہا کوئی
خاص بات بیان کرو کہا مامون جی خاص بات یہ ہے جب تک وہ
بیمار رہی بھی یاد نہیں ایسا کوئی دن گذرا ہو کہ اپنے کمرہ میں لیجا کر مہارے
ساتھ اوشے دعا مانگی ہو۔ یہ بات سنکر میری دلیں اسی محبت ہین کی گئی
کہ اسی کہی نہیں آئی تھی اور اسی کامل امید اون الفاظ کو پڑ کر جو اسکو
قبر کے پتھر پر کندہ تھی کہی نہ تھی جیسی اس وقت ہوئی۔ جبکہ فرشتے
اوسکے نگہبان ہین تو کوئی انسانی رنج اوسکے آرام کی نیند میں خلل انداز
نہین ہو سکتا۔

ایم غزیرہ لڑکھو چونکہ سب گنگا رہین اسلئے ہمیں تہمین سب کو مرنا ہے اور
ہر گویا کہ یادگار اس امر کی ہے کہ سب آدمی گنگا رہین۔ بعض اوقات
بعض آدمی موقوف بن جاتے ہین کہ طوفان نوحی سے مطلق اٹھا کر پٹھتے ہین
اور کہتے ہین کہ ایسا کوئی طوفان کہی نہیں کیا جس سے تمام دنیا چند روز
کے عرصہ میں ڈوب گئی ہو۔ لیکن اس سے کوئی کوئی انکار نہین کر سکتا

کہ قریب بیس برس میں ایک مرتبہ تمام دنیا کی صفائی کر دیتی ہے گرجے کو احاطہ
 کو جا کر دیکھو کس قدر قبروں سے بھرا ہے۔ ہر قدم پر تمہارے کسی نہ کسی کی قبر
 ہے کتنے ان سب کو مار ڈالا۔ فرض کرو تم کسی قید خانہ میں جاؤ اور چوٹی
 چوٹی کو ٹھہریان دیکھو اور ہر کوٹھری میں ایک ایک قیدی بٹریان پہنے پڑا ہوا
 اور تعداد قیدیوں کی اتنی بوجھنی گرجا گھر کے احاطہ کی قبریں ہیں تو تمہارے
 دلمیں خیال نہ آویگا کہ یہاں قبروں اور گناہوں کی بڑی کثرت ہو جب ہی
 اتنی کوٹھریان ہجر ہوں کی تعداد بھرنے کو بنائی ہیں۔ اور گرجا گھر کا قبرستان
 گویا قید خانہ ہے جس میں خدانے اتنے قیدیوں کو مقید کیا ہے آسمان میں
 کوئی قبر نہیں۔ نہ زمین پر ہوتی اگر گناہ نہ ہوتا جب ان لوگوں میں کوئی
 مرتا ہے تو گویا ایک عمدہ صنعت بگڑ جاتی ہے۔ ہاتھ نے حرکت ہو جاتی
 ہیں آنکھوں کی روشنی جاتی رہتی ہے۔ شگفتہ رخسار نے پیلے اور
 ٹھنڈے پڑ جاتے ہیں۔ زبان خاموش ہوتی ہے۔ تمام جسم ٹوٹے جہاز
 کی طرح بگڑ جاتا ہے۔ مگر ہمیں خوش ہونا چاہیے کہ مسیح کے شاگرد و شاہد
 و خندان یہ کہتے ہوئے قبر میں جائیں گے کہ۔ اے قبر تیری فتح کمان۔
 مسیح خود قبر میں گیا ہے اور اسے پاک کیا اور برکت بخشی ہے۔ سو
 اس کے قبر میں صرف جسم جو ایک حقیر چیز ہے بچا ہوا ہے اور روح جو ایک غیر فانی

ہے اوسکے چھندے سے نکلتی ہے۔ تم جانتے ہو کہ جب آنکھیں بند
ہوتی ہیں تو بھی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دیکھ رہے ہو اور جب سوتے ہو تو
نظر آتا ہے۔ اسطرح جبکہ جسم قبر میں ہوگا تو بھی روح زندہ رہ سکے گی
سوع مسیح کی۔ کام کر سکے گی۔ تمہیں قبر میں مدتہا دراز سونا ہوگا لیکن
ہمیشہ نہیں۔ خدا پہراؤٹھاوے گا اسہیں یہ قدرت ہے اور وہ اس
لائق ہے تمہیں خوبصورت مکی کو دیکھا ہے کبھی اس پھول پر بیٹھی ہے کبھی
دوسرے پر جا بجا بچھناتی اور ناچتی پھرتی ہے گویا کہ پھولوں کی جان
ہے کہ ایک سے نکلی دوسرے میں پڑ گئی۔ کچھ عرصہ تک محض ہیجان گہرا
میں قید رہی لیکن خدا نے اوسے وہاں سے نکالا۔ اوس آئینہ کو دیکھو
کس صفائی سے تمہاری صورت اور چہرہ بلکہ ہر بال اتنی کافض آتا ہے
تمہیں خراب ریتی کو بھی سمندر کے کنارے پڑا دیکھا ہے۔ جب تک
کھار گرون نے نہیں بنایا تھا تمہارے قیاس میں آتا تھا کہ اس ریتی سے
عمدہ شے بنیگی۔ اسطرح خدا ہمیں اپنی دانائی اور قدرت سے پھر حلاوت
سبحان اللہ سوع مسیح نے ہماری خاطر کیا کیا ہے۔ مجھے ایسا معلوم
ہوتا ہے کہ ہر قبر کے شے پر فرشتے کو یہ کہتے سنتا ہوں اؤ اوس جگہ کو
دیکھو جہاں خداوند ہے۔ اب میں تمہیں یہ بتاؤں کہ مسیح نے میان ہمارے

واسطے کیا کیا۔ فرض کرو ہم کسی ٹبر جو جزیرہ میں رہتے تھے جو چاروں طرف سمندر سے گھرا ہوا اور جب
 نظر اٹھاکے دیکھتے تھے تو سو اے پانی اور آسمان کی اور کچھ نظر نہیں آتا تھا
 ہمارے پاس جہاز تھے جسے کہیں جاتے پس وہاں ہی رہتے تھے جاگیر بن
 دوکانین مال و اسباب طرح طرح کی چیزیں جیسی اب ہین وہاں ہی
 موجود تھیں۔ صرف ایک بات زیادہ تھی اور وہ یہ تھی۔ ہمیشہ چند
 روز کے بعد ایک بڑا جہاز اوس جزیرہ پر آکے لگتا تھا اور لوگ اس پر
 اتر کر ہمارے یہاں آتے تھے اور پڑوسیوں اور دوستوں کو پکار کر جہاز
 میں بٹھا کر ہماری نظر سے غائب کر لیا جاتے تھے چند روز کے بعد پھر دوسرا
 جہاز آتا تھا پھر آتا تھا یہی حال ہمیشہ رہتا تھا اور بڑے ہون اور جوانوں
 اور دوستوں اور بڑے و سیون کو پکار کر لیا کرتا تھا اگر ہمیں نہیں معلوم ہوتا تھا
 کہ پھر ادن لوگوں کا کیا حال ہوتا تھا۔ ہم اپنے واسطے روتے تھے اور بچ
 کرتے اور خوف کھاتے تھے لیکن کچھ بن نہیں آتی تھی۔ آخر کار ایک آدمی
 کو چوٹی سی کشتی میں جو ادسنے خود اپنے خرچ سے بنائی تھی بیٹھے ہوئے
 کنارے کی طرف بجا ایک آتے دیکھا۔ وہ اکیلا اوسمیں کود پڑا اور بادبان
 پھیل کر بڑے سمندر میں اون بڑے بڑے خوفناک جہازوں کے چھپے چھپے
 جو ہمارے پکڑنے کو آتے تھے اپنی کشتی چلانے لگتا کہ دیکھتے کہ ہمارے

دوستوں پر کیا گذرتی ہے ہم بھی اوس جوڑی سی کشتی کو دیکھتے رہے یہاں تک کہ ہماری نظر سے غائب ہو گئی۔ تو ہمیں یہ تعجب ہوا کہ دیکھا جائیے پہر ہی کبھی ہماری طرف آدگی۔ اسی عرصہ میں ہم نے دیکھا کہ وہ سپاہ اوڑھ دہشت ناک جہاز چلے آتے ہیں اور ہمارے دوستوں کو پکڑتے ہیں۔ ہم انتظار میں حیران تھے کہ ہمارا عزیز دوست جو کشتی میں تھا کیا ہوا کیونکہ اوسنے ہم سے کہا تھا کہ اگر میں تمہارے دوستوں کو جو کراہے گئے ہیں پاؤں لگا تو اپنے ساتھ لوٹاں لاؤں گا اور میری کشتی کے مستول پر سپید پرہرہ کا جہنڈہ ہوگا اوس سے تم مجھے پہچان لینا آخر کار اوسکی کشتی نظر آئی اور مستول کے اوپر سپید پرہرہ لہرا رہا تھا۔ اور ہمارے دوست بھی اوس سے مل گئے۔ اوسکو دیکھتے ہی تمام بھیڑیائی کے کنارے جوڑی کو دوڑی وہ کشتی کنارہ آگئی اور ہمارا دوست خشکی پر سے اوترا۔ ہم چلائے کہ ہمارے دوستوں کی کیا خبر لائے آپ نے اونہیں پایا۔ بولا ہاں مجھے ملے تھے۔ ہم نے پوچھا کہ زندہ ہیں۔ کہا سب زندہ ہیں۔ ہم نے پوچھا کہ خوش و خرم ہیں اور کیا کرتے ہیں۔ کہا وہ سب بادشاہ کے جہاز میں سوار ہو کر دور دراز ملک میں پھونچے۔ جب لوگ وہاں پھونچتے ہیں تو ایک قسم کا استحان اونسے لیا جاتا ہے جو لوگ امتحان

میں پورے آتے ہیں اونکی بڑی آبرو ہوتی ہے اور خوب خوش رہتے ہیں اور اچھے اچھے مکان رہنے کو ملتے ہیں اسلئے وہ لوگ اوس جگہ کو چوگر بیان آنا نہیں چاہتے ہیں۔ اور جو لوگ امتحان میں پورے نہیں اترتے ہیں وہ جنگلون میں بھیج دیے جاتے ہیں اور تباہ حال رہتے ہیں۔ پھر پوچھا کہ وہ جہاز پھر کبھی آئیگے۔ کہا ہاں وہ تو بار بار آئیں گے اور تم بھون کو لیجائیں گے۔ لیکن تم لیاقت امتحان کی پیدا کرو تو بہت خوش ہو کر اور پھر وہاں جانے میں کچھ تردد نہ ہوگا۔ مئے کہا تو پھر کیا چاہئے اور کیونکر لائق ہو سکتے ہیں۔ آپ برائے خدا جلدی بتلائیے کیونکہ ایسا نہ ہو کہ جہاز آجاوین اور ہم تیار نہ ہونے پاوین اوسنے کہا اب تو کچھ نہیں بتلا سکتا۔ میں در ماندگی سے مر رہا ہوں لیکن کتاب موجود ہے جسکو مئے دل سے نکالا ہے۔ اس سے سب حال معلوم ہو جاوے گا مطلب کیا صاف ہے اور تمام ہدایتیں بھری ہیں اسکو مانو تو تم سب خوشحال رہو چونکہ اور کوئی صورت نہ تھی کہ تمہارے لئے ایسی کتاب دیتا اسو سٹے مئے اپنے رگھائے خون سے اوسے لکھا ہے اور وہ خون عین دل کا ہے اب تو ایسی لویہ آخری اور سب سے عمدہ نشان میری محبت کا ہے۔ یہ کہکریچ ہو رہا اور تھکاوٹ کے مارے مردہ ہو کر زمین

پر گھر ٹپا۔ سبحان اللہ کیا ہی دوست ہے اور کیسی اچھی بات ہے۔
 میری اس تقریر کو تم سمجھتے ہو یا نہیں۔ ہم خبرہ پر رہتے ہیں اور بیاریا
 خوفناک جہاز میں جو آتی ہیں اور ہمیں لیجاتی ہیں۔ اور وہ دور دراز
 ملک جہاں ہم جاتے ہیں ہمیشگی ہے اور وہ غریب دوست مسیح ہے
 جو قبر کی راہ سے ہمیشگی میں گیا اور وہ کتاب میل ہے جو اوس نے
 ہمارے واسطے لکھی تاکہ ہم بڑی عدالت میں امتحان دینے کے لئے
 تیار ہو جاویں۔ اور اسلئے کہ ہم ہمیشگی کے ملک میں پھونچیں اور آرام
 پاویں اوسنے اپنی روح موت کے حوالہ کر دی۔ پس جو لوگ یسوع
 مسیح سے محبت نہیں رکھتے ہیں۔ اور جو لوگ میل کی بابت سوچتے
 یا اوسے پڑھتے نہیں ہیں وہ کیسی اچھی کتاب سے غافل ہیں۔
 سب کو ایک مرتبہ قبر سے نکلنا ہوگا۔ لیکن سب کو حصہ برابر ملے گا۔
 تم نے ساقی اور تان پر کا قصہ یوسف کے بیان میں پڑھا ہوگا کہ دولوں
 ایک ہی وقت میں قید سے رہا ہوئے تھے لیکن ایک نے عزت پائی اور
 دوسرا شکایا گیا۔ اس سے تعجب نہ کرو کیونکہ وہ گھڑی آتی ہے کہ ہمیں
 دس چوبیس قبروں میں ہیں اوسکی آواز سنیں گے اور نکلیں گے
 جنھوں نے نیکی کی ہے زندگی کی قیامت کے واسطے اور جنھوں نے

بدی کی ہے سزا کی قیامت کیواسطے یوحناہ و ۲۸ و ۲۹۔ قبر گو یا کہ تو شک خانہ
ہے جس میں نیک لوگ جا کر اچھی بویشاکی پھین گئے اور وہاں سے نکل کر اپنے
خداوند خدا سے ملیں گے لیکن شر مردوں اور ناپاکوں کے لئے وہ قید خانہ
ہے جس میں سزا دیئے تاکہ قید رہیں گے۔

جب عیسائی مرتے ہیں تو خدا کے فرشتے انہیں اکریجاتے اور خدا
کا جلال دکھاتے ہیں اور جسم آرام سے قبر میں رہ جاتا ہے۔ فرشتے کہتے ہیں
زیتون کا سپاڑ اور آسمانی بیرو سلم اور فرشتوں کی پیشارجامعت اور رہتبان
اودی جو کامل ٹھہرا ہے گئے اونکی ارواح وہاں ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اب
تم خدا کے پاس آسمان کو جاتے ہو جہاں زندگی کا درخت دیکھو گے جس سے
وہ پھل کھاؤ گے جو کبھی بگڑتے نہیں۔ جب تم وہاں پھونچو گے تو تمہیں سفید
لبوس عطا ہوگا۔ اور ہر روز بلکہ ابدال آباد تمہاری رفتار و گفتار بادشاہ
کے ساتھ ہوگی۔ وہاں تمہارے سامنے وہ باتیں بھرنے آئیں گی جو سبق
اونے زمین میں آتی تھیں یعنی رنج و بیماری اور تکلیف اور موت کیونکہ
وہ باتیں سب گزرتھیں گی۔ اب تم ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب اور
اون نبیوں کے پاس جاتے ہو جنہیں خدا نے انیوالی بُرائی سے بچا کر
بسترِ راحت پر اور راستبازی کی راہ میں قائم کیا ہے۔ اوس کی

جگہ میں تمہیں کیا کرنا ہوگا۔ وہاں تم اپنی ساری تکلیفوں کے عوض راحت پاؤ گے اور جو بیچ اڑھائے ہیں اوسکی خوشی حاصل کر رہے جو پہرہ پہن رہے ہیں کاٹو گے نیز جس قدر تم نے دعائیں مانگی اور آنسو بہائے ہیں اور خدا کی راہ میں تکلیفیں اڑھائی ہیں ان سب کا ثمرہ پاؤ گے۔ سونے کے تاج تمہیں پہنائی جائیں گے اور خداے قدوس کی نظروں کے سامنے رہو گے وہاں تم اوسے دیکھو گے کہ کیسا ہی۔ وہاں تم تعریف اور خوشی کے نعروں اور شکر گزاری کے ساتھ اوسی کی بندگی کرو گے جسکی بندگی اس دنیا میں تم کرنا چاہتے تھے لیکن بسبب ضعف جسم کے بمشکل کر سکتے تھے وہاں تمہاری آنکھیں اوس قادر مطلق کے دیکھنے سے اور تمہارے کان اوسکی آواز سے خوش ہوں گے۔ وہاں تم اپنے دوستوں کو جو تمہارے سامنے سے دُور ہوئے تھے پھر دیکھو گے اور ہر شخص جو اوس پاک جگہ میں تمہارے بعد جاوے گا خوشی سے اوس سے ملو گے۔ وہاں تم جلال اور شان و شوکت کی پوشاک پہنے ہو گے اور ایسا سامان تمہارے پاس ہوگا کہ جلال کے بادشاہ کے ساتھ سوار ہو کر نکلو گے۔ جب وہ ٹہری کی آوازوں کے ساتھ بادلوں میں ہو کے بارون پر آوے گا تو تم اوسکے ساتھ ہو گے اور جب وہ عدالت کے تخت پر بیٹھے گا تو تم اوسکے پاس بیٹھو گے۔ ہاں اور جب

وہ لوگوں کو اونکے اعمال کے موافق حکم دے گا کہ فرشتے ہو جائیں یا آدمی تو تم بھی
اوس عداوت میں شریک ہو گے کیونکہ جو اوسکے دشمن ہیں وہ تمہارے بھی دشمن
ہونگے اور جب وہ شہر کی آواز کے ساتھ شہر کو دیکھا تم بھی اوسکے ساتھ
لوٹو گے اور ہمیشہ اوس کے ساتھ رہو گے۔

اب اسے میرے غریب لڑکوں کو جو کوئی خدا کی اطاعت کرتا اور نشانہ سے
محبت رکھتا ہے اوسکی ایسی شان ہوگی اور جب تم قبر سے اٹھو گے
تو ایسا ہی مرتبہ تمہارا بھی ہوگا اگر تم نے خدا کی اطاعت کی ہوگی۔ اب میں
تم سے رخصت ہوتا ہوں جو لوگ اس کتاب کو پڑھیں یا سنیں گے
اونہیں بہت ایسے ہونگے جنکو میں جانتا بھی نہیں ہوں اور عدالت
کے بڑے دن تک اونکا دیکھنا نصیب نہ ہوگا۔

کاشکے اگر تم میں ایک بھی اس کتاب کو پڑھے دسے حیات ابدی پاوے تو میں
اوس سے جب ملوگا تو ایسا خوش ہوں گا کہ اگر ایک سلطنت بھی نہیں دے سکتا
تو یہی اسقدر خوش نہ ہوتے۔ مرتے دم تک مذہب کو سنت چھوڑ دینا یا ایک
ہفتہ کے اندر مر جاؤ۔ نجات دہندہ کی تلاش کرو۔ اوسکے کلام کو پڑھو اور
اسکو احکام بجالاؤ اپنے آپ کو اوسکے سپر کر دو پھر تو قبر صرف سو رہنے کی جگہ
ہوگی اور خدا تمہارے لیے آسمان میں ہمیشہ کے جلال کا گھر تیار کر گیا۔ آمین تمام

Yy.
18
18
18

CALL No. { ۲۹۷ } ACC. No. ۴۳۸۹۴
 AUTHOR
 TITLE دہستان معرفت

R13.04.02.

UNIVERSITY OF ALIGARH

THE BOOK MUST BE

ث ۱۱ د	۲۹۷
۴۳۸۹۴	- ۵
۱۸۷۷	دہستان معرفت
DATE	NO
R13.04.02.	3094

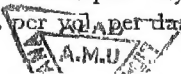
MAULANA
AZAD
LIBRARY



ALIGARH
MUSLIM
UNIVERSITY

:-RULES:-

- 1 The book must be returned on the date stamped above.
- 2 A fine of Re 1/- per volume per day shall be charged for tex-tbooks and 10 P. per vol. per day for general books kept overdue.



Exd. 11.11.1957

ALIGARH

Dec. 11.11.1957

21 11 1957